پاکستان کی نظریاتی اساس

Ideological Basis of Pakistan

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1. نظریہ کی اصطلاح کی تعریف بیان کر سکیں۔
2. نظریۂ پاکستان کے اہم ماخذ سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
3. ہندوستان میں اسلامی دور حکومت کے دوران اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کر سکیں۔
4. برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دو قومی نظریہ کے آغاز اور ارتقا کی وضاحت کر سکیں۔
5. علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت کر سکیں۔

سوال 1: نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔

جواب: برصغیر میں "پاکستان" کے نام سے ایک آزاد ریاست کا قیام بیسویں صدی کا اہم ترین واقعہ ہے۔ اس واقعہ کے پیچھے ایک مضبوط نظریہ کارفرما تھا۔ نظریہ کے لیے انگریزی میں "آئیڈیالوجی" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

نظریہ: (Ideology)

معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد سوچ یا مقصد ہے جب کہ اصطلاحی معنوں میں نظریہ کی مندرجہ ذیل تعریفیں کی جا سکتی ہیں۔

1. کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔
2. کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ نظریہ کہلاتا ہے۔
3. کسی خاص مقصد کے لیے کسی قوم کی اجتماعی سوچ کا ایک بات پر متفق ہو جانا بھی نظریہ کہلاتا ہے۔
4. ایسی بات جو لوگوں کو متحد کر کے اس کے حصول کی کوشش پر آمادہ کر دے نظریہ کہلاتی ہے۔

مختصر یہ کہ نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

ختم نبوت ﷺ زندہ باد　　　　عظمت صحابہ زندہ باد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

معزز ممبران: آپ کا وٹس ایپ گروپ ایڈمن "**اردو بکس**" آپ سے مخاطب ہے۔

آپ تمام ممبران سے گزارش ہے کہ:

- گروپ میں صرف PDF کتب پوسٹ کی جاتی ہیں لہذا کتب کے متعلق اپنے کمنٹس / ریویوز ضرور دیں۔ گروپ میں بغیر ایڈمن کی اجازت کے کسی بھی قسم کی (اسلامی وغیر اسلامی، اخلاقی، تحریری) پوسٹ کرنا سختی سے منع ہے۔
- گروپ میں معزز، پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے ممبرز موجود ہیں اخلاقیات کی پابندی کریں اور گروپ رولز کو فالو کریں بصورت دیگر معزز ممبرز کی بہتری کی خاطر ریموو کردیا جائے گا۔
- کوئی بھی ممبر کسی بھی ممبر کو انباکس میں میسج، مس کال، کال نہیں کرے گا۔ رپورٹ پر فوری ریموو کرکے کاروائی عمل میں لائے جائے گی۔
- ہمارے کسی بھی گروپ میں سیاسی و فرقہ واریت کی بحث کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔
- اگر کسی کو بھی گروپ کے متعلق کسی قسم کی شکایت یا تجویز کی صورت میں ایڈمن سے رابطہ کیجئے۔
- سب سے اہم بات:

گروپ میں کسی بھی قادیانی، مرزائی، احمدی، گستاخِ رسول، گستاخِ امہات المؤمنین، گستاخِ صحابہ و خلفائے راشدین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت حسنین کریمین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین، گستاخ اہلبیت یا ایسے غیر مسلم جو اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا میں مصروف ہیں یا ان کے روحانی و ذہنی سپورٹرز کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے لہذا ایسے اشخاص بالکل بھی گروپ جوائن کرنے کی زحمت نہ کریں۔ معلوم ہونے پر فوراً ریموو کردیا جائے گا۔

- تمام کتب انٹرنیٹ سے تلاش / ڈاؤنلوڈ کرکے **فری آف کاسٹ** وٹس ایپ گروپ میں شیئر کی جاتی ہیں۔ جو کتاب نہیں ملتی اس کے لئے معذرت کر لی جاتی ہے۔ جس میں محنت بھی صَرف ہوتی ہے لیکن ہمیں آپ سے صرف دعاؤں کی درخواست ہے۔
- عمران سیریز کے شوقین کیلئے علیحدہ سے عمران سیریز گروپ موجود ہے۔
- **لیڈیز کے لئے الگ گروپ کی سہولت موجود ہے جس کے لئے ویریفیکیشن ضروری ہے۔**
- اردو کتب / عمران سیریز یا سٹڈی گروپ میں ایڈ ہونے کے لئے ایڈمن سے وٹس ایپ پر بذریعہ میسج رابطہ کریں اور جواب کا انتظار فرمائیں۔ برائے مہربانی اخلاقیات کا خیال رکھتے ہوئے موبائل پر کال یا ایم ایس کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ ورنہ گروپس سے تو ریموو کیا ہی جائے گا بلاک بھی کیا جائے گا۔

نوٹ: ہمارے کسی گروپ کی کوئی فیس نہیں ہے۔ سب فی سبیل اللہ ہے

0306-7163117	0343-7008883	0333-8033313
محمد سلمان سلیم	پاکستان زندہ باد	راؤ ایاز

پاکستان زندہ باد　　　　پاکستان پائندہ باد

اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو

☆ نظریہ پاکستان سے مراد ایک الگ خطۂ زمین کا حصول ہے جس میں مسلمانانِ برصغیر قرآن وسنت کی روشنی میں اسلامی قدروں اور نظریات کو محفوظ کر سکیں اور اپنی زندگیاں اسلام کے روشن اصولوں کے تحت گزار سکیں۔

☆ تحریکِ پاکستان اور تعمیرِ پاکستان کے مجموعی تصور کو نظریہ پاکستان کہتے ہیں۔

☆ نظریہ پاکستان وہ نظریاتی بنیاد ہے جس کے تحت برصغیر کے مسلمانوں نے اپنی شناخت، حقوق، علیحدہ وطن اور قومی فلاح و بہبود کے لیے جدوجہد کی۔

سوال 3: برصغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی و ثقافتی حوالے سے نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے۔ پاکستان کے وجود کا انحصار اسی نظریہ پر ہے۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اسی نظریے کے تحت قائم کیا اور یہی نظریہ اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتا ہے۔ اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لیے ہی پاکستان قائم کیا گیا۔

1 اسلامی اقدار: (Islamic Values)

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت یہ سوچ تھا کہ وہ ایسا ملک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں اسلامی اقدار مثلاً انصاف، مساوات، آزادی اور رواداری کو فروغ دیا جائے گا۔ قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظمؒ سے سوال کیا گیا کہ آپ نے پاکستان کا مطالبہ کیوں کیا؟ آپ نے جواب میں فرمایا:

''بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔''

قائداعظمؒ کی نظر میں پاکستان کو ایک ایسا ملک بنانا تھا جہاں حقوق، انسانی آزادی، انصاف اور رواداری کارفرما ہونا تھی۔ اس طرح پاکستان دوسرے ممالک اور معاشروں کے لیے فلاح کی مثال بن سکتا تھا۔ نظریہ پاکستان فلاحی اور مثالی ریاست کے قیام کی بنیاد سمجھا گیا۔

برصغیر کے مسلمانوں کے معاشرتی اور ثقافتی حالات:

(Social and Cultural Conditions of Muslims of Sub-continent)

نظریہ پاکستان ایک مخصوص طرزِ زندگی اور تہذیب و ثقافت کی دعوت دیتا ہے۔ بلاشبہ برصغیر کی مسلم تہذیب و ثقافت پر اسلام نے گہرے اثرات چھوڑے ہیں۔ برصغیر کے مسلمانوں کے منفرد نسلی و تمدنی، تاریخی ورثہ اور جغرافیائی ماحول کی وجہ سے بھی روایات نے نشوونما پائی۔ یہی وجہ ہے کہ برصغیر میں دوسری قوموں کے ساتھ رہ کر بھی مسلمانوں نے اسلامی ثقافتی اقدار کا تحفظ کیا۔

i **جمہوری نظام:** اسلام اپنی روح میں ایک جمہوری نظام ہے۔ اس میں شورائی طریقے کو اہمیت حاصل ہے اور اسلام میں قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا مقصد ہوتا ہے۔ نظریہ پاکستان پر عمل کرنے سے ہی برصغیر کے مسلمانوں میں رواداری، انصاف اور جمہوریت کی جڑیں مضبوط ہوئیں۔ نظریہ پاکستان میں جمہوریت ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے۔

ii **قوم کی بنیاد دینِ اسلام:** برصغیر میں کئی زبانیں بولنے والے مسلمان رہتے تھے، ان کی ثقافتیں، روایتیں، نسلیں اور سماجی ماحول مختلف تھے اور رنگوں میں بھی یکسانیت نہیں تھی۔ دینِ اسلام ہی کی وجہ سے تمام مسلمان ایک قوم کے سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے۔ اسلام کی رو سے مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان ہمیشہ اپنی پہچان اپنے مذہب کے حوالے سے کراتے تھے۔

علامہ اقبال اور مسلم ملت: علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصور اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمیؐ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

iii کانگریس، انگریز حکومت اور قائداعظمؒ:

قائداعظمؒ کانگریس اور انگریز حکومت سے مسلمانوں کو آزادی دلانا چاہتے تھے۔ ہندوؤں کی عددی برتری اور انگریز حکومت کی بے پناہ طاقت مسلمانوں کو پاکستان بنانے سے نہ روک سکی۔ اس کی وجہ اسلام سے مسلمانوں کا وابستہ ہونا تھا۔ قائداعظمؒ اسلام کی سر بلندی اور مسلمانوں کے تحفظ کے لیے مسلسل کوشاں رہے۔ مخالفتوں کے پہاڑ بھی اُن کا راستہ نہ روک سکے۔
مسلمانوں نے اپنے عظیم قائد کی سربراہی میں اپنے آپ کو ایک مضبوط اور بھرپور قوم ثابت کیا اور ملی اتحاد کے ذریعے مسلمانوں کے جداگانہ قومیت کے تصور کو کامیاب بنایا۔ یہ تصور نظریہ پاکستان کہلایا۔

سوال 4: نظریۂ پاکستان کے عناصر کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: نظریۂ پاکستان کے عناصر (Elements of Ideology of Pakistan):

نظریۂ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریۂ حیات پر رکھی گئی ہے۔ عقائد، عبادات، قانون کی حکمرانی، اخوت و مساوات اور عدل وانصاف نظریۂ پاکستان کے عناصر ہیں۔ ان عناصر کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:

1 عقائد: (Beliefs)

عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

i عقیدہ توحید: عقیدہ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ (اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ) (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ سورۃ البقرہ، آیت نمبر 20) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 30) اللہ تعالیٰ کے قادرِ مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے خود بخود یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

ii عقیدہ رسالت: عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

2 عبادات (ارکانِ اسلام Pillars of Islam):

i توحید و رسالت: توحید و رسالت اسلام کا پہلا رکن ہے۔

ایک جیسے ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے اس حقیقت کو اپنے آخری خطبہ حج میں یوں بیان فرمایا ہے:

''اے لوگو! بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔''

(مسند احمد، حدیث نمبر: 22391)

اللہ تعالیٰ کا حکم مساوات:

اللہ تعالیٰ نے مساوات نسل کا درس دیتے ہوئے سورۃ الحجرات میں یوں ارشاد فرمایا ہے:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط
اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط

ترجمہ: لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر: 13)

5 عدل وانصاف: (Justice and Equity)

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرہ میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی کیونکہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔ طلوع اسلام سے پہلے اس قسم کی بے ایمانی کہ طاقتور کو سزا نہ دینا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا لیکن اسلام کے بعد عدل وانصاف کا بول بالا ہوا۔ عدل وانصاف کی فضا قائم ہوئی اور مسلمان معاشرے میں انصاف ایک اہم ضرورت بن گیا۔

عدل وانصاف کی اہمیت:

عدل وانصاف کی ضرورت زندگی کے ہر شعبے میں ہے۔ عدل وانصاف کے نفاذ کو ممکن بنانا عدالتی نظام کی ذمہ داری ہے۔ اس مقصد کے لیے عدالتوں کا آزاد ہونا نہایت ضروری ہے۔ ججوں پر کسی قسم کا سیاسی دباؤ نہیں ہونا چاہیے تاکہ قانون کا اطلاق سب پر یکساں ہو۔ کوئی امیر ہو یا غریب سزا سب کے لیے جرم کے مطابق ہونی چاہیے۔

عدل اور نبی ﷺ:

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جو قوم عدل وانصاف کو ترک کر دیتی ہے تباہی اور بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے عدل وانصاف کی بہت سی مثالیں چھوڑی ہیں جو دنیا کے لیے نمونہ ہیں۔ ایک دفعہ قبیلہ بنو مخزوم کی عورت نے چوری کی اور آپ ﷺ سے سفارش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ ہو گئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی۔ اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔''

(صحیح البخاری، حدیث نمبر: 3475)

عدل وانصاف کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کسی بھی معاشرہ میں قانون کی بالادستی سے معاشرہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرتا ہے۔

سوال5: دوقومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

جواب: دوقومی نظریہ: ابتدااورارتقا کی وضاحت (Two-Nation Theory: Origin and Evolution)

دوقومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دوقومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دوقومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دوقومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

1. برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا: (Two-Nation Theory in Sub-continent)

i. محمد بن قاسم کی آمد:

برصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ بہت سے عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔ محمد بن قاسم کے حسن سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے ان لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

ii. غزنوی دورِ حکومت:

غزنوی دورِ حکومت 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔ اس دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقش گہرے ہوئے۔

iii. سلطنت دہلی:

1206ء میں قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔ سلطنت دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا جس میں خاندان غلاماں، خلجی، تغلق، سادات اور لودھی نے حکومت کی۔

iv. مغلیہ سلطنت:

1526ء میں ظہیر الدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی جو 1857ء تک قائم رہی۔ مغلیہ دورِ حکومت میں بابر، اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب مشہور حکمران تھے۔ آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون (میانمار) میں قید کر دیا۔ جہاں وہ بعد میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

2. سرسید احمد خان اور دوقومی نظریہ: (Sir Syed Ahmad Khan and Two-Nation Theory)

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سرسید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سرسید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے لیکن جب 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہو گئے تو سرسید کو

سر سید احمد خان

یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔

ii. ہندو مسلم الگ الگ قوم:

1867ء میں بنارس میں اردو، ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

iii. تعلیمی ترقی:

سر سید احمد خان نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
سر سید احمد خان 1817ء میں پیدا ہوئے اور 1898ء میں وفات پائی۔

iii. کانگریس میں شمولیت سے منع کرنا:

1885ء میں سر سید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔

iv. محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس:

سر سید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

3. چودھری رحمت علی اور دو قومی نظریہ: (Ch. Rehmat Ali and Two-Nation Theory)

چودھری رحمت علی

چودھری رحمت علی اسلامی کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔

i. Now OR Never:

(Now OR Never) کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا، جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔ اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ ''پاکستان'' سے آشنا ہوئیں۔

ii. دو قومی نظریہ کی وضاحت:

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: ''برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیر سایہ رہنے کے باوجود ان میں مشترکہ

قومیت کا تصور پیدا نہیں ہو سکا۔"

کیا آپ جانتے ہیں؟

چودھری رحمت علی 1897ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اسلامیہ کالج لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی (برطانیہ) سے تعلیم حاصل کی۔

سوال 6: ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہندوستان میں مسلم کش معاشی پالیسیوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: انگریزوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی 1600ء میں قائم کی۔ کمپنی ہندوستان میں ایسی معاشی پالیسیاں بناتی تھی جس کا زیادہ سے زیادہ مالی فائدہ خود انگریزوں کو ہوتا تھا۔

1. انگریزوں نے اپنی صنعت و تجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس لگائے، جس سے مسلمان بھی متاثر ہوئے۔
2. انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹا دیا جو ان کے آباؤاجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آ رہے تھے۔ مسلمانوں کو نئے عہدوں سے بھی محروم رکھا گیا۔ اس طرح مسلمان معاشی طور پر بدحالی کا شکار ہو گئے۔
3. انگریزوں نے ہندوؤں کو معمولی عہدوں سے ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں تک پہنچا دیا۔
4. انگریزوں نے مسلمانوں کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں۔
5. مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنا دیا گیا۔
6. انگریزوں کے دور میں بنگال میں امن و امان کی خرابی کے باعث مناسب زراعت نہ ہونے سے اجناس کی قلت ہوگئی۔ ان علاقوں میں موجود تمام زرعی اور صنعتی ذرائع ناپید ہو گئے۔
7. بنگال میں ریشم اور سوت کے کاریگر اور تاجر دوسرے شہروں کی طرف چلے گئے۔ تجارتی مال کی نقل و حمل پر جگہ جگہ محصول (ٹیکس) دینے سے مال کی قیمت بہت زیادہ بڑھ گئی جو خریداروں کی قوتِ خرید سے کہیں زیادہ تھی۔ اس سے تجارت بہت متاثر ہوئی۔ اس طرح دوسری اقوام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو بھی بہت نقصان اٹھانا پڑا۔
8. ایسٹ انڈیا کمپنی کے نئے ٹیکسوں کے باعث کسانوں پر محصول (ٹیکس) کی شرح بڑھ گئی۔ اس طرح انگریزوں کے ہاتھوں مقامی زراعت کو سخت نقصان پہنچا۔

سوال 7: علامہ محمد اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: **نظریۂ پاکستان اور علامہ محمد اقبالؒ: (Allama Iqbal and Ideology of Pakistan)**

علامہ محمد اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دیا اور اپنی شاعری کے ذریعے ان کو بیدار کیا۔

ہندو مسلم اتحاد کے حامی:

پہلے پہل آپ بھی ہندو مسلم اتحاد کے حامیوں میں سے تھے لیکن ہندوؤں کی تنگ نظری نے جلد ہی علامہ محمد اقبالؒ کو اس بات پر سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ الگ ملک کا مطالبہ کریں۔
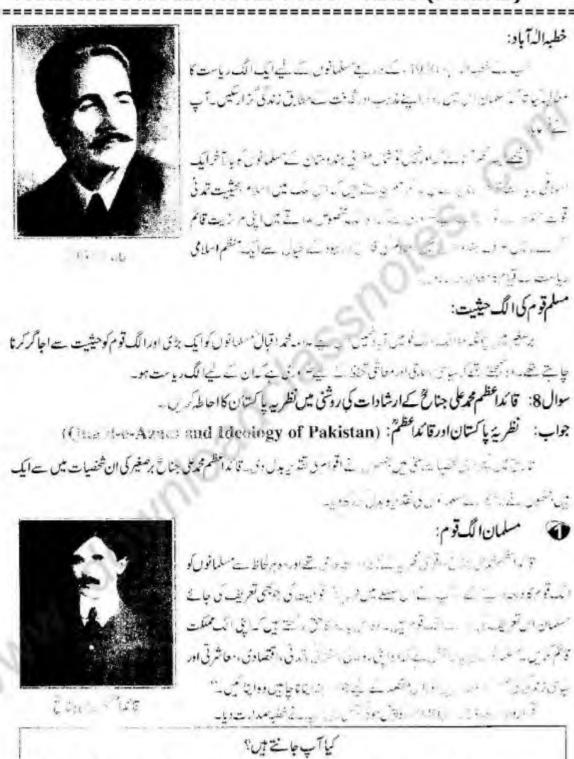
2 قراردادلاہور:

قائداعظمؒ نے فرمایا: ''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

3 احمد آباد میں خطاب:

29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے، ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہییں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

4 تعصب کا خاتمہ:

''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔''

5 اقلیتوں کا تحفظ:

آپ نے اقلیتوں کو مکمل تحفظ دینے اور برابری کے حقوق دینے کا اعلان کیا، یہی اسلام کی بنیادی تعلیم ہے۔

6 حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

7 سٹیٹ بینک کا افتتاح:

یکم جولائی 1948ء کو قائداعظمؒ نے سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

مشقی سوالات

سوال 1-ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

1- کانگریسی وزارتوں کا دور رہا:

(الف) 35-1933ء (ب) 41-1939ء
(ج) 43-1941ء (د) 39-1937ء

2- قرارداد لاہور 1940ء میں خطبہ صدارت دیا:

(الف) مولانا ظفر علی خان نے (ب) قائداعظم محمد علی جناحؒ نے
(ج) لیاقت علی خان نے (د) شیر بنگال مولوی فضل الحق نے

3- ایم۔اے۔او سکول اور کالج قائم کیا:

(الف) سرسید احمد خان نے (ب) چودھری رحمت علی نے
(ج) قاضی عیسیٰ نے (د) مولوی فضل الحق نے

4- 1867ء میں جب بنارس میں ہندوؤں کی مسلم دشمنی کھل کر سامنے آ گئی۔جس پر سرسید احمد خاں نے واضح اعلان کیا کہ:

(الف) مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ (ب) مسلمان سیاست سے الگ رہیں۔
(ج) ہندو ہمارے دوست نہیں ہیں۔ (د) مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں۔

5- نظریۂ پاکستان کی بنیاد ہے:

(الف) اجتماعی نظام (ب) دوقومی نظریہ
(ج) ترقی پسندیت (د) اسلامی نظریہ حیات

6- 1930ء میں مسلمانوں کو الگ ریاست کا تصور دینے والی شخصیت ہے:

(الف) قائداعظمؒ (ب) علامہ محمد اقبالؒ
(ج) سرسید احمد خان (د) مولانا محمد علی جوہر

7- قیام پاکستان کا مطالبہ کرتے وقت مسلمانوں کی سوچ تھی کہ:

(الف) عالم اسلام کا اتحاد قائم ہو (ب) مسلم قوم بہتر تعلیم حاصل کر سکے
(ج) وہ اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں (د) ملک میں معاشی ترقی ہو

جوابات: 1- 39-1937ء 2- قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 3- سرسید احمد خان نے
4- مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ 5- اسلامی نظریہ حیات
6- علامہ محمد اقبالؒ 7- وہ اپنے مذہب اور عقید کے مطابق زندگی بسر کر سکیں

سوال 2- خالی جگہ پُر کریں۔

1- نظریہ لوگوں کی .... کی عکاسی کرتا ہے۔

2- انگریزوں نے ہندوستان کے عوام پر بھاری .... لگائے۔

3- علامہ اقبالؒ برصغیر کے ان مسلم رہنماؤں میں سے ایک ہیں جنھوں نے مسلمانوں کو الگ .... کا تصور دیا۔

4- قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے .... کے مسلمانوں کی تقدیر بدل رکھ دی۔

5- چودھری رحمت علی نے .... میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔

جوابات: 1- سوچ 2- ٹیکس 3- ریاست 4- برصغیر 5- لندن

سوال 3- کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
1206ء میں	ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔
غزنوی دور حکومت	بنارس شہر سے شروع ہوا۔	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔
اُردو، ہندی تنازع 1867ء میں	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی۔	بنارس شہر سے شروع ہوا۔
چودھری رحمت علی نے جنوری 1933ء میں	1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔	ایک کتابچہ 'Now or Never' شائع کیا۔
1526ء میں ظہیر الدین بابر نے	قطب الدین ایبک نے سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی۔	مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی

سوال 4- مختصر جوابات دیں۔

1- قائداعظمؒ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بینک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظمؒ نے یکم جولائی 1948ء کو سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا: ''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابل حل مسائل پیدا کر رہا ہے۔ اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصور مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

2- دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ ان کا مذہب، تہذیب اور روایات ایک دوسرے سے یکسر مختلف ہیں۔

3- نظریہ پاکستان کی تعریف کریں۔

جواب: نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

4- عقیدۂ رسالت کی تعریف کریں۔

جواب: عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا

جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

5- **ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد کیا تھا؟**

جواب: ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی قائم کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہندوستان میں برطانیہ کی تیار کردہ اشیا کو فروخت کیا جائے۔ اس کا سارا فائدہ انگریزوں کو پہنچایا جائے۔ ہندوستان کے عوام پر بھاری ٹیکس لگا کر مقامی صنعت اور زراعت کو تباہ کیا جائے۔

6- **''اب یا پھر کبھی نہیں''(Now OR Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟**

جواب: ''اب یا پھر کبھی نہیں''(Now OR Never) کے عنوان سے شہرہ آفاق کتابچہ 28 جنوری 1933ء کو چودھری رحمت علی نے جاری کیا۔

سوال5- درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

سوال1- نظریہ کے ماخذ اور اہمیت واضح کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر1

سوال2- نظریہ پاکستان کے عناصر کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر4

سوال3- علامہ محمد اقبالؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر7

سوال4- قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کا احاطہ کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر8

سوال5- برصغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار اور سماجی وثقافتی حوالے سے نظریہ پاکستان کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر3

سوال6- دوقومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر5

سرگرمی

☆ نظریہ پاکستان کے حوالے سے ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام

ہدایات برائے اساتذہ

☆ برصغیر میں دو اقوام کا تصور طلبہ پر واضح کریں۔

معروضی سوالات

نظریہ کی تعریف تا نظریہ پاکستان سے آگاہی

ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- نظریے کے لیے انگریزی میں کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟

(A) فلاسفی (B) فزیالوجی (C) آئیڈیالوجی (D) زوالوجی

2- معنی کے لحاظ سے نظریہ سے مراد ہے:

(A) سوچ یا مقصد (B) معاملات (C) تعلقات (D) تجربات

3- کسی بھی مقصد کے حصول کے لیے بنایا گیا فکری خاکہ کہلاتا ہے:

(A) فلسفہ (B) نظریہ (C) ضابطہ حیات (D) مذہب

4- کسی قوم کی پوری معاشرتی زندگی کو متاثر کرتا ہے:

(A) فلسفہ (B) عقیدہ (C) مذہب (D) قانون

5- آریا سماج کے بانی کون تھے؟

(A) جواہر لال (B) راجہ رام موہن (C) گاندھی (D) پنڈت دیانند سرسوتی

6- لوگوں کو زبردستی ہندو بنانے کے لیے کون سی تحریک شروع ہوئی؟

(A) شدھی (B) سنگھٹن (C) عدم تعاون (D) تحریک ہجرت

7- برصغیر میں انگریزوں کے نظام تعلیم میں کس زبان کو مرکزی حیثیت حاصل تھی؟

(A) اُردو (B) ہندی (C) فارسی (D) انگریزی

8- جنگ آزادی لڑی گئی:

(A) 1757ء میں (B) 1798ء میں (C) 1857ء میں (D) 1885ء میں

9- انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے وقت سرکاری زبان کون سی تھی؟

(A) فارسی (B) اُردو (C) ہندی (D) عربی

10- اُردو کس رسم الخط میں لکھی جاتی ہے؟

(A) دیوناگری (B) چینی (C) ملائی (D) عربی

11- دیوناگری رسم الخط میں کون سی زبان لکھی جاتی ہے؟

(A) انگریزی (B) فارسی (C) ہندی (D) اُردو

12- معاشرے کے پسماندہ لوگوں میں محرومی ختم کرنے کے لیے کون سی چیز وجود میں آتی ہے؟
(A) نظریہ (B) ریاست (C) حکومت (D) تحریک

13- برصغیر میں مسلمان کس بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف تھے؟
(A) اسلامی نظریہ حیات (B) رنگ و نسل (C) زبان (D) تہذیب وثقافت

14- پاکستان کے وجود میں نظریہ پاکستان کی حیثیت ہے:
(A) دل کی طرح (B) دماغ کی طرح (C) روح کی طرح (D) آنکھ کی طرح

15- تحریک پاکستان اور تعمیر پاکستان کے مجموعی تصور کو کہتے ہیں:
(A) وجود پاکستان (B) قیام پاکستان (C) حصول پاکستان (D) نظریہ پاکستان

16- مولانا عبدالحلیم شرر نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کی بات کی۔
(A) 1890ء (B) 1928ء (C) 1930ء (D) 1933ء

17- 1930ء میں کس نے مسلمانوں کی الگ ریاست کے قیام کا تصور دیا؟
(A) مولانا جمال الدین افغانی (B) سرسید احمد خان (C) علامہ محمد اقبالؒ (D) مولانا مرتضیٰ احمد میکش

18- ایک جمہوری نظام ہے:
(A) اشتراکیت (B) اسلام (C) عیسائیت (D) ہندومت

19- نظریہ پاکستان میں کون سی چیز ایک اہم ستون کی حیثیت رکھتی ہے؟
(A) بادشاہت (B) خلافت (C) اشتراکیت (D) جمہوریت

20- مسلمان مسلمان کا ہے:
(A) دوست (B) رشتہ دار (C) بھائی (D) حلیف

21- برصغیر میں کن کو عددی برتری حاصل تھی؟
(A) ہندوؤں (B) مسلمانوں (C) انگریزوں (D) سکھوں

22- قائداعظم نے دوٹوک الفاظ میں فرمایا کہ پاکستان ایک مذہبی نہیں بلکہ .... ہوگی۔
(A) سیکولر ریاست (B) اسلامی فلاحی ریاست (C) مشاہی ریاست (D) خوشحال ریاست

23- قائداعظم نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے کب خطاب کیا؟
(A) 11 اگست 1947ء (B) 14 اگست 1947ء (C) 15 اگست 1947ء (D) 16 اگست 1947ء

جوابات

1- آئیڈیالوجی 2- سوچ یا مقصد 3- نظریہ 4- مذہب
5- پنڈت دیانند سرسوتی 6- شدھی 7- انگریزی 8- 1857ء میں

9- اُردو　10- عربی　11- ہندی　12- نظریہ
13- اسلامی نظریہ حیات　14- روح کی طرح　15- نظریہ پاکستان　16- 1890ء
17- علامہ محمد اقبالؒ　18- اسلام　19- جمہوریت　20- بھائی
21- ہندوؤں　22- اسلامی فلاحی ریاست　23- 11 اگست 1947ء

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- نظریہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں۔

جواب: نظریہ کے لغوی معنی سوچ یا مقصد ہے اور اصطلاح میں کسی شے کو وجود میں لانے کے لیے ذہن میں جو سوچ، فکر اور نقشہ ابھرتا اور قائم ہوتا ہے، نظریہ کہلاتا ہے۔

2- انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند کی ہندو تحریکوں کا مقصد کیا تھا؟

جواب: انیسویں صدی میں برصغیر پاک و ہند کی کئی ہندو تحریکوں کا مقصد ہندو ازم کی اشاعت کرنا اور مسلمانوں کو نیچا دکھانا تھا۔

3- شدھی تحریک کے بانی کا نام کیا تھا نیز اس کا مقصد کیا تھا؟

جواب: شدھی تحریک کے بانی پنڈت دیانند سرسوتی تھے۔ اس تحریک کا مقصد غیر ہندوؤں کو زبردستی ہندو بنانا تھا۔

4- 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کا مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

جواب: 1857ء کی جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کا رویہ مسلمانوں کے ساتھ سخت ہو گیا۔
مسلمانوں پر معاشی طور پر ظلم ہوا۔ ان کے کاروبار اور تجارت کے مواقع ختم کر دیے گئے۔

5- برصغیر میں اردو زبان کو کس طرح اسلام اور مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا؟

جواب: اُردو زبان چونکہ عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھی جو کہ مسلمانوں کی مذہبی زبان ہے اس لیے اسے مسلمانوں کے قریب تصور کیا جاتا تھا۔

6- برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے لیے کیوں جدوجہد شروع کی؟

جواب: برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے اپنے سماجی و سیاسی حقوق کے لیے جدوجہد انگریزوں اور ہندوؤں کے ظالمانہ رویے کے خلاف شروع کی۔ اس نے مسلمانوں میں آزادی کی لہر پیدا کی۔

7- نظریہ پاکستان سے کیا مراد ہے؟

جواب: نظریہ پاکستان سے مراد برصغیر جنوبی ایشیا کے تاریخی حوالے سے مسلمانوں کا یہ شعور تھا کہ وہ اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد پر دوسری اقوام سے مختلف ہیں۔

8- قیام پاکستان کے حوالے سے قائداعظم نے کیا فرمایا تھا؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ نے فرمایا تھا کہ پاکستان تو اُسی روز وجود میں آ گیا تھا جب برصغیر کا پہلا ہندو مسلمان ہوا تھا۔

9- "پاکستان کے قیام کا مطالبہ کیوں کیا" اس سوال کے جواب میں قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظم نے جواب میں فرمایا کہ بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔

- چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔

10- مسلمان رہنماؤں نے کب کب مسلمانوں کی الگ ریاست کی بات کی؟

جواب: 1879ء میں مولانا جمال الدین افغانی، 1890ء میں مولانا عبدالحلیم شرر اور 1928ء میں مولانا مرتضیٰ احمد میکش اور 1930ء میں علامہ محمد اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کی قیام کی بات کی۔

11- مسلم ملت کی اساس کا حقیقی تصور علامہ اقبالؒ نے کس طرح پیش کیا؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے مسلم ملت کی اساس کا نقشہ یوں کھینچا:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر — خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
ان کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار — قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

12- قائداعظمؒ کے ارادوں کی راہ میں کون سی چیز رکاوٹ پیدا کر رہی تھی؟

جواب: کانگریس اور انگریز حکومت کی مشترکہ قوت قائداعظمؒ کے مضبوط ارادوں کی راہ میں رکاوٹ پیدا کر رہی تھی۔

13- قائداعظمؒ نے اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: قائداعظمؒ نے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق فرمایا کہ:

آپ عبادت کے لیے اپنی مخصوص عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہیں۔ آپ کا تعلق چاہے کسی عقیدے سے ہو، ریاست کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ پاکستان کے تمام شہری مساوی ہیں اور انھیں مساوی حقوق حاصل ہوں گے۔

14- پاکستان کے عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: پاکستانی عوام کو مضبوط اور متحد رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انھیں نظریہ پاکستان کی اہمیت اور تحریک پاکستان کے رہنماؤں کی قربانیوں کا پوری طرح علم ہو۔

نظریہ پاکستان کے عناصر

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- عقائد کے مجموعے کو کیا کہتے ہیں؟

(A) نظریہ (B) ایمان (C) ریاست (D) عبادت

2- کس کا کوئی شریک نہیں؟

(A) اللہ (B) نبی (C) فرشتہ (D) ولی

3- کون اللہ تعالیٰ کا نائب ہے؟

(A) جنات (B) فرشتے (C) انسان (D) حیوانات

4- اللہ تعالیٰ کے آخری نبی کون ہیں؟

(A) حضرت آدمؑ (B) حضرت نوحؑ (C) حضرت عیسیٰؑ (D) حضرت محمد ﷺ

-5 اسلام کا پہلا رکن کون سا ہے؟

(A) توحید ورسالت (B) نماز (C) زکوٰۃ (D) حج

-6 مالی عبادت کون سی ہے؟

(A) روزہ (B) حج (C) زکوٰۃ (D) حج

-7 حج کن پر فرض ہے؟

(A) تمام بالغوں پر (B) تمام مردوں پر (C) تمام عورتوں پر (D) صاحب استطاعت لوگوں پر

-8 قانون کا سرچشمہ کون ہے؟

(A) اللہ تعالیٰ (B) علماء (C) خلفاء (D) انبیاء

-9 اسلام میں قانون کی بنیاد کون ہیں؟

(A) فرشتے (B) انبیاء (C) قرآن اور اسوۂ رسولؐ (D) لوگ

-10 پہلی اسلامی حکومت کہاں قائم ہوئی؟

(A) مکہ (B) مدینہ (C) برصغیر (D) ترکی

-11 اونچ نیچ کا کوئی تصور نہیں ہے۔

(A) اسلام میں (B) یہودیت میں (C) ہندوازم میں (D) عیسائیت میں

-12 اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔

(A) آگ سے (B) پانی سے (C) مرد اور عورت سے (D) ہوا سے

-13 اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا کون ہے؟

(A) مال دار (B) غریب (C) قاضی (D) پرہیزگار

-14 کس کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کر سکتا؟

(A) عدل وانصاف (B) خلیفہ (C) قاضی (D) مساوات

-15 طاقتور کو سزا نہ دینا اور کمزور کو سزا دینا کب عام تھا؟

(A) انگریزوں کے دور میں (B) ہندوؤں کے علاقوں میں (C) اسلام سے قبل (D) رومیوں کے ہاں

-16 نبی کریم ﷺ کے زمانے میں کس خاندان کی عورت نے چوری کی؟

(A) قبیلہ بنوسعد (B) قبیلہ خزاعہ (C) قبیلہ بنوبکر (D) قبیلہ بنومخزوم

جوابات

-1	ایمان	-2	اللہ	-3	انسان	-4	حضرت محمد ﷺ
-5	توحید ورسالت	-6	زکوٰۃ	-7	صاحب استطاعت لوگوں پر	-8	اللہ تعالیٰ

-9 قرآن اور اسوہ رسولؐ -10 مدینہ -11 اسلام میں -12 مرداور عورت سے
-13 پرہیزگار -14 عدل وانصاف -15 اسلام سے قبل -16 قبیلہ بنو مخزوم

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 اسلام میں کن عقائد پر ایمان لانا ضروری ہے؟

جواب: عقائد میں توحید، رسالت، آخرت، ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

-2 عقیدہ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدہ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

-3 اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ "بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

-4 اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ "میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔"

-5 اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے کون سی بات واضح ہوتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کے قادر مطلق ہونے اور انسان کے نائب ہونے کے عقیدے سے یہ بات خود بخود واضح ہو جاتی ہے کہ انسان اپنی طاقت کی حد تک عمل پر قادر ہے لیکن اصل قدرت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان اپنی طاقت کے مطابق عمل کرے اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دے۔

-6 عقیدہ رسالت پر چند جملے لکھیں۔

جواب: عقیدہ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا، دائرہ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔ قرآن مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور آخری نبی ماننا اور یہ ایمان رکھنا کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا عقیدہ رسالت کا لازمی جز ہے جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

-7 ارکان اسلام کون کون سے ہیں؟

جواب: ارکان اسلام یہ ہیں۔ توحید ورسالت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج۔

-8 اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: ترجمہ "بے شک نماز مومنوں پر مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔"

-9 زکوٰۃ کے بارے میں تین جملے لکھیں۔

جواب: زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ یہ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔ زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے

دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کے بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔

10- روزے پر دو جملے لکھیں۔

جواب: روزہ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ دوسری عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے۔ بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔

11- حج کن پر فرض ہے؟

جواب: حج صاحب استطاعت لوگوں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے۔

12- قانون کی حکمرانی پر چند جملے لکھیں۔

جواب: قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔ اس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن اور اسوۂ رسولؐ قانون کی بنیاد ہیں۔ بادشاہ اور غلام بھی دونوں قانون کے سامنے برابر ہیں۔

13- اخوت کے بارے میں حضورﷺ کا ارشاد لکھیں۔

جواب: حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس کے ساتھ دھوکا نہیں کرتا اور اس کے ساتھ خیانت نہیں کرتا اور اس کی غیبت نہیں کرتا۔

14- مساوات کے بارے میں علامہ اقبال کا شعر لکھیں۔

جواب: علامہ اقبال نے مندرجہ ذیل شعر میں مساوات کا تصور واضح کیا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز ۔۔۔ نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

15- حضرت محمدﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں مساوات کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: حضرت محمدﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا کہ:

"اے لوگوں بے شک تمھارا رب بھی ایک ہے اور تمھارا باپ بھی ایک۔ آگاہ رہو! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی سفید فام کو کسی سیاہ فام پر اور کسی سیاہ فام کو کسی سفید فام پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔

16- سورۃ الحجرات میں اللہ تعالیٰ نے مساوات نسل انسانی کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: سورۃ الحجرات میں مساوات نسل انسانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے"۔

17- قبیلہ بنو مخزوم کی عورت کی چوری کی سفارش پر حضورؐ نے کیا فرمایا؟

جواب: اس موقع پر آپؐ نے فرمایا "تم سے پہلے قومیں اسی لیے تباہ و برباد ہوگئیں کہ ان میں جب کوئی بڑا آدمی جرم کرتا تھا تو اسے سزا نہیں دی جاتی تھی اور اگر کوئی چھوٹا آدمی جرم کرتا تو اس پر حد لاگو کر دی جاتی تھی۔ خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمدﷺ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

برصغیر کے مسلمانوں کی مذہبی، ثقافتی، سماجی و معاشی محرومی کے حوالے سے دوقومی نظریہ کی ابتداء اور ارتقاء کی وضاحت تا علامہ محمد اقبالؒ اور قائداعظم محمد علی جناحؒ کے ارشادات کی روشنی میں نظریہ پاکستان کی وضاحت

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- برصغیر پاک و ہند میں کون سی دو بڑی قومیں آباد تھیں؟

(A) ہندو اور مسلمان (B) ہندو اور سکھ (C) مسلمان اور عیسائی (D) سکھ اور عیسائی

2- دوقومی نظریہ کی بنیاد کیا ہے؟

(A) ذات پات کا نظام (B) مسلمانوں کا علیحدہ تشخص (C) ہندو اکثریت (D) انگریز حکومت

3- سندھ کو کس نے فتح کیا؟

(A) عمرو بن العاص (B) طارق بن زیاد (C) موسیٰ بن نصیر (D) محمد بن قاسم

4- محمد بن قاسم نے سندھ کے راجا داہر کو کب شکست دی؟

(A) 613ء (B) 698ء (C) 712ء (D) 724ء

5- غزنوی دور حکومت کب سے کب تک رہی؟

(A) 712ء سے 915ء (B) 1003ء سے 1206ء (C) 1206ء سے 1526ء (D) 1526ء سے 1857ء

6- غزنوی دور حکومت میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں کس زبان نے رواج پکڑا؟

(A) عربی (B) ہندی (C) انگریزی (D) فارسی

7- قطب الدین ایبک نے کب سلطنت دہلی کی بنیاد رکھی؟

(A) 1206ء (B) 1252ء (C) 1526ء (D) 1658ء

8- دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد کس نے رکھی؟

(A) ہمایوں (B) جہانگیر (C) شاہجہاں (D) ظہیر الدین بابر

9- کون آخری مغل حکمران تھا؟

(A) اورنگ زیب (B) شاہجہاں (C) بہادر شاہ ظفر (D) محمد شاہ رنگیلا

10- برصغیر پر انگریزوں کے قبضے کے بعد سب سے پہلے کس نے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا؟

(A) سرسید احمد خان (B) مولانا عبدالحلیم شرر (C) جمال الدین افغانی (D) علامہ اقبالؒ

11- اُردو ہندی تنازع کب ہوا؟

(A) 1857ء (B) 1863ء (C) 1865ء (D) 1867ء

-12 اُردو ہندی تنازع کہاں ہوا؟

(A) کلکتہ (B) دہلی (C) بنارس (D) لکھنؤ

-13 کانگریس کب قائم ہوئی؟

(A) 1867ء (B) 1871ء (C) 1880ء (D) 1885ء

-14 چودھری رحمت علی لاہور کے کس کالج کے طالب علم تھے؟

(A) گورنمنٹ کالج (B) سول لائنز کالج (C) ایف سی کالج (D) اسلامیہ کالج

-15 چودھری رحمت علی نے کب کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں داخلہ لیا؟

(A) 1929ء (B) 1931ء (C) 1933ء (D) 1935ء

-16 چودھری رحمت علی نے پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد کہاں رکھی؟

(A) لاہور (B) برمنگھم (C) پیرس (D) لندن

-17 ایسٹ انڈیا کمپنی کب قائم ہوئی؟

(A) 1526ء (B) 1593ء (C) 1600ء (D) 1650ء

-18 انگریزوں نے کن کی زمینیں چھین کر دوسری اقوام کو دے دیں؟

(A) ہندوؤں (B) سکھوں (C) مرہٹوں (D) مسلمانوں

-19 علامہ محمد اقبالؒ پہلے پہل کس کے حامی تھے؟

(A) ہندو مسلم اتحاد (B) انگریز مسلم اتحاد (C) سکھ مسلم اتحاد (D) انگریز حکومت

-20 علامہ محمد اقبالؒ نے کب مسلمانوں کے لیے الگ ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا؟

(A) 1928ء (B) 1930ء (C) 1931ء (D) 1932ء

-21 قائداعظم محمد علی جناحؒ زبردست حامی تھے۔

(A) ہندو مسلم اتحاد کے (B) انگریز حکومت کے (C) دوقومی نظریہ کے (D) کانگریسی وزارتوں کے

-22 23 مارچ 1940ء میں کون سی قرارداد پیش ہوئی؟

(A) قرارداد لاہور (B) قرارداد مقاصد (C) قرارداد دہلی (D) قرارداد لکھنؤ

-23 قائداعظمؒ نے حکومت پاکستان کے افسران سے کب خطاب کیا؟

(A) 29 دسمبر 1946ء (B) 14 اگست 1947ء (C) 11 ستمبر 1947ء (D) 11 اکتوبر 1947ء

-24 یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے کس کا افتتاح کیا؟

(A) پاکستان ریلوے (B) سٹیٹ بینک (C) پاکستان ائیر لائن (D) ہائی کورٹ

جوابات

1- ہندو اور مسلمان	2- مسلمانوں کا علیحدہ تشخص	3- محمد بن قاسم	4- 712ء
5- 1003ء سے 1206ء	6- فارسی	7- 1206ء	8- ظہیر الدین بابر
9- بہادر شاہ ظفر	10- سر سید احمد خان	11- 1867ء	12- بنارس
13- 1885ء	14- اسلامیہ کالج	15- 1931ء	16- لندن
17- 1600ء	18- مسلمانوں	19- ہندو مسلم اتحاد	20- 1930ء
21- دو قومی نظریہ کے	22- قرارداد لاہور	23- 11 اکتوبر 1947ء	24- سٹیٹ بینک

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔

2- برصغیر میں دو قومی نظریہ کی ابتداء کب ہوئی؟

جواب: برصغیر میں دو قومی نظریہ کی ابتداء مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں محمد بن قاسم نے سندھ کے راجا داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغ اسلام کے لیے بھی آئے جو مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہو گئے۔

3- ہندوستان کے مقامی لوگ محمد بن قاسم کو اوتار اور دیوتا کیوں سمجھنے لگے؟

جواب: ہندوستان کے مقامی لوگ محمد بن قاسم کے حسن سلوک، رواداری اور انصاف سے اس قدر متاثر ہوئے کہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔

4- غزنوی دور حکومت کہاں تک محیط ہے؟

جواب: غزنوی دور حکومت 1003 سے 1206ء تک محیط ہے۔

5- سلطنت دہلی کے دور میں کن خاندانوں نے حکومت کی؟

جواب: سلطنت دہلی کے دور میں خاندان غلاماں، خاندان خلجی، خاندان تغلق، سادات اور لودھی نے حکومت کی۔

6- مغلیہ سلطنت کی بنیاد کس نے اور کب رکھی؟

جواب: مغلیہ سلطنت کی بنیاد ظہیر الدین بابر نے 1526ء میں رکھی۔

7- مغلیہ دور کے مشہور حکمران کون تھے؟

جواب: مغلیہ دور کے مشہور حکمرانوں میں بابر، ہمایوں، اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب شامل ہیں۔

8- آخری مغل حکمران کے بارے میں دو جملے لکھیں۔

جواب: آخری مغل حکمران بہادر شاہ ظفر تھا جس کو انگریزوں نے 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست دینے کے بعد رنگون میں قید کر دیا۔ وہیں ان کا انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

-9 سر سید احمد خان کب پیدا ہوئے اور کب فوت ہوئے؟

جواب: سر سید احمد خان 1817ء میں پیدا ہوئے اور 1898ء میں فوت ہوئے۔

-10 1867ء میں بنارس میں اُردو ہندی تنازعہ کے موقع پر سر سید احمد خان نے کیا اعلان کیا؟

جواب: 1867ء میں بنارس میں اردو ہندی تنازعہ کے موقع پر سر سید احمد خان نے اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔

-11 Now or Never کتابچہ کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: Now or Never کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل کتابچہ چوہدری رحمت علی نے جاری کیا جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ ''پاکستان'' سے آشنا ہوئیں۔

-12 چوہدری رحمت علی نے دوقومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: چوہدری رحمت علی نے دوقومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''برصغیر میں کئی قومیں آباد ہیں۔ان میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ان کے بنیادی اصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیر سایہ رہنے کے باوجود ان میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہوسکا۔

-13 چوہدری رحمت علی کب پیدا ہوئے اور کہاں سے تعلیم حاصل کی؟

جواب: چوہدری رحمت علی 1897ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے اسلامیہ کالج لاہور اور کیمبرج یونیورسٹی (برطانیہ) سے تعلیم حاصل کی۔

-14 ایسٹ انڈیا کمپنی کی معاشی پالیسی کے تین نکات لکھیں۔

جواب: ایسٹ انڈیا کمپنی کی ہندوستان میں معاشی پالیسی کے تین نکات یہ ہیں۔

-i انگریزوں نے اپنی صنعت وتجارت کے تحفظ کے لیے ہندوستان کی عوام پر بھاری ٹیکس لگائے۔

-ii انگریزوں نے مسلمانوں کو ان تمام عہدوں سے ہٹادیا جو ان کے آباؤاجداد کے دور سے ان کے پاس چلے آرہے تھے۔

-iii مسلمانوں کو سرکاری ملازمتوں سے نکال دیا اور ان پر آئندہ کے لیے سرکاری ملازمت کا حصول مشکل بنادیا۔

-15 علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا مطالبہ کن الفاظ میں کیا؟

جواب: 1930ء میں خطبہ الہٰ آباد میں فرمایا۔

''مجھے ایسا نظر آتا ہے کہ اور نہیں تو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو بالآخر ایک اسلامی ریاست قائم کرنی پڑے گی۔اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کررہا ہوں۔''

-16 قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کی کیا تعریف کی؟

جواب: قائداعظم محمد علی جناحؒ نے قومیت کے بارے میں فرمایا کہ قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے مسلمان اس تعریف کی رو سے الگ قوم

ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنا ئیں۔

-17 23 مارچ 1940ء میں قائداعظمؒ نے اپنے خطبہ صدارت میں کیا فرمایا؟

جواب: 23 مارچ 1940ء میں قائداعظمؒ نے اپنے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

''ہندو اور مسلمان دو علیحدہ مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں جو بالکل مختلف عقائد پر قائم ہیں اور مختلف نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔ دونوں اقوام کے ہیروز، رزمیہ کہانیاں اور واقعات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لہٰذا دونوں قوموں کو ایک لڑی میں پرونے کا مقصد برصغیر کی تباہی ہے کیونکہ یہ برابری کی سطح پر نہیں بلکہ اقلیت اور اکثریت کے روپ میں موجود ہیں۔ برطانوی حکومت کے لیے بہتر ہوگا کہ ان دونوں قوموں کے مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے برصغیر کی تقسیم کا اعلان کرے جو کہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے ایک صحیح قدم ہوگا۔''

-18 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: 29 دسمبر 1940ء کو احمد آباد میں خطاب کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا:

''پاکستان صدیوں سے موجود رہا ہے، شمال مغرب مسلمانوں کا وطن رہا ہے۔ ان علاقوں میں مسلمانوں کی آزاد ریاستیں قائم ہونی چاہئیں تاکہ وہ اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔''

-19 پاکستان بننے کے بعد قائداعظم نے قوم کو متحد کرنے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: پاکستان بننے کے بعد قائداعظم نے قوم کو متحد کرنے کے بارے میں فرمایا۔

''ہمیں پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان کے جھگڑوں سے بالاتر ہو کر سوچنا چاہیے۔ ہم صرف اور صرف پاکستانی ہیں۔ اب ہمارا فرض ہے کہ پاکستانی بن کر زندگی گزاریں۔''

-20 11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے کیا فرمایا؟

جواب: 11 اکتوبر 1947ء کو حکومت پاکستان کے افسران سے خطاب کرتے ہوئے قائداعظمؒ نے فرمایا:

''ہمارا نصب العین یہ ہے کہ ہم ایک ایسی مملکت تخلیق کریں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں جو ہماری تہذیب و تمدن کی روشنی میں پھلے پھولے اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے اصولوں کو ابھارنے کا موقع ملے۔''

-21 یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: یکم جولائی 1948ء کو قائداعظم نے سٹیٹ بنک کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

''مغرب کا معاشی نظام انسانیت کے لیے ناقابلِ حل مسائل پیدا کر رہا ہے اور یہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ہمیں دنیا کے سامنے ایک ایسا معاشی نظام پیش کرنا چاہیے جو اسلام کے صحیح تصورِ مساوات اور سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہو۔''

تحریکِ پاکستان اور پاکستان کا قیام

The Pakistan Movement and Emergence of Pakistan

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- تحریکِ پاکستان کے تاریخی واقعات مختصراً بیان کر سکیں۔

☆ 1857-1940 ☆ 1940-1947

2- قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیامِ پاکستان میں ان کے کردار پر بحث کر سکیں۔

3- قیامِ پاکستان کے بعد درپیش ابتدائی مسائل (معاشی، سیاسی، مہاجرین اور انتظامی) بیان کر سکیں۔

4- گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کے کردار اور کارناموں پر بحث کر سکیں۔

5- وزیراعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کے کردار اور کارناموں کی خاص طور پر قراردادِ مقاصد 1949ء کے حوالے سے نشاندہی کر سکیں۔

6- 1956ء کے آئین کے نمایاں پہلوؤں کی نشاندہی کر سکیں۔

7- 1958ء کے مارشل لا کی وجوہات کی وضاحت کر سکیں۔

8- ایوب خان کے کارناموں اور اصلاحات کی وضاحت کر سکیں۔

9- 1962ء کے آئین کے نمایاں خدوخال کی نشاندہی کر سکیں۔

10- 1965ء کے صدارتی انتخابات اور ان کے سیاست پر اثرات پر بحث کر سکیں۔

11- 1965ء کی جنگ کے دوران پاکستانی عوام اور افواجِ پاکستان کے جذبے کو سمجھ سکیں۔

12- یحییٰ خان کے ایل ایف او کے اہم پہلوؤں پر بحث کر سکیں۔

13- 1970ء کے انتخابات اور ان کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔

14- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب پر بحث کر سکیں۔

سوال1: برصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور احیائے اسلام کی کوششوں پر نوٹ لکھیں۔ یا
تحریکِ پاکستان کا پس منظر مختصراً بیان کریں۔

جواب: برصغیر میں مسلمانوں کی آمد اور احیائے اسلام کی کوششیں:

712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے برصغیر جنوبی ایشیا میں مسلمانوں کی آمد شروع ہوئی۔ 1707ء میں مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کی وفات کے بعد مسلم حکومت میں زوال کے آثار نمودار ہوئے لیکن چند ہی سال بعد حضرت شاہ ولی اللہؒ کی شکل میں ایک مصلح اور مجدد منظر پر آجانے سے برصغیر میں اسلام کے احیا اور مسلمانوں کے استقلال کی پرزور تحریک شروع ہوئی۔

انگریزوں نے سیاسی سطح پر تجارتی ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام پر اپنا اثر و رسوخ خوب بڑھایا۔ 1757ء میں بنگال کے نواب سراج الدولہ نے انگریزوں کا راستہ روکنے کی کوشش کی لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگِ پلاسی میں شہید ہو گئے۔ 1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو بھی اپنوں کی غداری کی وجہ سے جامِ شہادت نوش کرنا پڑا۔ شاہ ولی اللہؒ کے صاحبزادگان، ان کی اولاد اور پھر ان کے شاگرد علمی محاذ پر سرگرمِ عمل رہے۔ ان کے زیرِ اثر تحریکِ مجاہدین شروع ہوئی، جس کے امیر سید احمد شہیدؒ بریلوی تھے۔

1831ء میں سید احمد شہیدؒ اور سید اسمٰعیل شہیدؒ بالاکوٹ میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے تو عسکری سطح پر احیائے اسلام کی آخری کوشش بھی ناکام ہو گئی۔ تربیتی میدان میں اس تحریک کے اثرات کی وجہ سے بنگال میں فرائضی تحریک نمایاں ہوئی جس کا بنیادی مقصد مسلمانوں کو فرائض کی ادائیگی اور دعوت و تلقین تھا۔ 1857ء کی جنگِ آزادی بھی مسلمانوں کے سیاسی احیا اور استقلال کی ایک کوشش تھی۔

سوال2: تحریکِ علی گڑھ پر سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیں۔

جواب: تحریکِ علی گڑھ اور سرسید احمد خان:

(Aligarh Movement and Sir Syed Ahmed Khan)

سرسید احمد خان

☆ سرسید احمد خان 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی اور مذہبی ترقی کے لیے عملی کام کیا۔ آپ نے اس بات کا اندازہ لگا لیا تھا کہ مسلمان تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

☆ جنگِ آزادی میں ناکامی کے ساتھ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ ترین دور شروع ہو گیا۔ مسلمان بحیثیت قوم انگریزوں کی نفرت اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنے۔ ان حالات میں سرسید احمد خان نے تحریکِ علی گڑھ کے ذریعے قوم کی راہنمائی کا بیڑہ اٹھایا۔

تحریکِ علی گڑھ کے مقاصد:

سرسید احمد خان کی تحریکِ علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

1- حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
2- مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

-3 مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

-1 **سر سید احمد خان کی تعلیمی خدمات:**

(i) 1859ء میں آپ نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔

(ii) 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔

(iii) آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا، وہ 1877ء میں کالج اور 1920ء میں یونیورسٹی بن گئی۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔

-2 **سر سید احمد خان کی سیاسی خدمات:**

(i) رسالہ "اسباب بغاوت ہند" بھی سر سید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت تھی۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔ جنگِ آزادی کے بعد سر سید احمد خان کی حیثیت سیاسی مسیحا سے کم نہ تھی۔ مسلمانانِ برصغیر کے وجود کو قائم رکھنے کے لیے آپ آگے بڑھے اور انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔

(ii) سر سید احمد خان سیاسی طور پر مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے اس لیے انھوں نے 1885ء میں قائم ہونے والی انڈین نیشنل کانگریس میں مسلمانوں کو شامل ہونے سے روکا۔ انھوں نے مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دینے کے لیے کہا تاکہ مسلمان پہلے تعلیم حاصل کریں اور پھر سیاست میں حصہ لیں۔

-3 **سماجی خدمات:**

☆ سر سید احمد خان کے کارنامے ان کی زندگی تک محدود نہ تھے بلکہ انھوں نے ایسی تحریک شروع کی جس نے ان کی وفات کے بعد بھی قومی خدمات کا کام جاری رکھا۔ سر سید احمد خان نے تحریک علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا جس سے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔ سب سے پہلے سر سید احمد خان نے ہی مسلمانوں کو الگ قوم قرار دیا۔

سوال 3: تقسیم بنگال پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: تقسیم بنگال 1905: (Partition of Bengal 1905)

برطانوی ہند میں بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے دیگر تمام صوبوں سے بڑا تھا۔ یہاں کا اقتصادی اور معاشی نظام مکمل طور پر ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ 1905ء میں جس وقت لارڈ کرزن (Lord Curzon) ہندوستان کے وائسرائے تھے، ان کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے انتظامی سہولت کے پیش نظر بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ انگریزوں کے مطابق اتنے بڑے اور وسیع صوبے کا انتظام صحیح طریقے سے چلانا ایک گورنر کے بس کی بات نہ تھی۔ اس تقسیم کے نتیجے میں بنگال کے دو صوبے، مشرقی بنگال اور مغربی بنگال بن گئے۔ تقسیم بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں پر مختلف اثرات مرتب ہوئے۔ مسلمان اس تقسیم سے بڑے خوش تھے کیونکہ مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی، جو ایک نیا صوبہ بن گیا لیکن ہندو اس تقسیم سے ناخوش تھے۔ وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخی کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ انھوں نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی، انگریزی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا گیا، ٹیکسوں کی

ادائیگیاں روک دی گئیں اور بالآخر تشدد پر اتر آئے۔ ان حالات میں آخر کار انگریز حکومت نے گھٹنے ٹیک دیے اور 1911ء میں بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی گئی۔ اس منسوخی سے مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا۔

سوال 4: مسلمانوں کے شملہ وفد کی کامیابی اور مسلم لیگ کے قیام پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1- شملہ وفد 1906ء: (Simla Deputation 1906)

سر آغا خان

تقسیم بنگال پر ہندوؤں کے رویے کے پیش نظر مسلمانوں نے اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک نئے راستے کا انتخاب کیا۔ یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد سر آغا خان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے شملہ میں ملا جس میں مسلمانوں نے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کیا۔ شملہ وفد میں مسلمانوں کو وائسرائے کی طرف سے مثبت جواب ملا۔ 1909ء میں مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق بھی دے دیا گیا۔

2- مسلم لیگ کا قیام 1906ء: (Establishment of Muslim League 1906)

شملہ وفد کے وقت مسلمانوں کی کوئی سیاسی جماعت نہ تھی۔ اس واقعہ کے بعد مسلمانوں نے شدت سے ایک سیاسی جماعت کی ضرورت محسوس کی جو مسلم لیگ کی صورت میں 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں قائم ہوئی۔

(i) مسلم لیگ کے قیام کے محرکات:

مسلم لیگ کے قیام کے اہم محرکات یہ تھے:

(1) تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردعمل
(2) انگریزوں کا رویہ
(3) مسلمانوں کا احساس محرومی
(4) مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا

ان محرکات کی وجہ سے مسلمان، جو انگریز اور ہندو تعاون کی وجہ سے دب گئے تھے، متحرک ہوئے اور ایک مشترکہ سوچ کے دائرے میں آ گئے۔ مسلمان لیڈر اکٹھے ہو کر وائسرائے ہند سے ملنے شملہ گئے اور واپس آ کر اپنے آپ کو سیاسی طور پر منظم کر لیا۔

(ii) مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد:

مسلم لیگ کے قیام کے چیدہ چیدہ مقاصد درج ذیل تھے:

(1) مسلمانوں میں برطانوی حکومت کے لیے وفادارانہ جذبات پیدا کرنا اور حکومت کی کارروائیوں کے بارے میں ان کے شکوک و شبہات کو دور کرنا۔
(2) مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔
(3) مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلقات استوار کرنا۔

سوال 5: منٹو مارلے اصلاحات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: منٹو مارلے اصلاحات 1909ء: (Minto-Morley Reforms 1909)

1905ء میں تقسیم بنگال کی وجہ سے ملک میں سیاسی بے چینی بڑھ گئی تھی۔ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے بیزار ہوتے جا رہے

تھے۔ حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے وزیرِ ہند مسٹر مارلے اور گورنر جنرل لارڈ منٹو نے مل کر ہندوستان کے لیے کچھ اصلاحات مرتب کیں۔ برطانوی پارلیمنٹ نے ان اصلاحات کے بل کو انڈین کونسلز ایکٹ 1909ء کے نام سے پاس کیا۔ عام طور پر ان اصلاحات کو "منٹو مارلے اصلاحات" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان اصلاحات کے تحت مرکزی اور صوبائی قانون ساز کونسلوں میں توسیع کر دی گئی اور ان کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ جداگانہ انتخاب کا طریقہ رائج کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی۔ مسلم لیگ نے جداگانہ طریقہ انتخاب کے نفاذ کا خیر مقدم کیا اور اسے اپنی کامیابی قرار دیا۔ یہ مطالبہ شملہ وفد کے ممبران مسلمانوں نے تین سال قبل یعنی 1906ء میں لارڈ منٹو سے ملاقات کے دوران کیا تھا۔

سوال 6: میثاقِ لکھنؤ کب اور کن کے درمیان طے پایا؟ نیز نہرو رپورٹ نے معاہدہ لکھنؤ پر کیا اثر مرتب کیا؟

جواب: میثاقِ لکھنؤ 1916ء (Lucknow Pact 1916):

1916ء میں لکھنؤ میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے "میثاقِ لکھنؤ" کا نام دیا گیا۔ اس معاہدہ میں پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا گیا اور جداگانہ انتخابات کے مطالبے کو تسلیم کیا گیا۔ قبل ازیں 1909ء میں منٹو مارلے اصلاحات میں اس مطالبے کو حکومت پہلے ہی تسلیم کر چکی تھی۔ میثاقِ لکھنؤ کی بدولت قائدِ اعظم کو "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا۔

نہرو رپورٹ 1928ء (Nehru Report 1928):

1928ء کی نہرو رپورٹ نے مسلمانوں کے ساتھ ماضی میں کیے گئے معاہدہ لکھنؤ پر پانی پھیر دیا اور جداگانہ انتخابات کے اصول کو رد کرتے ہوئے ان تمام تحفظات کو ماننے سے انکار کر دیا جو مسلمان اپنی ترقی اور بقا کے لیے لازمی سمجھتے تھے۔ نہرو رپورٹ کی وجہ سے دونوں قوموں کے مابین تعلقات خراب ہو گئے۔

سوال 7: تحریکِ خلافت، تحریکِ عدمِ تعاون اور تحریکِ ہجرت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1- تحریکِ خلافت 1919ء (Khilafat Movement 1919):

1914ء میں شروع ہونے والی پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ جنگ میں جرمنی اور اس کے حلیفوں کو شکست ہوئی۔ جنگ کے خاتمہ پر انگریزوں نے اپنے حلیفوں کو ساتھ ملا کر ترکی کو سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین اور اردن کے علاقوں سے محروم کر دیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ اس طرح ترکی کی خلافت کو بچانے کے لیے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریکِ خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کے مقاصد درج ذیل تھے:

(i) ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔ (ii) مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔

(iii) ترکی کی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

2- تحریکِ عدمِ تعاون 1920ء (Non-Cooperation Movement 1920):

اس تحریک کے اہم مقاصد حسبِ ذیل تھے:

(i) حکومت کے ساتھ عدمِ تعاون (ii) سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنا

(iii) فوج میں مسلمانوں کا بھرتی نہ ہونا (iv) انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ

(v) عدالتی بائیکاٹ (vi) بچوں کوسکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا
(vii) انگریزوں کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا

-3 تحریکِ ہجرت 1920ء (Hijrat Movement 1920):

1920ء میں چند علماء کرام نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں دارالسلام میں ہجرت کر جانی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت کر گئے۔ افغانستان نے ان کو اپنے ملک میں داخلے کی اجازت نہ دی اور انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اپنے ملک واپس چلے جائیں۔ جب یہ لٹے پٹے مسلمان واپس آئے تو بربادی کے سوا ان کے لیے کچھ نہ تھا۔ مصطفیٰ کمال اتاترک (جدید ترکی کے بانی) نے ترکی میں خلافت کا خاتمہ کر دیا اور یہ تحریک ختم ہوگئی۔

سوال 8: قائداعظمؒ کے چودہ نکات لکھیں۔

جواب: قائداعظمؒ کے چودہ نکات 1929ء (Fourteen Points of the Quaid-e-Azam 1929):

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے نہرو رپورٹ کو ماننے سے انکار کر دیا۔ اس کے جواب میں آپ نے 1929ء میں چودہ نکات پر مشتمل درج ذیل رہنما اصول پیش کیے:

-1 آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔
-2 تمام صوبوں کو ایک ہی اصول پر داخلی خود مختاری دی جائے۔
-3 صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔
-4 مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔
-5 جداگانہ انتخابات کا اصول ہر فرقہ پر لاگو ہونا چاہیے البتہ اگر کوئی فرقہ چاہے تو اپنے مرضی سے مخلوط طریقہ انتخاب قبول کر سکتا ہے۔
-6 صوبوں کی حدود میں کوئی ایسی تبدیلی نہ کی جائے جس سے پنجاب، بنگال اور شمال مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا) کی مسلمان اکثریت متاثر ہوتی ہو۔
-7 تمام لوگوں کو یکساں مذہبی آزادی دی جائے۔
-8 اگر کوئی مسودہ قانون کسی خاص فرقے سے متعلق ہو اور اس فرقے کے تین چوتھائی اراکین اس مسودہ کے خلاف رائے دیں تو اسے نامنظور سمجھا جائے۔
-9 سندھ کو بمبئی (ممبئی) سے الگ کر کے ایک صوبہ بنا دیا جائے۔
-10 بلوچستان اور شمال مغربی سرحدی صوبہ میں دیگر صوبوں کی مانند اصلاحات نافذ کی جائیں۔
-11 سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو ان کی اہلیت اور تناسب کے لحاظ سے حصہ دیا جائے۔
-12 مسلمانوں کو مذہبی اور ثقافتی تحفظ دیا جائے۔
-13 صوبائی اور مرکزی وزارتوں میں مسلمانوں کو کم از کم ایک تہائی نمائندگی دی جائے۔
-14 آئین میں صوبوں کی مرضی کے بغیر کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

اہمیت:

قائداعظم محمد علی جناحؒ کے چودہ نکات کا تجزیہ کیا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قائداعظمؒ نے نہ صرف مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی ترجمانی کی بلکہ ہندوستان میں دستوری اصلاحات کا بنیادی ڈھانچہ بھی مہیا کر دیا۔

سوال 9: علامہ محمد اقبالؒ کے خطبہ الٰہ آباد پر نوٹ لکھیں۔

جواب: علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد 1930ء:(Allama Iqbal's Allahabad Address 1930)

علامہ محمد اقبالؒ

مسلمانانِ برصغیر کی یہ خواہش تھی کہ ان کا الگ تشخص تسلیم کیا جائے۔ اس سلسلے کی کڑی علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد (1930ء) ہے۔ مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے مذہبی، سیاسی اور معاشرتی حقوق کو سلب کر لیا جائے لہٰذا مسلمانوں نے اپنے لیے الگ ملک کا مطالبہ کر دیا جس کو علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے خطبہ میں اس طرح پیش کیا:

''میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر رہ کر آزادی حاصل کرے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔''

قائداعظمؒ کی خواہش تھی کی مسلمان برصغیر میں ایک قوت بن کر ابھریں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے اس تصور کو آگے بڑھاتے ہوئے خطبہ الٰہ آباد میں الگ ریاست کا تصور دیا۔ 1933ء میں چودھری رحمت علیؒ نے علامہ محمد اقبالؒ کے اس تصور کو ''پاکستان'' کا نام دیا۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> پہلی گول میز کانفرنس 1930ء، دوسری 1931 اور تیسری 1932 میں لندن میں منعقد ہوئی۔

سوال 10: 1935ء کے آئین اور صوبائی خودمختاری پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1935ء کا آئین اور صوبائی خودمختاری:(Act 1935 and Provincial Autonomy)

1935ء میں برطانوی حکومت نے برصغیر میں ایک نیا آئین متعارف کرایا جس میں صوبائی خودمختاری کو اولیت دی گئی۔

1937ء کے انتخابات میں کانگریس کی اکثریت اور مسلمانوں پر مظالم:

1935ء کے آئین کے تحت 1937ء میں انتخابات کرائے گئے جس میں کانگریس نے واضح اکثریت حاصل کرنے کے بعد مسلمانوں کی الگ شناخت ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔ ہندوؤں نے اس سلسلہ میں مسلمانوں پر مذہبی پابندیاں لگانے کی کوششیں کیں۔ مسجدوں کے باہر شور وغل کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ سکولوں میں اردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کا کہا جانے لگا۔ مسلمانوں کو اُن کے خلاف نفرت پر مبنی بندے ماترم کا ترانہ گانے کے لیے مجبور کیا گیا۔ اس رویے کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں میں الگ ملک کے مطالبے کا جذبہ اور بڑھ گیا۔

یوم نجات:

1939ء میں جب کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تو قائداعظمؒ اور مسلم لیگ کی اپیل پر مسلمانوں نے 22دسمبر 1939ء کو یوم نجات (Day of Deliverance) منایا۔

سوال 11: قرارداد لاہور پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: قرارداد لاہور 1940ء: (Lahore Resolution 1940)

یہ قرارداد مسلم لیگ کے ستائیسویں سالانہ اجلاس میں قائداعظمؒ کی صدارت میں 23مارچ 1940ء کو پیش ہوئی اور شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے پیش کی۔ قائداعظمؒ نے اپنی صدارتی تقریر میں مسلمانوں کے سیاسی مسائل اور دوقومی نظریہ پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔

قرارداد کا متن:

قرار پایا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی متفقہ رائے ہے کہ کوئی آئینی منصوبہ اس ملک میں قابل عمل اور مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جب تک مندرجہ ذیل بنیادی اصولوں کی روشنی میں تیار نہ کیا جائے یعنی جغرافیائی طور پر جڑی ہوئی وحدتوں کی حد بندی ایسے خطوں میں کی جائے (علاقوں میں مناسب ردوبدل کے ساتھ) کہ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں مثلاً ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے۔ ان کی تشکیل اس طرح آزاد ریاستوں کی شکل میں کی جائے کہ اس میں شامل ہونے والی وحدتیں خودمختار ہوں اور انھیں مکمل اقتدار حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ان وحدتوں اور خطوں میں اقلیتوں کے حقوق کا خیال رکھا جائے او وہ علاقے جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں بھی اُن کے حقوق اور مفادات کا مناسب تحفظ کیا جائے۔

مینار پاکستان، جہاں قرارداد لاہور منظور ہوئی

گاندھی اور ہندوؤں نے اس قرارداد کی مخالفت کی۔ برطانوی پریس نے اس قرارداد کو جناحؒ کا پاکستان قرار دے دیا۔ اس قرارداد کے صرف سات سال بعد مسلمانانِ برصغیر نے اپنی جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان بنالیا۔
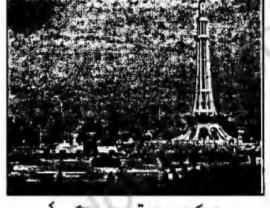
سوال 12: کرپس مشن پر نوٹ لکھیں۔

جواب: کرپس مشن 1942ء: (Cripps Mission 1942)

دوسری جنگ عظیم (1939-45ء) کے دوران 1942ء میں حکومت برطانیہ نے سر سٹیفورڈ کرپس کو ہندوستان بھیجا۔ جس نے تمام سیاسی پارٹیوں کو چند نکات پر متفق کرنے کی کوششیں کیں مگر ناکام رہا۔

کرپس مشن کی تجاویز:

کرپس مشن نے درج ذیل تجاویز پیش کیں۔

1- جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

-2 دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔

-3 آئین سازی کے لیے ایک مرکزی اسمبلی منتخب کی جائے گی جس کے چناؤ کا اختیار صوبائی قانون ساز اسمبلیوں کے ارکان کو حاصل ہوگا۔ آئین مکمل ہو گیا تو اسے ہر صوبے کی توثیق کے لیے بھیجا جائے گا۔ جو صوبے آئین کو پسند نہیں کریں گے وہ با اختیار ہوں گے کہ مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی آزاد حیثیت قائم کر لیں۔

-4 اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب اقدام اٹھائے جائیں گے۔

سر سٹیفورڈ کرپس کی یہ تجاویز مسلم لیگ اور کانگریس کے علاوہ دوسری سیاسی جماعتوں نے بھی مسترد کر دیں۔ مسلمانوں کا مطالبہ صرف علیحدہ مملکت کا حصول رہا جس کو کانگریس ماننے کے لیے تیار نہ تھی جس کے لیے مسلمانوں کو اپنی جدوجہد تیز کرنی پڑی۔ 1945ء میں ویول پلان پیش ہوا جس کے خلاف قائداعظمؒ چٹان بن گئے۔ قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کو مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ثابت کرنے کی کوشش کی جسے کانگریس نے ماننے سے انکار کر دیا۔

سوال 13: شملہ کانفرنس اور انتخابات 46-1945ء پر روشنی ڈالیں۔

جواب: شملہ کانفرنس اور انتخابات:(Simla Conference and Election)

جب 1945ء میں برطانیہ کو اس بات کا یقین ہو گیا کہ وہ جنگ میں فتح حاصل کرے گا تو وائسرائے لارڈ ویول نے اعلان کیا کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں تمام تر ہندوستانی اراکین شامل ہوں گے۔ اس میں تمام تر سیاسی جماعتوں کو آبادی کے تناسب سے نمائندگی ملے گی یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں کی تعداد برابر ہوگی۔ 1945ء میں ان تجاویز پر غور کرنے کے لیے شملہ کے مقام پر کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل کرنے کی تجویز تھی جبکہ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلم نمائندہ نامزد کرے گی۔ قائداعظمؒ نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد کرے گی کیونکہ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہی ہے۔ اسی نکتہ پر شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

جب شملہ کانفرنس میں اس بات کا فیصلہ نہ ہوا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے تو اس بات کا فیصلہ 46-1945ء کے انتخابات میں ہوا۔ مسلم لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی اور مسلمانوں کے لیے مخصوص نشستوں پر مکمل کامیابی حاصل کر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> شملہ بھارت کی ریاست ہما چل پردیش کا ایک تفریحی مقام ہے۔

سوال 14: کابینہ مشن پلان 1946ء پر نوٹ لکھیں۔

جواب: کابینہ مشن پلان 1946ء(Cabinet Mission Plan 1946)

1945ء میں انگلستان میں لیبر پارٹی کی حکومت آئی۔ برطانوی حکومت نے ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سیاسی بے چینی کے پیش نظر کابینہ مشن بھیجا جو کہ تین ارکان پر مشتمل تھا۔ اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے، ایک ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے اور دوسری مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن انتخابات نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔

کابینہ مشن کے ارکان نے تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں سے ملاقات کی مگر کسی نتیجہ پر نہ پہنچ سکے۔16 مئی 1946ء کو ان اراکین نے ایک منصوبے کا اعلان کیا جس کے نمایاں پہلو مندرجہ ذیل ہیں:

1- برصغیر میں یونین قائم کی جائے گی جو امور خارجہ، دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔
2- مرکزی امور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گے۔
3- صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔
4- ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ کثرت رائے سے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکیں۔

سوال15: مسلم لیگ نے یوم راست اقدام منانے کا فیصلہ کیوں کیا؟ نیز عبوری حکومت کے قیام پر روشنی ڈالیں۔

جواب: یوم راست اقدام:(Direct Action Day)

16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر یوم راست اقدام منانے کا فیصلہ کیا کیونکہ ہندو انگریزوں کے بعد برصغیر پر حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔اس روز برصغیر میں جگہ جگہ جلسے کیے گئے جس میں کانگریس کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

عبوری حکومت کا قیام:(Interim Governmnet)

ستمبر 1946ء میں وائسرائے نے کانگریس کو عبوری حکومت قائم کرنے کو کہا۔ ان حالات میں مسلم لیگ نے میدان خالی چھوڑنے کے بجائے عبوری حکومت میں شامل ہونے کا ارادہ کیا اور عبوری حکومت کے لیے پانچ مسلم لیگی ارکان کے نام تجویز کیے، جن میں لیاقت علی خان، آئی آئی چندریگر، سردار عبدالرب نشتر، راجہ غضنفر علی خان اور اقلیتی رکن جوگندر ناتھ منڈل شامل تھے۔عبوری حکومت کانگریس اور مسلم لیگ کے اختلافات کی وجہ سے مؤثر انداز میں کام نہ کر پائی۔

قائداعظمؒ اور لیاقت علی خان

ان حالات میں مسلم لیگ کا دوقومی نظریے کی بنیاد پر الگ وطن کا مطالبہ زور پکڑتا گیا۔وزیراعظم برطانیہ نے 20 فروری 1947ء کو اعلان کیا کہ حکومت جون 1948ء تک اقتدار منتخب نمائندوں کے حوالے کردے گی۔اس طرح پاکستان کا قیام قریب سے قریب تر ہوتا چلا گیا۔

سوال16: 3 جون 1947ء کا منصوبہ اور قانون آزادی ہند 1947ء کیا تھا؟

جواب: 3 جون 1947ء کا منصوبہ:(3rd June 1947 Plan)

3 جون 1947ء کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اگست 1947ء تک اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کر دیا جائیگا۔3 جون 1947ء کے منصوبے میں ایک شق یہ بھی تھی کہ پنجاب اور بنگال کی اسمبلیوں کے ہندو اور مسلمان اراکین کے الگ الگ اجلاس ہوں گے۔یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ان صوبوں کو تقسیم کر دیا جائے اور صوبوں کی حد بندی ایک کمیشن کرے گا۔

سندھ اسمبلی کثرت رائے سے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کرے گی۔صوبہ سرحد اور سلہٹ کے عوام پاکستان یا بھارت میں شمولیت کا فیصلہ استصواب رائے کے ذریعے کریں گے جبکہ بلوچستان کا فیصلہ شاہی جرگہ کرے گا۔سندھ اسمبلی نے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

قانون آزادی ہند 1947ء:(Indian Independence Act 1947)

3 جون کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے برطانوی پارلیمنٹ نے 18 جولائی 1947ء کو قانون آزادی ہند منظور کیا۔ ہندوستان کو دو ریاستوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا۔

سوال 17: ریڈکلف ایوارڈ پر نوٹ لکھیں۔ نیز پاکستان کب دنیا کے نقشے پر ابھرا؟

جواب: ریڈکلف ایوارڈ:(Radcliffe Award)

پنجاب اور بنگال کے علاقوں کی تقسیم کا فیصلہ ہونے لگا تو برطانوی حکومت نے سر ریڈکلف کی سربراہی میں ایک حد بندی کمیشن قائم کیا۔ جس میں پنجاب کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد جبکہ بھارت کے نمائندے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔ یہ سب حضرات ہائیکورٹ کے جج تھے۔

بنگال کی حد بندی کے لیے پاکستان کی طرف سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور ایس۔ اے رحمان جبکہ بھارت کی طرف سی۔ سی بسواس اور بی۔ کے مکر جی تھے۔ تقسیم کے وقت وائسرائے اور ان کے عملے نے کانگریس سے گٹھ جوڑ کر کے حد بندی کا فیصلہ کر لیا اور ریڈکلف کو دستخط کرنے والی مشین کے طور پر استعمال کیا گیا۔ تقسیم میں ریڈکلف نے مشرقی پنجاب کے مسلم اکثریت کے کئی علاقے بھارت میں شامل کر کے ایک طرف پاکستان کو ستلج، بیاس اور راوی کے پانی سے محروم کر دیا جبکہ دوسری جانب بھارت کی سرحد کو کشمیر کے ساتھ ملا دیا۔ گورداسپور کے راستے بھارت نے کشمیر پر قبضہ کر لیا۔ اس طرح کشمیر کا مسئلہ پیدا ہوا جو آج تک حل نہیں ہو سکا۔ ریڈکلف کی ناقص منصوبہ بندی کے باعث پاکستان کو کئی مسائل سے دوچار ہونا پڑا۔

صبح آزادی:(Dawn of Freedom)

آزادی کا تصور قوموں کی زندگی میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ 14 اگست 1947ء 27 رمضان المبارک کو پاکستان دنیا کے نقشے پر ابھرا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔

سوال 18: قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار کو بیان کریں۔

جواب: قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار:

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ سیاست میں آپ کی دلچسپی اس وقت شروع ہوئی جب آپ انگلستان میں تھے۔ آپ پہلے کانگریس میں شامل ہوئے۔ اُس وقت وہ ہندو مسلم اتحاد کے زبردست حامی تھے۔ آپ کو ہندو مسلم اتحاد کا سفیر بھی کہا جاتا تھا۔

1- منٹو مارلے اصلاحات:

1909ء میں ہندوستان میں "منٹو مارلے اصلاحات" کا نفاذ ہوا۔ وائسرائے ہند کی کونسل کے ارکان کی تعداد بھی سولہ سے بڑھ کر اٹھائیس کر دی گئی۔ ممبئی کے مسلمانوں نے اس کے لیے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا نمائندہ منتخب کیا۔

2- مسلم لیگ میں شمولیت:

1913ء میں آپ مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور اپنی صلاحیتوں سے مسلم لیگ کو مضبوط و منظم کیا۔ آپ کی مدبرانہ سیاست نے

برطانوی راج کی جڑیں ہلا کر رکھ دیں۔ کانگریس کی مسلم دشمن پالیسیوں کے باعث 1920ء میں کانگریس چھوڑ دی۔

3- ہندو مسلم اتحاد کے سفیر:

قائداعظمؒ کی کوششوں سے دسمبر 1916ء میں مسلم لیگ اور کانگریس لکھنؤ میں ایک ساتھ اپنے اپنے سالانہ جلسے کرنے پر رضامند ہو گئیں۔ مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔ انھوں نے اپنے خطبے میں فرمایا "ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سلوک کے آرزومند ہیں"۔ اس مقام پر دونوں سیاسی جماعتوں نے ایک تاریخی معاہدہ کیا جسے "میثاق لکھنؤ" کہتے ہیں۔ اسی مقام پر انھیں 'ہندو مسلم اتحاد کے سفیر' کے لقب سے نوازا گیا۔

4- رولٹ ایکٹ کی مخالفت:

1919ء میں حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسودہ قانون کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔ اس موقع پر انھوں نے فرمایا: "میں محسوس کرتا ہوں کہ جو حکومت زمانہ امن میں ایسا قانون منظور کرتی ہے وہ مہذب حکومت کہلانے کا کوئی حق نہیں رکھتی تاہم مجھے امید ہے کہ وزیر امور ہند تاجدار برطانیہ کو یہ مشورہ دیں گے کہ وہ اس کالے قانون کو مسترد کر دے"۔

5- نہرو رپورٹ کا جواب:

1929ء میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے نہرو رپورٹ کے جواب میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے۔

6- گول میز کانفرنسیں:

تین گول میز کانفرنسیں 1930ء سے 1932ء تک لندن میں ہوئیں۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی دو کانفرنسوں میں شرکت کی۔ یہ کانفرنسیں ناکام ہو گئیں۔

7- گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ:

حکومت برطانیہ نے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء منظور کیا۔ مگر کانگریس اور مسلم لیگ دونوں جماعتوں نے ہی اسے ناپسند کیا۔ تاہم اس کے صوبائی حصہ کو قائداعظمؒ کی تحریک پر قبول کر لیا گیا۔ 37-1936 کے عام انتخابات میں دونوں جماعتوں نے حصہ لیا۔

8- مسلم لیگ کی صدارت:

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے سرکردہ مسلم لیگی رہنماؤں کے کہنے پر قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ 1934ء میں انگلستان سے وطن واپس آ گئے۔ ان کو مسلم لیگ کی صدارت سونپ دی گئی۔ آپ نے دن رات ایک کر کے مسلمانوں کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کیا۔

-9 قراردادلاہور:

1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے مسلمانوں نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک الگ خطہ کی ضرورت ہے جس میں وہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔اس جلسہ کی صدارت قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔

-10 قائداعظمؒ کی قیادت میں مسلم لیگ کی کامیابی:

مسلم لیگ نے 46-1945ء کے انتخابات میں شاندار کامیابی حاصل کر کے انگریزوں اور ہندوؤں پر واضح کر دیا کہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت مسلم لیگ ہے اور پورے ہندوستان کے مسلمانوں کی نمائندگی کر رہی ہے۔ان انتخابات میں آپ کی قیادت میں مسلم لیگ نے مرکز میں 100 فیصد اور صوبائی اسمبلیوں میں 90 فیصد کامیابی حاصل کی۔

-11 کابینہ مشن تجاویز کی مخالفت:

آپ نے کابینہ مشن کی تجاویز کا، جن کے تحت انگریز کانگریس کو حکومت دینا چاہتے تھے، ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہندوؤں کی ہر چال کو ناکام بنا دیا۔اس مشن کو بالآخر تسلیم کرنا پڑا کہ مسلم لیگ کو کسی طور بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔

-12 پاکستان کا قیام:

14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔15 اگست 1947ء کو قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس نئی اسلامی خودمختار ریاست کے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

-13 قیامِ پاکستان کے بعد فرائض کی مسلسل ادائیگی:

قیامِ پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی صحت خراب ہو گئی تھی۔لیکن اس کے باوجود دن رات اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔اُن کو آرام کا ہرگز موقع نہ ملا جس کی وجہ سے ان کی طبیعت اور زیادہ خراب ہو گئی۔جولائی 1948ء میں بیماری نے شدت اختیار کر لی۔آخرکار 11 ستمبر 1948ء کو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> 1948ء میں پہلی عرب اسرائیل جنگ ہوئی اور 1948ء میں ایک ہندو انتہا پسند کے ہاتھوں گاندھی کا قتل ہوا۔

سوال19: قیامِ پاکستان کے وقت حکومتی امور چلانے کے لیے کس آئین کو اپنایا گیا؟

جواب: ریاست کا استحکام اور آئین کی تیاری 56-1947ء:

(Consolidation of the State and making of Constitution, 1947-56)

پاکستان کو آغاز ہی میں آئین سازی کی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔قیامِ پاکستان کے وقت حکومتی امور کو چلانے کے لیے کوئی آئین موجود نہ تھا لہٰذا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء ہی کو بعض ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا۔چونکہ یہ آئین نئی مملکت کے تقاضوں اور امنگوں کے مطابق نہ تھا اس لیے اس کی جگہ قومی احساسات سے ہم آہنگ آئین بنایا گیا، جس کے تحت وفاقی نظام رائج کیا گیا۔10 اگست، 1947ء کو عبوری آئین کے تحت آئین ساز اسمبلی کا اجلاس بلایا گیا یہ اسمبلی آئین سازی کے علاوہ مرکزی پارلیمنٹ کا کردار بھی ادا کر رہی تھی۔

سوال20: قیام پاکستان کے بعد پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

جواب: ابتدائی مسائل:(Early Problems)

پاکستان کو معرضِ وجود میں آتے ہی بے شمار مسائل کا سامنا کرنا پڑا جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1- ریڈکلف ایوارڈ(Radcliffe Award)

ہجرت کا ایک منظر

قیام پاکستان کے اعلان کے بعد دونوں ممالک کی سرحدوں کے تعین کے لیے وائسرائے نے 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے۔ ایک انگریز قانون دان مسٹر ریڈکلف کو دونوں کمیشنوں کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ اختلافات کی صورت میں اسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔ ریڈکلف ایوارڈ میں سرحدوں کے بارے میں جو اعلان کیا گیا تھا وہ انصاف کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتا تھا۔ پاکستان سے ملے ہوئے مسلم اکثریتی علاقے بھارت کے حوالے کر دیے گئے۔ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا، جو آج تک حل نہ ہو سکا۔

2- مہاجرین کی آبادکاری:(Settlement of Migrants)

قیام پاکستان کے بعد ہندو مسلم فسادات نے نئی مملکت کے مسائل میں مزید اضافہ کر دیا۔ بھارت میں پُر امن آباد مسلمانوں کی بستیاں جلا کر راکھ کر دی گئیں۔ قتل و غارت کا بازار گرم کیا گیا اور زبردستی مسلمانوں کو پاکستان میں دھکیل دیا گیا۔ یہ مہاجرین اس حال میں پاکستان آئے کہ نئی مملکت کو ان کی بحالی اور آبادکاری میں خاصی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ بے حال لاکھوں لوگ بہت سی مشکلات برداشت کر کے پاکستان آئے۔ مہاجرین میں زخمی اور بیمار بھی تھے جن کو مہاجر کیمپوں میں رکھا گیا جہاں ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی۔ علاج معالجے کی ناکافی سہولتوں کی وجہ سے بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اگرچہ یہ نئی مملکت کے لیے ایک زبردست آزمائش تھی مگر مسلمانوں نے دل کھول کر اپنے مہاجر بھائیوں کی مالی امداد کی۔ انھیں کھانا اور لباس مہیا کیا۔ آخر کار یہ مشکل وقت بھی گزر گیا۔

3- انتظامی مشکلات: (Administrative Problems)

قیام پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کے لیے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں مگر گنجائش کم تھی اس لیے شہر کے مختلف حصوں میں عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔ نظم و نسق کا یہ ڈھانچہ اس لیے تباہ حال تھا کہ ماہر اور تجربہ کار عملہ موجود نہ تھا۔ سول سروس کے کل 81 مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے جن میں سے زیادہ تر کو اعلیٰ عہدوں کا کوئی تجربہ نہ تھا۔

مرکزی حکومت کا ریکارڈ اور ساز و سامان کراچی نہ پہنچ سکا کیونکہ ہندوؤں اور سکھ فسادیوں نے ریل کی پٹریاں اکھاڑ دیں۔ بھارتی فضائی کمپنیوں نے مسلمانوں کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کر دیا۔ جو سرکاری ملازمین کسی طرح پاکستان پہنچ چکے تھے ان کے لیے رہائش کا کوئی بندوبست نہ تھا۔

-4 معاشی مشکلات:(Economic Problems)

انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا۔ یہاں سے وہ اپنی فوج کے لیے جوان تو بھرتی کر کے لے جاتے تھے مگر یہاں کارخانے اور ملیں لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اس بدنیتی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کی 75 فی صد پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی مگر پٹ سن کے سارے کارخانے مغربی بنگال میں تھے اور اس پر مکمل کنٹرول ہندوؤں کا تھا۔ تقسیم کے وقت متحدہ ہندوستان میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے مگر پاکستان کے حصہ میں صرف 14 کارخانے آئے۔ بینکوں کی کل شاخیں 487 تھیں مگر پاکستان کے حصے میں 69 شاخیں آئیں۔ ان کا بھی سارا سرمایہ ہندو اپنے ساتھ لے گئے۔ دراصل کانگریس کی سازش یہ تھی کہ جب پاکستان اقتصادی طور پر تباہ ہو جائے گا تو یہ ملک چل نہ سکے گا۔

-5 فوجی اثاثوں کی تقسیم:(Distribution of Military Assets)

برصغیر کی تقسیم کے بعد فوجی اثاثوں کی تقسیم میں بھی انصاف سے کام نہ لیا گیا۔ حکومت برطانیہ نے یہ طے کیا کہ 3 جون 1947ء کے منصوبے کے مطابق بھارت اور پاکستان میں تمام فوجی اثاثے 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے تقسیم کر دیے جائیں۔ متحدہ بھارت میں 16 اسلحہ بنانیوالی فیکٹریاں کام کر رہی تھیں اور اُن میں سے ایک بھی ایسی نہیں تھی جسے پاکستان کو ملنے والے علاقوں میں بنایا گیا ہو۔ بھارتی حکومت نے اسلحہ بنانے والی کوئی بھی فیکٹری پاکستان منتقل نہ کی بلکہ اس بات پر آمادہ ہوئی کہ اس حوالے سے پاکستان کو 60 ملین روپے دیے جائیں گے تاکہ وہ اپنی اسلحہ بنانے والی فیکٹری قائم کر سکے۔

-6 زرعی مشکلات:(Agricultural Problems)

پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے، جہاں نہری آب پاشی کے بغیر زراعت ممکن نہیں۔ تقسیم ہند کے وقت دریاؤں اور نہروں پر اہم ہیڈ ورکس بھی بھارت کو دے دیے گئے جس کے نتیجے میں ہماری نہروں کا کنٹرول بھارت کے پاس چلا گیا۔ پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بھارت نے فیروز پور (دریائے ستلج) اور مادھو پور (دریائے راوی) ہیڈ ورکس سے پاکستان کو پانی کی فراہمی اپریل 1948ء میں روک دی۔ اس چال کا مقصد پاکستان کے زرعی علاقے کو بنجر کرنا اور پاکستان کو معاشی طور پر غیر مستحکم کرنا تھا۔ چنانچہ ''سندھ طاس معاہدہ'' 1960ء کے تحت دونوں ممالک کے درمیان پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوا۔ تین دریا راوی، ستلج اور بیاس بھارت کو اور دوسرے تین دریا سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کو مل گئے۔

-7 سیاسی مشکلات(Political Problems)

قیام پاکستان کے وقت پاکستان کو کئی سیاسی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ آزادی کے وقت کئی آزاد شاہی ریاستوں (Princely States) نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا ان میں مناوادر، دیر، سوات، جوناگڑھ وغیرہ شامل تھیں۔ بھارت کو ان ریاستوں کا الحاق پسند نہ آیا اور اس نے جوناگڑھ پر 9 نومبر 1947ء کو قبضہ کر لیا۔ اسی طرح ریاست کشمیر پر بھی بھارت نے 1947ء کے آخر میں قبضہ کر لیا۔ کشمیری عوام پاکستان سے الحاق کرنا چاہتے تھے۔ اس گومگو کی کیفیت میں ریاست میں تحریکِ آزادی نے زور پکڑا اور آزاد کشمیر کا علاقہ پاکستان میں شامل ہو گیا۔ بھارت نے 17 ستمبر 1948ء کو حیدر آباد دکن پر بھی قبضہ کر لیا۔

سوال21: پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے بیان کریں۔

جواب: پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور کارنامے:

(Quaid-e-Azam's Role and Achievements as First Governor General)

پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات وکارنامے درج ذیل ہیں:

1- 14 اگست 1947ء کو قائداعظم نے گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔ لیاقت علی خان پاکستان کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ نوزائیدہ مملکت کا دستوری ڈھانچہ تیار نہیں تھا۔ 1935ء کے ایکٹ میں مناسب تبدیلیاں کر کے ملک کا نظام اس کے تحت چلایا گیا۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ 13 ماہ گورنر جنرل کی حیثیت سے زندہ رہے۔ اس مدت میں آپ نے اپنی بصیرت اور قائدانہ صلاحیتوں سے اہم قومی معاملات کو سلجھایا جس سے پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہو سکا۔

2- قائداعظم محمد علی جناحؒ کی قدآور شخصیت نے آزادی کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات کو احسن طریقے سے سلجھایا۔ ہندوؤں نے پاکستان کے لیے ہر طرح سے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ جن میں اثاثہ جات کی غیر مساوی تقسیم، مہاجرین کی آبادکاری کا مسئلہ اور ان کے ساتھ ناروا سلوک کے علاوہ انتظامی ریکارڈ کی بروقت نقل وحمل شامل تھی۔

3- قائداعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا۔

4- پاکستان کا سیکرٹریٹ بنایا اور سرکاری ملازمین کو مکمل دیانتداری اور ایمانداری سے کام کرنے کی تلقین کی۔

5- آپ نے ہندوستان سے افسران کی منتقلی کے لیے خاص گاڑیاں چلوائیں۔

6- ہوائی کمپنی سے معاہدہ کیا جس سے سرکاری ملازمین کی نقل وحمل شروع ہوئی۔

7- انتظامی ڈھانچے کی بہتری کے لیے چودھری محمد علی کی سرکردگی میں کمیٹی بنائی۔

8- آپ نے سول سروسز کا اجرا کیا اور سول سروس اکیڈمی بنائی۔

9- آپ نے اکاؤنٹس اور فارن سروس کا آغاز بھی کیا۔

10- بحری و بری افواج کو بہتر حالات میں لانے کے لیے ہیڈکوارٹر بنائے گئے۔

11- اسلحہ فیکٹری کا قیام بھی آپ کے دور میں ہوا۔

12- قائداعظمؒ نے دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ خارجہ پالیسی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ ہمسایہ ممالک اور دیگر بڑے ممالک کے ساتھ تعلقات کو استوار کیا جو کہ ہماری خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد میں شامل تھا۔

13- قائداعظمؒ کی مدبرانہ شخصیت کی بدولت ہی پاکستان اقوام متحدہ کا رکن بنا۔

14- قیام پاکستان کے وقت جہاں بے شمار مسائل تھے وہاں تعلیم کے میدان میں بھی کامیابی حاصل کرنا ضروری تھی۔ قائداعظمؒ نے اس مسئلہ کی طرف خاص توجہ دی۔ آپ نے 1947ء میں پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد کرائی۔ آپ کی نظر میں تعلیم کا مقصد اخلاقیات کی تشکیل تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ پاکستان کا ہر شہری قوم کی بے لوث خدمت کرے۔ آپ نے نوجوانوں کے لیے سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔

15- قائداعظمؒ کے جسم میں جب تک جان رہی انھوں نے پاکستان کی ہر ممکن خدمت کی۔خرابی صحت کے باوجود بھی اہم فائلوں کا مطالعہ کرتے تھے۔

16- اگرچہ قائداعظمؒ کو بیماری نے بہت کمزور کر دیا تھا۔اس کے باوجود آپ کے حوصلے پست نہ ہوئے تھے۔مرض کو فرائض کے آڑے نہ آنے دیا۔اگر ہم یہ کہیں کہ قائداعظمؒ نے اپنے خون سے پاکستان کی آبیاری کی تو یہ بے جا نہ ہوگا۔

سوال 22: پہلے وزیراعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے بیان کریں۔

جواب: پہلے وزیراعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے درج ذیل ہیں:

1- ابتدائی مشکلات پر قابو پانا:

لیاقت علی خان

پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان قائداعظم محمد علی جناحؒ کے دست راست رہے۔ پنجاب میں داخل ہونے والے مہاجرین کے سیلاب کو سنبھالنا بہت مشکل مسئلہ تھا۔ قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت پر آپ نے پنجاب مہاجر کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے مہاجرین کی آبادکاری اور انھیں ضروریات زندگی کی فراہمی کے کام کی نگرانی کی۔ قیام پاکستان کے بعد بھارت میں مسلمانوں سے سخت نفرت کے باعث ہندو مسلم فسادات معمول بن چکے تھے۔آپ نے پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا اور انسانی خون بہانے کی مکروہ حرکت سے باز رہنے کی اپیل کی۔انتظامی ڈھانچے کی تشکیل، معاشی زندگی کی بحالی، بجٹ کی تیاری، کشمیر کی جنگ، داخلی انتشار پر کنٹرول اور بھارت کی سازشوں کے خلاف دفاع سمیت تمام درپیش مسائل میں قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ قوم اور حکومت کی رہنمائی کرتے تھے لیکن ان کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ داری وزیراعظم لیاقت علی خان ہی پر عائد ہوتی تھی۔

2- قائداعظم کی وفات پر ثابت قدم:

قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جب قوم کے حوصلے پست ہو رہے تھے اور بھارتی قیادت پاکستان کے خلاف مسلسل سازشیں کر رہی تھی تو ایسے حالات میں آپ ہی قوم کے ترجمان اور قائد تھے۔لیاقت علی خان کے عہد حکومت میں معاشی ترقی کے لیے بھرپور جدوجہد شروع کی گئی۔عوام کو پاکستانی مصنوعات کے فروغ کی ترغیب دی گئی۔

3- قرارداد مقاصد کی تیاری:

آپ نے 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کروائی اور نئے آئین کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی۔

4- امریکہ کا دورہ:

آپ نے 1950ء میں امریکہ کا دورہ کیا اور اپنی تقریروں میں امریکہ کے عوام اور قائدین کو قیام پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا۔آپ نے امریکی قیادت کو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔

-5 **خارجہ پالیسی:**

لیاقت علی خان کی خارجہ پالیسی میں اسلامی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم کرنے کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا تو دونوں رہنماؤں نے مشترکہ پالیسی اختیار کرنے کے لیے مذاکرات کیے۔ 1951ء کے وسط میں جب بھارتی فوجیں پاکستانی سرحد پر جمع ہوئیں تو ملک میں غیر یقینی صورتِ حال پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے قوم کا حوصلہ بلند کرنے اور اس خطرہ سے آگاہ کرنے کے لیے ملک گیر دورہ کیا۔

شہادت:

16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ میں آپ کو اُس وقت گولی مار کر شہید کر دیا گیا جب آپ ابھی خطاب کے لیے کھڑے ہی ہوئے تھے۔ اُن کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے۔ "یا اللہ! پاکستان کی حفاظت فرما"

خطاب:

قوم نے لیاقت علی خان کو ان کی عظیم خدمات پر "قائدِ ملّت" کا خطاب دیا اور کمپنی باغ کو "لیاقت باغ" کے نام سے موسوم کر کے ہمیشہ کے لیے ان کی ملی خدمات کا اعتراف کر لیا۔ آپ کو قائداعظمؒ کے مزار کے احاطہ میں دفن کیا گیا۔

سوال 23: قراردادِ مقاصد کے اہم نکات کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: قراردادِ مقاصد:(Objectives Resolution)

12 مارچ 1949ء کو اس وقت کے وزیرِاعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے قانون ساز ادارے میں ایک قرارداد پیش کی جس میں ان نکات کی نشاندہی کی گئی جن کو بنیاد بنا کر ملک کے مستقبل کا دستور بنانا تھا۔ قومی اسمبلی نے اس قرارداد کو اکثریت سے منظور کر لیا۔ اس قرارداد کو عُرفِ عام میں قراردادِ مقاصد کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ قراردادِ مقاصد کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:

-1 **اللہ تعالیٰ کی حاکمیت:(Sovereignty of Allah Almighty)**

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی وضاحت کر دی گئی کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

-2 **اسلامی اقدار کی پابندی:(Follow the Islamic Values)**

قراردادِ مقاصد میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان میں اسلامی اقدار مثلاً جمہوریت، آزادی، رواداری اور معاشرتی انصاف کو فروغ دیا جائے گا۔

-3 **اسلامی طرزِ زندگی:(Islamic Way of Life)**

مسلمانوں کو اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔

-4 **اقلیتوں کا تحفظ:(Protection of Minorities)**

پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

-5 بنیادی حقوق کی فراہمی:(Provision of Fundamental Rights)

تمام شہریوں کو کسی نسلی، معاشرتی، معاشی و مذہبی تعصب کے بغیر تمام شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

-6 وفاقی نظامِ حکومت:(Federal Form of Government)

قراردادِ مقاصد میں وضاحت کر دی گئی کہ پاکستان کا نظام وفاقی جمہوری ہوگا، جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

-7 پسماندہ علاقوں کی ترقی:(Development of Backward Areas)

قراردادِ مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ پسماندہ علاقوں کی ترقی کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے اور انھیں ترقی یافتہ علاقوں کے برابر لایا جائے گا۔

-8 عدلیہ کی آزادی:(Independence of Judiciary)

قراردادِ مقاصد میں اس بات کا اعادہ کیا گیا کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بالکل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

-9 اُردو قومی زبان:(Urdu as National Language)

اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ پاکستان کی قومی زبان اُردو ہوگی۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت:(Importance of Objectives Resolution)

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد پورے ملک میں خوشی و اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں کو اس بات کا احساس ہو گیا کہ اب دستور بنانے کا کام لوگوں کی خواہشات اور مرضی کے مطابق پورا ہو سکے گا۔

(i) قراردادِ مقاصد کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ملک میں دستور بنانے کے کام کا آغاز کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے ایک کمیٹی بنائی گئی جسے بنیادی اُصولوں کی کمیٹی کا نام دیا گیا۔

(ii) قراردادِ مقاصد نے دستور بنانے کے لیے بنیادی اُصولوں کی نشاندہی کر دی۔

(iii) قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی اور 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

سوال24: پاکستان میں دستور سازی کے مراحل بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں دستور سازی کے مراحل:

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد اس بات کا یقین تو ہو گیا کہ ملک کا دستور کن بنیادوں پر بنایا جائے گا اور اس مقصد کے لیے وفاقی اسمبلی کے ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بھی قائم کر دی گئی، مگر آزادی کے فوراً بعد ہی پاکستان ایسے بے شمار مسائل کا شکار ہو گیا کہ دستور سازی پر بھرپور توجہ نہ دی جا سکی۔ سیاسی عدم استحکام اور نااہل قیادت کی وجہ سے حکومتیں تیزی سے تبدیل ہونے لگیں۔ گورنر جنرل غلام محمد نے ان حالات کے پیشِ نظر آئین ساز اسمبلی 24 اکتوبر 1954ء کو توڑ دی اور نئی اسمبلی کے قیام کا اعلان کیا۔ دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں ایک اہم رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا، اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے وَن یونٹ کا نام دیا گیا۔ وَن یونٹ کے قیام اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا۔

نومنتخب وزیراعظم چودھری محمد علی نے دستور سازی کے کام کی طرف پوری توجہ دی اور اسے مکمل کیا۔ وفاقی اسمبلی نے نئے آئین کی منظوری دے دی۔

سوال25: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات بیان کریں۔ نیز 1956ء کا آئین کب اور کیوں منسوخ کیا گیا؟

جواب: 1956ء کے آئین کی اہم خصوصیات:(Salient Features of Constitution 1956)

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

(i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(ii) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

(iii) آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال، قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

(iv) آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

(v) اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہوگی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

(vi) 1956ء کے دستور کے مطابق اردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

(vii) 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔

آئین کی منسوخی:(Abrogation of Constitution)

1956ء کا آئین 9 سال کی انتھک محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا تھا، مگر پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاست دانوں کی باہمی چپقلش، جمہوری اداروں میں فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کے فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا من مانی نے آئین کو زیادہ دیر تک چلنے نہ دیا۔ 1956ء کا یہ آئین دو سال اور 7 ماہ تک نافذ رہا جس کے بعد اکتوبر 1958ء میں پاکستان آرمی کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے ملک کی جمہوری حکومت کو برطرف کر کے فوجی حکومت قائم کر دی اور تمام اختیارات خود سنبھال لیے۔ جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر دیا۔ تمام وفاقی وصوبائی اسمبلیاں ختم کر دیں اور خود صدر پاکستان اور چیف مارشل لاایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

سوال26: مختلف ریاستوں اور قبائلی علاقوں کے پاکستان سے الحاق پر نوٹ لکھیں۔

جواب: ریاستوں اور قبائلی علاقوں کا پاکستان سے الحاق:

(Accession of States and Tribal Areas to Pakistan)

برصغیر میں لگ بھگ 600 دیسی ریاستیں تھیں جن کو نیم خودمختاری حاصل تھی۔ 3 جون 1947ء کے منصوبہ کے اعلان کے بعد ان ریاستوں نے اپنے جغرافیائی حالات، آبادی اور مذہب کے پیش نظر پاکستان یا بھارت، کسی ایک ملک میں شامل ہونا تھا۔ ان میں سے چند ریاستوں کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

1- ریاست جموں وکشمیر: (State of Jammu & Kashmir)

ریاست جموں وکشمیر برصغیر کے انتہائی شمال میں ہے جسے براعظم ایشیا کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت ریاستوں کے حکمرانوں کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کریں۔ کشمیر میں مسلمان بھاری اکثریت میں آباد تھے جنہوں نے پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہا مگر کشمیر کا ہندو حکمران راجہ ہری سنگھ بھاگ کر بھارت چلا گیا اور کشمیری عوام کی امنگوں کے خلاف اس کا الحاق بھارت سے کر دیا۔

1948ء میں بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج کر اس پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں و کشمیر کا علاقہ بھارت سے آزاد کرالیا۔ بھارت اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔ اقوام متحدہ نے بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کرادی۔ اقوام متحدہ نے اپنی قراردادوں میں اس بات کو اکثریت سے منظور کیا کہ کشمیر کا فیصلہ رائے شماری سے کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق کیا جائے گا۔ پاکستان نے ہر موقع پر بھارت کو مذاکرات کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کی دعوت دی مگر بھارت ہر دفعہ ٹال مٹول سے کام لیتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک یہ مسئلہ حل طلب ہے۔

2- ریاست حیدر آباد دکن: (Hyderabad Deccan State)

حیدر آباد دکن موجودہ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دارالحکومت ہے۔ تقسیم برصغیر کے وقت یہاں کا حکمران نظام کہلاتا تھا۔ یہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ برطانوی ہندوستان میں یہ ایک الگ ریاست تھی اور اس کا رقبہ 86 ہزار مربع میل تھا۔ نظام اپنی ریاست کو خود مختار رکھنا چاہتا تھا لیکن 1948ء میں بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے اس ریاست پر قبضہ کرلیا۔

3- ریاست جونا گڑھ: (Junagarh State)

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان نے ریاست جونا گڑھ کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کر دیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی اس کی منظوری دے دی گئی لیکن بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جونا گڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کرلیا۔

4- ریاست مناوادر: (Manavadar State)

تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ اس نے پاکستان کے ساتھ اپنی ریاست کے الحاق کا اعلان کر دیا۔ یہ ریاست جونا گڑھ کے ساتھ واقع تھی۔ بھارتی افواج نے جونا گڑھ پر پہلے ہی قبضہ کر رکھا تھا اور اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ریاست مناوادر پر بھی قبضہ کرلیا۔

5- ریاست سوات، ریاست خیر پور اور ریاست بہاول پور:
(Swat State, Khairpur State and Bahawalpur State)

ریاست سوات، ریاست خیر پور اور ریاست بہاول پور کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہوا۔

6- قبائلی علاقے: (Tribal Areas)

قبائلی علاقہ جات 27 ہزار 220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے اعلان کے بعد قبائلی علاقہ جات چاروں

صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے اور یہ وفاق کے زیر انتظام رہے۔ 2018ء میں یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخوا میں ضم ہو گئے۔

سوال 27: جنرل ایوب خان کے مارشل لا کے اسباب کیا تھے؟ وضاحت کریں۔

جواب: ایوب خان کا دور، 1958-1969ء:(Ayub Khan Era, 1958-1969)

جنرل ایوب خان کے مارشل لا (1958ء) کے اہم اسباب درج ذیل تھے:

ایوب خان

1- سیاسی قیادت کا فقدان:(Lack of Political Leadership)

14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام عمل میں آیا مگر بدقسمتی سے قیام پاکستان کے ایک سال بعد بانی پاکستان قائداعظمؒ وفات پا گئے اور 1951ء میں قائد ملت لیاقت علی خان کو شہید کر دیا گیا۔ اس طرح آزادی کے فوراً بعد ہی نوزائیدہ ملک قائداعظمؒ اور لیاقت علی خان جیسے محب وطن، مدبر اور دور اندیش رہنماؤں سے محروم ہو گیا۔ ان قائدین کے رخصت ہو جانے کے بعد پاکستان میں اہل سیاسی قیادت کا بحران پیدا ہو گیا۔

2- انتخابات کا التوا:(Delay in Elections)

پاکستان کے سیاسی بحران کا ایک اہم سبب انتخابات کا التوا تھا۔ ابتدا میں ملک میں عام انتخابات منعقد نہ ہوئے۔ صرف صوبوں میں باری باری انتخاب کروائے گئے۔ 1956ء کا دستور منظور ہونے کے بعد یہ توقع تھی کہ ایک سال کے اندر اندر انتخابات منعقد کیے جائیں گے لیکن 1957ء میں متوقع انتخابات کو 1959ء تک ملتوی کر دیا گیا۔

3- نوکر شاہی کا کردار:(Role of Bureaucracy)

قیام پاکستان کے بعد ملک میں جمہوریت کو ناکام کرنے میں بیوروکریسی نے بھی کردار ادا کیا۔ گورنر جنرل غلام محمد، سکندر مرزا اور چودھری محمد علی کا تعلق بھی سول سروس سے تھا۔ مجموعی طور پر نوکر شاہی نے غیر ذمہ دارانہ رویے کا مظاہرہ کیا۔ سول سروس میں جو لوگ زیادہ بااثر تھے ان کے دلوں میں اقتدار کی ہوس نے جنم لیا۔ اس صورت حال نے مارشل لا کا راستہ ہموار کیا۔

4- پارلیمانی نظام کی ناکامی:(Failure of Parliamentary System)

14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔ پہلے گیارہ برسوں میں یہ نظام مکمل طور پر ناکام ہو گیا۔ پارلیمانی نظام کی ناکامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان گیارہ برسوں میں چار گورنر جنرلوں کے تحت سات وزارتیں تشکیل دی گئیں۔ ان میں مسٹر آئی آئی چندریگر کی وزارت مختصر ترین تھی جو صرف دو ماہ تک چل سکی۔ اس سیاسی عدم استحکام کے نتیجے میں ملک معاشی اور سیاسی بحران کا شکار ہوا۔ ان حالات سے مارشل لا کے نفاذ کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

5- دستور سازی میں مسلسل رکاوٹ:(Constant Hurdles in Making of Constitution)

پاکستان اور بھارت دونوں ایک ہی وقت میں آزاد ہوئے۔ بھارت نے اپنا دستور اڑھائی سال میں تیار کر لیا لیکن پاکستان کے سیاستدان اس اہم مسئلے کو لٹکاتے رہے۔ آخرکار صورت حال ایسی پیدا ہو گئی کہ مارشل لا کا نفاذ ہو گیا۔

سوال 28: بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے خدوخال بیان کریں۔

جواب: بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء:(Basic Democracies System 1959)

جنرل ایوب خان نے مارشل لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ وہ بطور وزیر دفاع امور مملکت میں حصہ لیتے رہے، اس لیے وہ ملکی سیاسی صورتحال سے آگاہ تھے۔ وہ بذات خود صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اسی احساس کے پیش نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژن کونسل شامل تھیں۔

-1 یونین کونسل/ ٹاؤن کمیٹی:(Union Council/ Town Committee)

بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔ چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ ہر یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

-2 تحصیل کونسل/ تھانہ کونسل:(Tehsil Council/Thana Council)

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی دوسری منزل تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل کہلاتی تھی۔ مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین تحصیلدار ہوتا تھا۔ تحصیل میں شامل تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین تحصیل کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔ ہر تھانہ اور تحصیل کونسل اپنی حدود میں واقع یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو بامقصد اور مربوط بناتی تھی۔

-3 ضلع کونسل:(District Council)

ضلع کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی تیسری اہم منزل تھی۔ یہ ضلع بھر کی یونین کونسلوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے منتخب چیئرمینوں، میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کے نائب صدر اور سرکاری افسروں پر مشتمل تھی۔ ہر ضلع کونسل کے نصف اراکین نامزد کردہ ہوتے تھے۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر ضلع کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔

-4 ڈویژنل کونسل:(Divisional Council)

ڈویژنل کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی آخری منزل تھی۔ ہر ڈویژنل کونسل سرکاری (نامزد کردہ) اور منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمین بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کے رکن ہوتے تھے۔ ڈویژنل کمشنر بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔ ڈویژنل کونسل اپنے ماتحت کنٹونمنٹ بورڈوں اور مقامی اداروں کی سرگرمیوں میں ربط قائم کرتی تھی۔ ڈویژن کے لیے ترقیاتی سکیمیں مرتب کرتی تھی اور حکومت کی جاری کردہ ہدایت پر عملدرآمد کرواتی تھی۔

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی اہمیت:

اس نظام کا مقصد عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل حل کرنا تھا۔ اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔

یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے تھے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔ اس نظام کے قیام سے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی گئی اور ان کی سماجی اور فلاحی بہبود کے لیے منصوبے شروع کیے گئے۔

سوال 29: مسلم عائلی قوانین 1961ء پر روشنی ڈالیں۔

جواب: مسلم عائلی قوانین 1961ء (Muslim Family Laws 1961):

جنرل ایوب خان نے 1961ء میں مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا۔ ان قوانین کے مطابق پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا گیا۔ اس کے علاوہ پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔ شادی کے لیے لڑکے کی عمر کم از کم 18 سال جبکہ لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔ طلاق کی صورت میں عدت کا عرصہ 90 دن رکھا گیا۔ ان قوانین کے تحت دادا کی وراثت میں یتیم پوتے کا حق بھی تسلیم کیا گیا۔

مسلم عائلی قوانین اپنی طرز پر پاکستان میں پہلی قانون سازی تھی۔ جس کا مطالبہ کافی عرصے سے خواتین اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی طرف سے کیا جا رہا تھا۔ اس طرح مسلم عائلی قوانین کے نفاذ سے ان لوگوں کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا گیا اور صحیح معنوں میں ایک اسلامی معاشرے کے لیے ضروری قوانین کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔

سوال 30: 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔

جواب: صدر جنرل محمد ایوب خان نے ملک کے لیے نیا آئین بنانے کے لیے ایک دستوری کمیشن قائم کیا۔ کمیشن نے اپنی سفارشات 1961ء میں صدر کو پیش کیں۔ صدر نے ان سفارشات میں اپنی مرضی کی ترامیم کے بعد پاکستان کے لیے ایک نیا آئین تیار کیا جسے 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی نمایاں خصوصیات درج ذیل تھیں:

(i) 1962ء کا آئین تحریری تھا جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔
(ii) 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔
(iii) 1962ء کے دستور کے تحت ملک میں صدارتی طرز حکومت رائج کیا گیا۔ تمام اختیارات کا منبع صدر کو بنایا گیا۔
(iv) 1962ء کے دستور میں کئی اسلامی دفعات شامل کی گئیں مثلاً: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، اقتدار اللہ تعالیٰ کی امانت اور اس کا عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے استعمال، پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان اور سربراہ ریاست کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دیا گیا۔
(v) عوام کو بہتر زندگی گزارنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کئی حقوق دیے گئے، جن کو شہریوں کے بنیادی حقوق کہتے ہیں۔
(vi) 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

1962ء کے آئین کی ناکامی (Failure of Constitution 1962):

صدر جنرل محمد ایوب خان نے تقریباً 10 سال حکومت کی اور ان کے دور میں کئی اصلاحات نافذ ہوئیں اور ملک نے صنعتی میدان میں کافی ترقی کی۔ جنرل محمد ایوب خان کی آمرانہ حکومت کے خلاف عوام نے زبردست تحریک چلائی اور حالات ان کے کنٹرول سے باہر ہونے لگے۔ آئین کی رُو سے تمام اختیارات صدر پاکستان کے پاس تھے۔ ان حالات کے پیش نظر ایک دفعہ پھر ملک میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا۔ 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے حکومت سنبھال لی اور 1962ء کے آئین کو ختم کر دیا۔

سوال31: 1965ء کے صدارتی انتخابات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: صدارتی انتخابات1965ء:(Presidential Elections 1965)

1962ء کے آئین کے تحت جنوری 1965ء میں صدارتی انتخاب ہوا جس میں امیدواروں کی تعداد چار تھی لیکن اصل مقابلہ جنرل ایوب خان اور مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح کے درمیان تھا۔ مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح دراصل جنرل ایوب خان کے قائم کردہ آمرانہ نظام کے سخت خلاف تھیں۔ آپ کو کسی عہدے یا اقتدار کا لالچ نہ تھا لیکن ملک کو آمریت سے بچانے کے لیے اور پارلیمانی جمہوری اداروں کو بحال کرنے کی غرض سے آپ نے بڑھاپے اور صحت کی کمزوری کے باوجود اس انتخاب میں حصہ لیا۔

قائدِ اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے بعد مادرِ ملت ہی ایسی شخصیت تھیں جن کو ملک میں ہر دلعزیزی اور مقبولیت حاصل تھی۔ آپ میدان میں نکلیں تو ڈھاکہ سے کراچی تک آپ کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ عوام نے 1958ء میں جس جوش و جذبے سے مارشل لا کا خیر مقدم کیا تھا اور جو اُمیدیں اُس سے وابستہ کی تھیں وہ سرد پڑ چکی تھیں۔ ان کے جوش و جذبے کا یہ عالم تھا کہ مادرِ ملت کے پنڈال میں پہنچنے سے پہلے ہی جلسہ گاہ میں لوگوں کی کثیر تعداد پہلے سے ہی موجود ہوتی تھی۔

1965ء میں BD ممبران کی تعداد 80 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ بیس ہزار کر دی گئی۔ صدر ایوب خان نے حکومت چلانے کے لیے 1960ء میں بنیادی جمہوریت کے نظام کے تحت 80 ہزار بنیادی جمہوریت کے ارکان کا انتخاب کیا اور مارشل لا کے دوران ان ارکان بنیادی جمہوریت سے اپنی صدارت کی توثیق کروائی۔ ان ارکان کی مدت 1965ء میں ختم ہو رہی تھی لہٰذا نومبر 1964ء میں ان کا دوبارہ انتخاب کروایا گیا۔ 1962ء کے آئین کے مطابق ان ارکان کو صدر، صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے انتخاب کے لیے انتخابی ادارہ کی حیثیت حاصل تھی۔ بنیادی جمہوریت کے ارکان نے ایوب خان کو اکثریت سے صدر منتخب کر لیا اور محترمہ فاطمہ جناح کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

سیاست پر انتخابات کے اثرات:(Impacts of Elections on Politics)

بنیادی جمہوریتوں کا نظام ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا۔ پاکستان کی حزبِ مخالف کی تمام سیاسی جماعتوں نے ان نام نہاد انتخابات میں ایوب خان پر دھاندلی کا الزام لگایا اور ملک میں جمہوریت کی بحالی کے لیے عوامی رابطہ مہم کا آغاز کر دیا۔ مشرقی پاکستان میں شدید احساس محرومی اور احساس عدم تحفظ نے جنم لیا۔ مشرقی پاکستان کے عوام نے اپنے چھے نکاتی مطالبے میں ایک نئے آئین کا مطالبہ کر دیا۔ جماعتی اور علاقائی عناصر کی ایک مشترکہ عوامی تحریک شروع ہو گئی۔ جنرل ایوب خان کے خلاف عوام نے بھی علم بغاوت بلند کر دیا، جس نے اُس کی حکومت کو ہلا کر رکھ دیا۔

سوال32: 1965ء کی پاک بھارت جنگ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان، بھارت جنگ1965ء:(Pakistan and India War 1965)

اسباب:

بھارت نے قیامِ پاکستان سے ہی پاکستان کو کمزور کرنے کے لیے ہر قسم کی چال چلی، کبھی سرحدی تنازعات تو کبھی پانی کی تقسیم کا مسئلہ، کبھی اثاثوں کی تقسیم میں رکاوٹ اور کبھی کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کرنا۔ ان سب واقعات کی وجہ سے تجبر

1965ء میں پاک بھارت جنگ چھڑ گئی۔

رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات 1965ء کے موسم بہار سے شروع ہو چکے تھے اور کبھی کبھی دونوں اطراف سے ایک دوسرے پر فائرنگ ہوتی رہتی تھی۔ اسی طرح کشمیر میں بھی حالات روز بروز خراب ہوتے جا رہے تھے۔ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا۔ 1965ء میں ہی ریاست جموں و کشمیر میں بھارت نے صدارتی راج نافذ کر دیا جس کا مطلب یہ تھا کہ مقبوضہ جموں و کشمیر مکمل طور پر بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔ اس پر کشمیری عوام نے اس بھارتی تسلط کے خلاف مظاہرے شروع کیے۔ ان تمام واقعات نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کو بڑھا دیا۔

جنگ کے اہم واقعات: (Main Events of War)

6 ستمبر صبح 3 بجے بھارت نے غیر اعلانیہ جنگ کا آغاز کیا اور بین الاقوامی سرحد عبور کرتے ہوئے مغربی پاکستان پر حملہ کر دیا۔ ان میں لاہور سیکٹر، رن آف کچھ، سیالکوٹ (چونڈہ) اور کشمیر وغیرہ کے محاذ شامل تھے۔

جنرل ایوب خان کا قوم سے خطاب:

اس موقع پر صدر پاکستان جنرل ایوب خان نے ریڈیو اور ٹی وی پر قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

''ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے ہیں اور پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابلِ شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے گی۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔'' پاکستان کی فوج نے جواں مردی کے ساتھ اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کا مقابلہ کیا اور پاکستان کی بہادر عوام نے اپنی فوج کا بھرپور ساتھ دیا۔ ملی نغموں نے عوام اور افواج کے جذبے کو مزید بڑھایا۔

صدر پاکستان جنرل ایوب خان قوم سے خطاب کرتے ہوئے

لاہور کا محاذ: لاہور واہگہ کے محاذ پر میجر راجہ عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، دشمن کو اپنے علاقے میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ تو پیش کر دیا مگر دشمن کو کامیاب نہ ہونے دیا اور دشمن بی۔ آر۔ بی نہر کو عبور نہ کر سکا۔ اس بہادری کے صلہ میں انہیں ''نشانِ حیدر'' سے نوازا گیا۔

میجر راجا عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر)

چونڈہ کا محاذ: چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔ ہمارے جوانوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کا راستہ روکا۔

پاک فضائیہ کے کارنامے:

ہماری فضائیہ نے بھی اپنی صلاحیت سے بڑھ کر دشمن کا مقابلہ کیا۔ صرف ابتدائی تین دنوں میں بھارتی فضائیہ کی کمر توڑ دی گئی۔ فضائی جنگ میں سکواڈرن لیڈر ایم۔ ایم عالم کا نام ہمیشہ کے لیے تاریخ میں رقم ہو گیا جس نے صرف ایک منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ

جہاز فضا میں تباہ کیے۔ ہمارے فوجی جوانوں نے جنگی تاریخ کے یادگار کارنامے سرانجام دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا جبکہ عوام کا جذبہ بھی دیکھنے کے قابل تھا۔

جنگ میں دشمن کے خلاف پاکستانی ٹینکوں کی پیش قدمی　　　1965ء کی جنگ کا ایک منظر

جنگ کے اثرات:(Impacts of War)

اس عوامی جوش وخروش کے پیش نظر پاکستان کے تین شہروں لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ کو ہلالِ استقلال سے نوازا گیا۔ اس جنگ کی بدولت پاکستان کے عوام میں قومی یکجہتی اور اتحاد کی روح پیدا ہوئی۔ پوری قوم نے اپنے ذاتی اندرونی اختلافات کو بھلا کر متحد ہو کر پورے نظم وضبط کے ساتھ حملہ آور دشمن کا مقابلہ کیا۔ صدر پاکستان کی اپیل پر پوری قوم نے دل کھول کر چندہ دیا۔ نوجوانوں نے ہسپتال جا کر اپنے زخمی فوجی بھائیوں کو خون دیا۔ اس جنگ میں برادر اسلامی ممالک نے پاکستان کا بہت ساتھ دیا۔ اس جنگ کی وجہ سے پاکستان کا دفاع مضبوط ہوا اور مسئلہ کشمیر اُجاگر ہوا۔

ہر سال 6 ستمبر کی یوم دفاع کی تقریبات، جوش وخروش اور جذبے سے منائی جاتی ہیں تاکہ ایک دفعہ پھر دشمن کو بتایا جائے کہ تمام سچے جذبے آج بھی اپنے وطن کے لیے ہیں۔ 6 ستمبر 1965ء کی صبح بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا اس حملے کے جواب میں ہماری فوج نے جس طرح وطن کا دفاع کیا، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہر کوئی اپنے اپنے انداز میں وطن عزیز کے لیے قربانی دینے کو بے قرار تھا۔ افواج کے ساتھ ساتھ 1965ء کی پاکستان، بھارت جنگ میں عوام کے جذبوں اور دعاؤں کی بدولت فتح پاکستان کا مقدر بنی۔ قومی یکجہتی، حب الوطنی اور اتحاد نے ہمارا سر پوری دنیا میں اونچا کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستان کی بہادر افواج نے بھارت کے دانت کھٹے کر دیے۔ ملک اور قوم کی حفاظت کرنے والے بہادر جوانوں کو سلام کہ جنھوں نے اپنی زندگی کی بھی پروا نہ کی اور شہادت کے اونچے مرتبے پر فائز ہو گئے۔

سوال 33: جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں معاشی ترقی کے لیے کیا اقدامات کیے گئے؟

جواب: معاشی ترقی:(Economic Development)

جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں معاشی ترقی کی اوسط سالانہ شرح 7 فیصد کے قریب تھی۔ معاشی ترقی کے لیے ایوب خان نے درج ذیل اقدامات کیے:

زرعی شعبے پر توجہ:(Focus on Agriculture Sector)

پاکستان کی معیشت کا انحصار زیادہ تر زراعت پر تھا لہٰذا ایوب خان نے زراعت کے شعبے میں مختلف اصلاحات متعارف کروائیں۔ انہوں نے بڑے جاگیرداروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔ مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی۔ زیادہ پیداوار دینے والے بیج

منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔ کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا گیا۔ زراعت کے شعبے میں ٹریکٹر، ہارویسٹر اور تھریشر کو متعارف کروایا۔ آسان شرائط پر زرعی قرضوں کا اجرا کیا تا کہ غریب کسان نئی مشینری، کھادیں اور بیج خرید سکیں۔ آب پاشی کے نظام میں بہتری کے لیے کئی نہریں، ڈیم اور بیراج بنائے۔ اس کے علاوہ ٹیوب ویل بھی لگائے گئے تا کہ کاشت کاری کے لیے پانی میسر ہو سکے۔

صنعتی شعبے پر توجہ:(Focus on Industrial Sector)

1958ء میں ایوب خان نے مارشل لا کے نفاذ کے بعد نئی صنعتی پالیسی کا اعلان کیا۔ ملک میں نئی صنعتوں کا قیام عمل میں لایا گیا جس سے عوام کو روزگار ملا۔ صنعتی برآمدات میں اضافہ ہوا۔ چھوٹی صنعتوں کو ترقی دی گئی۔ صنعت کاروں کو ٹیکسوں اور خام مال کی درآمدات پر چھوٹ دی گئی۔ ٹیکنیکل ٹریننگ کا انتظام کیا گیا۔ بیرونی سرمایہ کاروں کو ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب دینے کے لیے 1959ء میں انویسٹمنٹ پروموشن بیورو (IPB) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صنعتی شعبوں کی مدد کے لیے سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا قیام عمل میں لایا گیا۔ 1961ء میں پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا مقصد صنعتوں کی ترقی کے لیے طویل اور قلیل مدت کے لیے قرضے دینا تھا۔ پاکستان انڈسٹریل کریڈٹ اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن (PICIC) کا قیام عمل میں لایا گیا جس نے سٹیٹ بنک آف پاکستان کی مدد سے صنعتوں کی مالی مدد کی۔ ایکسپورٹ بونس سکیم کا بھی آغاز کیا گیا۔

تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بہتری:(Improvement in Education and Social Sector)

جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں تعلیمی اور سماجی شعبوں میں بھی اصلاحات لائی گئیں۔ سکولوں کے لیے نیا نصاب بنایا گیا۔ نئی درسی کتب کی چھپائی عمل میں لائی گئی۔ مختلف صوبوں میں ٹیکسٹ بک بورڈز کا قیام عمل میں لایا گیا۔ نئے سکول کھولے گئے۔ ملک میں نئے کالجوں اور یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ سماجی شعبے کی ترقی کے لیے آبادی میں اضافے کو کنٹرول کرنے کے لیے فیملی پلاننگ کا پروگرام متعارف کروایا گیا۔ جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں ملکی ترقی میں اضافہ ہوا اور آج بھی معاشی ترقی کے لحاظ سے ایوب خان کا دور مثالی دور سمجھا جاتا ہے۔

سوال 34: جنرل ایوب خان کے دور کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبوں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: جنرل ایوب خان کے دور کے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے:

(Five year Development Plans of Ayub Khan's Era)

جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں دوسرا اور تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ متعارف کرایا گیا۔

(i) دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ:(1960-1965ء)

دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور ہدف کو پورا کرنے کے لیے 23 ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ اس پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے بڑے بڑے مقاصد اور ان کے اہداف میں قومی آمدنی اور فی کس آمدنی میں اضافہ کرنا، لوگوں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنا، زرعی پیداوار اور بڑی اور اوسط درجے کی صنعتوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کی پیداوار کو بڑھانا اور برآمدات میں اضافہ کرنا وغیرہ شامل تھا۔

دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ خاصی کامیابی سے ہم کنار ہوا بلکہ کئی شعبوں میں تو ترقی مقررہ ہدف سے بھی بڑھ گئی۔ پاکستان کی معاشی منصوبہ بندی میں دوسرے پانچ سالہ منصوبے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس منصوبے کی کامیابی سے مزید حوصلہ افزائی ہوئی جو مستقبل کی منصوبہ بندی میں مدد ومعاون ثابت ہوئی۔

(ii) تیسرا پانچ سالہ منصوبہ (1965-1970ء)

دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کی کامیابی کے بعد تیسرا پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس کے اہم اہداف قومی آمدنی میں اضافہ کرنا، تمام افرادی قوت کو 1985ء تک روزگار فراہم کرنا، غیر ملکی امداد پر انحصار ختم کرنا نیز ملک کے مختلف حصوں میں فی کس آمدنی کے تفاوت کو ختم کرنا تھے۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے کل 52 ارب روپے مختص کیے گئے تھے۔ تیسرا پانچ سالہ منصوبہ پورے طور پر کامیاب نہ ہو سکا اور بیشتر شعبوں میں مقرر کردہ ہدف تک نہ جا سکا۔ دراصل نا مساعد حالات نے ابتدا ہی سے تیسرے منصوبے کو گھیر لیا۔ ابتدائی دو سالوں میں زبردست خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جس سے فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے دفاعی اخراجات بڑھ گئے جس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مجوزہ وسائل میں کمی پیدا ہو گئی۔ زرعی ترقی میں کمی ہوئی۔ مختصراً تیسرے پانچ سالہ منصوبے کو صحیح معنوں میں حقیقی وسائل اور بہتر حالات میسر نہ آ سکے جو معاشی ترقی کے پروگرام کے لیے درکار تھے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> 25 مارچ 1969ء کو جب حالات زیادہ خراب ہوئے تو جنرل ایوب خان نے استعفیٰ دے دیا۔

سوال 35: یحییٰ خان کے دور حکومت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: یحییٰ خان کا دور حکومت 1969-71ء (Yahya Khan Regime, 1969-71):

جنرل یحییٰ خان

معاہدہ تاشقند:

1965ء کے عام انتخابات میں مادر ملت فاطمہ جناح کی شکست اور تاشقند میں صدر ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان ہونے والے معاہدہ تاشقند کو پاکستانی عوام نے قبول نہ کیا جس کے نتیجے میں عوام میں صدر ایوب خان کے خلاف نفرت پیدا ہونے لگی۔ طلبہ نے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں صدر ایوب کے خلاف احتجاج شروع کر دیا۔ ایوب خان کی معاشی اصلاحات کے ثمرات عام عوام تک نہ پہنچ سکے بلکہ دولت چند ہاتھوں میں مرتکز ہو کر رہ گئی ہے۔

ذوالفقار علی بھٹو کا استعفیٰ:

صدر ایوب خان کے قریبی ساتھی اور اس وقت کے وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے معاہدہ تاشقند پر اختلافات کے باعث وزارت خارجہ سے استعفیٰ دے کر ایک نئی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی، جس میں عوام نے بھرپور شمولیت اختیار کی۔

صدر ایوب خان کا استعفیٰ:

حالات پر قابو پانے کے لیے صدر ایوب نے مارچ 1969ء میں تمام سیاسی قائدین کی ایک گول میز کانفرنس بلائی تا کہ ملک کے سیاسی مسائل کا حل نکالا جا سکے۔ لیکن یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی۔ آخر کار رائے عامہ کے دباؤ کے تحت صدر ایوب خان نے اپنے عہدے سے

استعفیٰ دے دیا۔

یحییٰ خان کا مارشل لا:

فوج کے سربراہ جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لا لگا کر حکومت سنبھال لی۔ جنرل یحییٰ خان ملک کی سیاسی صورت حال سے پوری طرح آگاہ تھے لہٰذا ملک کی باگ ڈور سیاسی قائدین کے حوالے کرنے کے لیے ملک میں 5 اکتوبر 1970ء کو عام انتخابات کا اعلان کر دیا۔ جنرل یحییٰ خان کے مارشل لا لگاتے ہی 1962ء کا آئین ختم کر دیا گیا۔ نئی حکومت کی تشکیل تک جنرل یحییٰ خان نے تمام سیاسی قائدین کی مشاورت سے ایک عبوری آئین بنایا جس کو لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا نام دیا گیا۔

سوال 36: لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا جائزہ پیش کریں۔

جواب: لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء: (Legal Framework Order 1970)

نومبر 1969ء میں عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے 30 مارچ 1970ء کو اسے حتمی شکل میں پیش کیا۔ اس لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات درج ذیل تھے:

1- مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔

2- انتخابات کے لیے عوام کو براہ راست ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ رائے دہی کے لیے 21 سال کی عمر مقرر کی گئی۔

3- صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی سیٹوں کی برابر تقسیم کو ختم کر کے تمام صوبوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں دی گئیں۔ قومی اسمبلی کی نشستوں کی کل تعداد 313 کر دی گئی۔ جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کر دی گئیں جبکہ خواتین کو جنرل نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق بھی دیا گیا۔

4- انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

5- اگر نئی قومی اسمبلی 120 دنوں کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی۔

لیگل فریم ورک آرڈر کی اہمیت:

ان تمام نکات کے علاوہ لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء میں مستقبل کے آئین کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی گئی، جس کے نکات یہ ہیں:

(i) ملک کا آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔

(ii) ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔

(iii) آئین میں اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار کو مدنظر رکھا جائے گا۔

(iv) شہری اپنے بنیادی حقوق کا آزادی سے استعمال کر سکیں گے۔

(v) عدلیہ کو انتظامیہ سے آزاد رکھا جائے گا۔

(vi) صوبوں کو خود مختاری دی جائے گی۔

(vii) صدر کے پاس اختیار ہوگا کہ آئین کو اس وقت تک منظور نہ کرے جب تک اوپر بیان کردہ نکات آئین کا حصہ نہ ہوں۔

(viii) صدر کے پاس آئین کی ترمیم کا اختیار ہوگا اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

سوال37: 1970ء کے عام انتخابات پر نوٹ لکھیں۔

جواب: 1970ء کے عام انتخابات:(General Elections of 1970)

لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کے مطابق قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کے لیے عام انتخابات ہوئے۔ یہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر پاکستان کی تاریخ میں پہلے انتخابات تھے لہٰذا عوام میں ان انتخابات کے لیے بھرپور جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ ان انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اہم سیاسی جماعتوں میں عوامی لیگ اور پاکستان پیپلز پارٹی بہت مقبول تھیں۔ پیپلز پارٹی نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا جو کہ عوام میں بہت مقبول ہوا۔

قومی اسمبلی کی نشستیں:

انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی جس نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں سے 167 نشستیں جیت لیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔ باقی تمام جماعتیں قومی اسمبلی کی صرف 37 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوسکیں۔

صوبائی اسمبلی کی نشستیں:

صوبائی اسمبلی کے نتائج بھی اس سے مختلف نہیں تھے۔ عوامی لیگ نے مشرقی پاکستان کی 300 جنرل نشستوں میں سے 288 نشستیں جیت لیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے پنجاب اور سندھ میں اکثریت حاصل کی جبکہ نیشنل عوامی پارٹی (NAP) اور جمیت علمائے اسلام (JUI) کو صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان میں اکثریت ملی۔

عوامی لیگ کی برتری:

ان انتخابات کے نتائج نے واضح کر دیا کہ عوامی لیگ مرکز میں حکومت بنائے گی۔ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت اور افسر شاہی کو تشویش لاحق ہوئی کیونکہ عوامی لیگ جس منشور کی بنیاد پر جیت کر آئی تھی وہ مغربی پاکستان کی سیاسی قیادت کے لیے قابل قبول نہ تھا۔ لہٰذا نئی حکومت کو اختیارات کی منتقلی میں تاخیر ہوئی جس کے نتیجے میں مشرقی پاکستان میں تشویش کی لہر اٹھی۔

شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ مذاکرات:

جنرل یحییٰ خان نے عوامی لیگ کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن کے ساتھ مذاکرات کیے لیکن یہ کامیاب نہ ہو سکے۔

خانہ جنگی:

اس کے بعد مشرقی پاکستان میں خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہوگئی۔ بنگالیوں نے بھارت نواز تنظیم مکتی باہنی کی مدد سے آزاد مملکت کا نعرہ لگایا۔ افواج پاکستان کو بغاوت کچلنے کے لیے مداخلت کرنا پڑی۔ اس طرح مشرقی پاکستان میں خون ریز فسادات شروع ہو گئے۔

سوال38: مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کا قیام:

(Separation of East Pakistan and Emergence of Bangladesh)

1970ء کے عام انتخابات کے بعد جب عوامی لیگ کو مشرقی پاکستان میں کامیابی ملی اور ملک کی باگ ڈور عوامی لیگ کو نہ سونپی گئی تو

پیپلز پارٹی کے رہنما ذوالفقار علی بھٹو، عوامی لیگ کے رہنما مجیب الرحمان اور چودھری فضل الٰہی

مشرقی پاکستان میں امن وامان کی صورت حال خراب ہوگئی۔ان حالات کو سنبھالنے کے لیے چیف مارشل لا ایڈمنسٹر جنرل یحییٰ خان نے وہاں پر ایمرجنسی لگا دی۔ پاک فوج نے امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانے کی کوشش کی لیکن حالات روز بروز خراب ہوتے چلے گئے کیونکہ وہاں پر مکتی باہنی نامی تنظیم فسادات پھیلانے میں مصروف تھی۔ کشیدہ حالات کے باعث لاکھوں کی تعداد میں بنگالیوں نے بھارت کی طرف ہجرت کرنا شروع کردی۔ بھارت نے بنگالیوں کی مدد کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ بھارتی فوج نے باغیوں کو اسلحہ دیا اوران کی تربیت کرنا شروع کردی، جس کی وجہ سے پاکستان اور بھارت کے مابین حالات خراب ہو گئے۔ جنرل یحییٰ خان نے فوج کے مزید دستے مشرقی پاکستان روانہ کیے جس کے نتیجے میں پاک فوج نے بیشتر علاقوں پر کنٹرول حاصل کرلیا۔ حالات کو دیکھتے ہوئے بھارت نے مشرقی پاکستان پر اپنی افواج کی مدد سے حملہ کیا۔ مشرقی پاکستان میں موجود پاک فوج نے دو ہفتوں تک بھارتی افواج کو روکے رکھا۔ جب ان کے پاس رسد ختم ہوگئی اور مغربی پاکستان سے مزید امداد نہ پہنچ سکی تو بھارت اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب ہوگیا۔ اس طرح 16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان ہم سے علیحدہ ہوگیا اور بنگلہ دیش کے نام سے علیحدہ ملک بن گیا۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور 16 دسمبر 2014ء کو وقوع پذیر ہوا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب:(Causes of Separation of East Pakistan)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی وجوہات کا مختصر جائزہ مندرجہ ذیل عوامل سے لیا جاسکتا ہے:

1- جغرافیائی فاصلہ:(Geographical Distance)

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا۔ان دونوں حصوں کے درمیان ملک بھارت تھا جو کہ قیام پاکستان کا مخالف تھا۔ ایک ہزار میل فاصلے پر واقع دونوں حصوں میں سیاسی اور ثقافتی رابطے رکھنا بہت دشوار کام تھا۔ دونوں حصوں کی ثقافت بھی ایک دوسرے سے بالکل مختلف تھی جو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا ایک سبب بنی۔

2- تجارت وملازمت پر ہندوؤں کے اثرات:
(Impacts of Hindus on Trade and Services)

مشرقی پاکستان میں تجارت و سرکاری ملازمتوں پر کافی تعداد میں ہندو چھائے ہوئے تھے اور وہ ایک خاص منصوبہ کے تحت لوگوں کے اندر علیحدگی کے جذبات کو ابھار رہے تھے۔

3- معاشی پسماندگی:(Economic Backwardness)

مشرقی پاکستان معاشی لحاظ سے پسماندہ علاقہ تھا۔ کسی بھی حکومت نے اس علاقہ کی معاشی پسماندگی کو دور کرنے کے لیے خاطر خواہ اقدامات نہ کیے۔

4- ہندو اساتذہ کا کردار:(Role of Hindu Teachers)

مشرقی پاکستان میں تعلیم کا شعبہ پوری طرح ہندوؤں کے کنٹرول میں تھا۔ انھوں نے بنگالیوں کو پاکستان کے خلاف پوری طرح تیار

کیااوران کے جذبات کوابھارا۔

-5 زبان کا مسئلہ:(Language Issue)

زبان کا مسئلہ اگر چہ 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں حل ہو گیا تھا مگر مشرقی پاکستان کے لوگوں کے اندر زبان کے حوالے سے ایک احساس محرومی پیدا ہو چکا تھا، جوان اقدامات کے باوجود بھی ختم نہ کیا جاسکا۔

-6 نمائندگی کی شرح کا مسئلہ:(Problem of Representation Ratio)

مشرقی پاکستان کی آبادی 56 فیصد تھی اور وہ آبادی کی کثرت کی وجہ سے نمائندگی کا حق چاہتے تھے۔ اگر چہ انھوں نے 1956ء اور 1962ء کے آئین میں برابری کی بنیاد پر نمائندگی قبول کر لی تھی مگر انھیں ان کے جائز حقوق نہ دیے گئے لہٰذا ان میں مایوسی پیدا ہوگئی۔

-7 بھارت کی مداخلت:(Indian Interferance)

بھارت کی مشرقی پاکستان کے معاملات میں بے جا مداخلت نے بھی حالات کو خراب کیا۔ بھارت نے مکتی باہنی کے کارکنوں کو تربیت اور امداد دینے کے علاوہ علیحدگی چاہنے والوں کی حوصلہ افزائی کی۔

-8 شیخ مجیب الرحمٰن کے چھے نکات:(Six Points of Sheikh Mujeeb-ur-Rehman)

عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کے چھے نکات نے بھی علیحدگی کو فروغ دیا۔

-9 1970ء کے عام انتخابات:(General Elections of 1970)

1970ء کے عام انتخابات نے حالات کو ایک نئی کروٹ دی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مکمل کامیابی کے بعد لوگوں نے ایک نئے انداز سے سوچنا شروع کر دیا۔

یہ سارے اسباب بنگلہ دیش کے قیام کا سبب بنے۔

مشقی سوالات

سوال 1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✔) کا نشان لگائیں۔

-1 اورنگ زیب عالمگیر نے وفات پائی:

(الف) 1707ء میں (ب) 1708ء میں (ج) 1717ء میں (د) 1718ء میں

-2 1906ء میں قائم کی گئی:

(الف) کانگریس (ب) مسلم لیگ (ج) انجمن حمایتِ اسلام (د) مجلسِ احرار

-3 پہلی جنگِ عظیم میں ترکی نے ساتھ دیا:

(الف) رُوس کا (ب) امریکا کا (ج) جرمنی کا (د) جاپان کا

4- علمانے برصغیر کو قرار دیا:

(الف) دارالحرب (ب) دارالسلام (ج) دارالامان (د) دارالسلطنت

5- نہرو رپورٹ پیش کی گئی:

(الف) 1938ء میں (ب) 1928ء میں (ج) 1918ء میں (د) 1908ء میں

6- کرپس مشن ہندوستان آیا:

(الف) 1940ء میں (ب) 1942ء میں (ج) 1944ء میں (د) 1946ء میں

7- قائداعظمؒ نے حالات کی نزاکت کو بھانپتے ہوئے فوری طور پر دارالحکومت بنایا:

(الف) اسلام آباد کو (ب) کراچی کو (ج) لاہور کو (د) فیصل آباد کو

8- جنرل ایوب خان نے ملک میں مارشل لا لگایا:

(الف) 10 اکتوبر 1956ء (ب) 7 اکتوبر 1958ء

(ج) یکم اکتوبر 1958ء (د) 27 اکتوبر 1958ء

9- 1970ء کے انتخابات میں مغربی پاکستان سے پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کی نشستیں حاصل کیں:

(الف) 37 (ب) 81 (ج) 112 (د) 160

10- بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1970ء (ب) 1971ء (ج) 1972ء (د) 1973ء

جوابات

1- 1707ء میں 2- مسلم لیگ 3- جرمنی کا 4- دارالحرب 5- 1928ء میں

6- 1942ء میں 7- کراچی کو 8- 7 اکتوبر 1958ء 9- 81 10- 1971ء

سوال 2- خالی جگہ پُر کریں۔

1- 1757ء میں بنگال کے نواب..................نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا۔

2- سرسید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت رسالہ..................کا جاری کرنا تھا۔

3- یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا ایک سیاسی وفد..................کی قیادت میں وائسرائے لارڈ منٹو سے ملا۔

4- فوج کے سربراہ..................نے 25 مارچ 1969ء کو ملک میں مارشل لا لگا کر حکومت سنبھال لی۔

5- جنرل ایوب خان نے سماجی نظام کی بہتری کے لیے 1961ء میں..................قوانین کا نفاذ کیا۔

جوابات

1- سراج الدولہ 2- اسباب بغاوت ہند 3- سر آغا خان 4- جنرل یحییٰ خان 5- مسلم عائلی

سوال3۔ کالم الف اور کالم ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
جنرل ایوب خان کے زوال کا ایک اہم سبب بنا	12 مارچ 1949ء میں	بنیادی جمہوریتوں کا نظام
قرارداد مقاصد پیش کی گئی	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے	12 مارچ 1949ء میں
حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا	بنیادی جمہوریتوں کا نظام	1919ء میں
15 اگست 1947ء کو قائداعظم نے حلف اُٹھایا	24 اکتوبر 1954ء کو	پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے
گورنر جنرل غلام محمد نے وفاقی اسمبلی توڑ دی	1919ء میں	24 اکتوبر 1954ء کو

سوال4۔ مختصر جوابات دیں۔

-1 تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد تحریر کریں۔

جواب: تحریک علی گڑھ کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کیا جائے۔ مسلمانوں کو انگریزی اور جدید علوم سیکھنے کی طرف راغب کیا جائے۔

-2 مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں کیا محرکات شامل تھے؟

جواب: مسلم لیگ کے قیام کے پس منظر میں یہ محرکات شامل تھے:

(i) تقسیم بنگال 1905ء اور ہندوؤں کا ردعمل
(ii) انگریزوں کا رویہ
(iii) مسلمانوں کا احساس محرومی
(iv) مسلمانوں کو سیاسی طور پر نظر انداز کیا جانا

-3 تحریک ہجرت کا کیا سبب تھا؟

جواب: تحریک ہجرت کا سبب یہ تھا کہ 1920ء میں چند علماء نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عملداری میں رہنا جائز نہیں۔

-4 ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ کیا تھا؟

جواب: ریڈکلف ایوارڈ کا اہم ترین فیصلہ یہ تھا کہ گورداسپور کا مسلم علاقہ بھارت کو دے کر کشمیر تک اس کی رسائی کو ممکن بنا دیا گیا۔ اس طرح مسئلہ کشمیر پیدا ہوا جو آج تک حل نہ ہو سکا۔

-5 قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں، اُن میں سے صرف تین کے نام لکھیں۔

جواب: قیام پاکستان کے بعد مسلمانوں کی مشکلات یہ تھیں:

(i) مہاجرین کی آبادکاری (ii) انتظامی مشکلات (iii) فوجی اثاثوں کی تقسیم

-6 قرارداد مقاصد کے حوالے سے حاکمیت اعلیٰ کس کے پاس ہے؟

جواب: قرارداد مقاصد کے حوالے سے حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

-7 1956ء کے آئین کی تین خصوصیات بیان کریں۔

جواب: 1956ء کے آئین کی تین خصوصیات یہ ہیں۔

(i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔ (ii) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

(iii) اُردو اور بنگالی کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

-8 بنیادی جمہوریتوں کے نظام 1959ء کا تعارف لکھیں۔

جواب: جنرل محمد ایوب خان صدارتی نظام کے حامی تھے جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہوں۔ اسی مقصد کے لیے 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژن کونسل شامل تھیں۔

سوال 5- مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات لکھیں۔

سوال 1- تحریک علی گڑھ پر سیاسی، سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

سوال 2- قائداعظمؒ کے چودہ نکات لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 8

سوال 3- قائداعظمؒ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار کو بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 18

سوال 4- قیام پاکستان کے بعد پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کا جائزہ لیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 20

سوال 5- قرارداد مقاصد کے اہم نکات کو تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 23

سوال 6- جنرل ایوب خان کے مارشل لا کے اسباب کیا تھے؟ وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 27

سوال 7- بنیادی جمہوریتوں کے نظام کے خدوخال بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 28

سوال 8- 1962ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات لکھیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 30

سوال 9- لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء کا جائزہ پیش کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 36

سوال10- مشرقی پاکستان کی علیحدگی اور بنگلہ دیش کے قیام کے اسباب اور اثرات کا جائزہ لیں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 38

سرگرمی

☆ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب پر طلبہ کے درمیان ایک گفتگو کا اہتمام کریں۔

جواب: عملی کام

ہدایات برائے اساتذہ

☆ صدر ایوب خان کے دور حکومت میں ہونے والے اہم واقعات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

معروضی سوالات

تحریکِ پاکستان کا پس منظر تا ریڈکلف ایوارڈ

هر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کب شروع ہوئی؟

(A) 712ء (B) 1206ء (C) 1526ء (D) 1857ء

2- 1757ء میں کس نے انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا؟

(A) شاہ اسماعیل (B) سید احمد شہید (C) ٹیپو سلطان (D) نواب سراج الدولہ

3- ٹیپو سلطان کب شہید ہوئے؟

(A) 1757ء (B) 1799ء (C) 1831ء (D) 1857ء

4- سید احمد شہیدؒ اور سید اسماعیل شہیدؒ کب شہید ہوئے؟

(A) 1757ء (B) 1799ء (C) 1831ء (D) 1857ء

5- فرائضی تحریک کہاں نمایاں رہی؟

(A) بنگال (B) آسام (C) میسور (D) پنجاب

6- سرسید احمد خان کب پیدا ہوئے؟

(A) 13 اکتوبر 1817ء (B) 17 اکتوبر 1817ء (C) 27 نومبر 1818ء (D) یکم دسمبر 1818ء

7- سرسید احمد خان نے مرادآباد میں کب سکول قائم کیا؟

(A) 1839ء (B) 1849ء (C) 1859ء (D) 1863ء

8- سرسید احمد خان نے 1875ء میں کہاں سکول قائم کیا؟

(A) مرادآباد (B) غازی پور (C) بنگال (D) علی گڑھ

9- علی گڑھ سکول کب یونیورسٹی بنا؟

(A) 1875ء (B) 1877ء (C) 1898ء (D) 1920ء

10- انڈین نیشنل کانگریس کب قائم ہوئی؟

(A) 1875ء (B) 1885ء (C) 1890ء (D) 1895ء

11- انگریزوں نے بنگال کو کب تقسیم کیا؟

(A) 1900ء (B) 1903ء (C) 1905ء (D) 1911ء

12- ہندوؤں کے کہنے پر انگریزوں نے تقسیم بنگال کو کب منسوخ کیا؟

(A) 1905ء (B) 1908ء (C) 1910ء (D) 1911ء

13- یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا سیاسی وفد کس کی قیادت میں وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملا؟

(A) نواب وقارالملک (B) نواب محسن الملک (C) سر آغا خان (D) مولانا شوکت علی

14- انگریزوں نے مسلمانوں کو جداگانہ انتخاب کا حق کب دیا؟

(A) 1905ء (B) 1907ء (C) 1908ء (D) 1909ء

15- مسلم لیگ کب قائم ہوئی؟

(A) دسمبر 1905ء (B) دسمبر 1906ء (C) دسمبر 1907ء (D) دسمبر 1908ء

16- میثاق لکھنؤ کب ہوا؟

(A) 1911ء (B) 1913ء (C) 1914ء (D) 1916ء

17- میثاق لکھنؤ کے بعد کس کو "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا؟

(A) قائداعظمؒ (B) علامہ محمد اقبال (C) سر آغا خان (D) مولانا شوکت علی

18- پہلی جنگ عظیم کب شروع ہوئی؟

(A) 1914ء (B) 1913ء (C) 1911ء (D) 1905ء

19- 1919ء میں برصغیر کے مسلمانوں نے کون سی تحریک شروع کی؟

(A) تحریک ہجرت (B) تحریک عدم تعاون (C) تحریک خلافت (D) تحریک آزادی

20- برصغیر میں تحریک ہجرت کب ہوئی؟

(A) 1918ء (B) 1919ء (C) 1920ء (D) 1921ء

21- نہرو رپورٹ کب پیش ہوئی؟

(A) 1919ء (B) 1924ء (C) 1926ء (D) 1928ء

22- قائداعظمؒ نے اپنے چودہ نکات کس کے جواب میں پیش کیے؟

(A) نہرو رپورٹ (B) تحریک خلافت (C) تحریک ہجرت (D) تحریک عدم تعاون

23- علامہ محمد اقبالؒ نے خطبہ الٰہ آباد کب دیا؟

(A) 1928ء (B) 1929ء (C) 1930ء (D) 1931ء

24- پاکستان کا نام کس نے تجویز کیا؟

(A) علامہ محمد اقبال (B) چودھری رحمت علی (C) قائداعظمؒ (D) لیاقت علی خان

25- قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کی باگ ڈور کب سنبھالی؟

(A) 1930ء (B) 1931ء (C) 1933ء (D) 1934ء

26- برصغیر میں 1935ء کے آئین کے تحت کب انتخابات ہوئے؟

(A) 1935ء (B) 1936ء (C) 1937ء (D) 1938ء

27- 1937ء کے انتخابات میں کس جماعت نے واضح اکثریت حاصل کی؟

(A) مسلم لیگ (B) کانگریس (C) جمعیت علمائے ہند (D) جمعیت علمائے اسلام

28- کانگریسی وزارتوں کا کب خاتمہ ہوا؟

(A) 1937ء (B) 1938ء (C) 1939ء (D) 1940ء

29- قرارداد لاہور کب پیش کی گئی؟

(A) 23 مارچ 1940ء (B) 22 دسمبر 1939ء (C) 21 اکتوبر 1938ء (D) 23 مارچ 1938ء

30- قرارداد لاہور کس نے پیش کی؟

(A) علامہ محمد اقبال (B) قائداعظمؒ (C) لیاقت علی خان (D) مولوی اے۔ کے فضل الحق

31- کس نے قرارداد لاہور کو جناح کا پاکستان قرار دیا؟

(A) ہندو پریس نے (B) برطانوی پریس نے (C) جرمن پریس نے (D) اٹلی پریس نے

32- ویول پلان کب پیش ہوا؟

(A) 1942ء (B) 1943ء (C) 1944ء (D) 1945ء

33- 1945ء میں انگلستان میں کس پارٹی کی حکومت آئی؟

(A) لیبر پارٹی (B) لبرل پارٹی (C) کانگرس (D) مسلم لیگ

34- 1946ء کا کابینہ مشن کتنے ارکان پر مشتمل تھا؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

35- مسلم لیگ نے یوم راست اقدام کب منایا؟

(A) اگست 1945ء (B) اگست 1946ء (C) اگست 1947ء (D) اگست 1944ء

36- برصغیر میں 1946ء میں عبوری حکومت کے لیے مسلم لیگ نے کتنے ارکان کے نام تجویز کیے؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

37- برصغیر کی تقسیم کا کب اعلان کیا گیا؟

(A) 11 ستمبر 1946ء (B) 20 فروری 1947ء (C) 3 جون 1947ء (D) یکم جولائی 1947ء

38- قانون آزادی ہند کب منظور کیا گیا؟

(A) 20 فروری 1947ء (B) 3 جون 1947ء (C) 18 جولائی 1947ء (D) 3 اگست 1947ء

39- برطانوی حکومت نے کس کی سربراہی میں حد بندی کمیشن قائم کیا؟

(A) ریڈکلف (B) سرسٹیفورڈ کرپس (C) لارڈ ویول (D) لارڈ منٹو

40- پاکستان کے پہلے گورنر جنرل کون بنے؟

(A) لیاقت علی خان (B) عبدالرب نشتر (C) جسٹس دین محمد (D) قائداعظمؒ

جوابات

1- 712ء	2- نواب سراج الدولہ	3- 1799ء	4- 1831ء
5- بنگال	6- 17 اکتوبر 1817ء	7- 1859ء	8- علی گڑھ
9- 1920ء	10- 1885ء	11- 1905ء	12- 1911ء
13- سر آغا خان	14- 1909ء	15- دسمبر 1906ء	16- 1916ء
17- قائداعظمؒ	18- 1914ء	19- تحریک خلافت	20- 1920ء
21- 1928ء	22- نہرو رپورٹ	23- 1930ء	24- چودھری رحمت علی
25- 1934ء	26- 1937ء	27- کانگریس	28- 1939ء
29- 23 مارچ 1940ء	30- مولوی اے۔ کے فضل الحق	31- برطانوی پریس نے	32- 1945ء
33- لیبر پارٹی	34- تین	35- اگست 1946ء	36- پانچ
37- 3 جون 1947ء	38- 18 جولائی 1947ء	39- ریڈکلف	40- قائداعظمؒ

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- نواب سراج الدولہ کس طرح شہید ہوئے؟

جواب: نواب سراج الدولہ نے 1757ء میں انگریزوں کا راستہ روکنا چاہا لیکن وہ اپنوں کی سازش کی وجہ سے جنگ پلاسی میں شہید ہو گئے۔

2- سید احمد شہید اور سید اسماعیل شہید کب اور کہاں شہید ہوئے؟

جواب: سید احمد شہید اور سید اسماعیل شہید 1831ء میں سکھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے بالاکوٹ کے مقام پر شہید ہوئے۔

3- سرسید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: سرسید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

(i) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔
(ii) مسلمانان برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔
(iii) مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

-4 سرسید احمد خان نے تعلیمی حوالے سے کیا کام کیا؟

جواب: سرسید احمد خان نے 1859ء میں مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔ 1863ء میں غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں سکول قائم کیا جو 1877ء میں کالج بنا اور 1920ء میں یونیورسٹی بن گئی۔

-5 سرسید احمد خان کا رسالہ "اسباب بغاوت ہند" کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سرسید احمد خاں کا رسالہ "اسباب بغاوت ہند" سرسید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت تھی۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگ آزادی کی حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔

-6 انگریزوں نے کس طرح بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کیا؟

جواب: انگریزوں کے دور میں بنگال کا صوبہ آبادی اور رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑا تھا۔ 1905ء میں لارڈ کرزن وائسرائے ہند تھا۔ اس کی سفارش پر برطانوی پارلیمنٹ نے انتظامی سہولت کے پیش نظر بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا کیونکہ ان کے لیے اتنے بڑے صوبے کا انتظام چلانا مشکل تھا۔

-7 بنگال کو کن صوبوں میں تقسیم کیا گیا؟

جواب: بنگال کو دو صوبے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال میں تقسیم کیا گیا۔

-8 ہندوؤں نے تقسیم بنگال کی کس طرح مخالفت کی؟

جواب: ہندوؤں نے تقسیم بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کی صوبے پر اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری ختم ہو گئی۔ انھوں نے عدم تعاون کی تحریک شروع کر دی۔ انگریزی مال کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ ٹیکسوں کی ادائیگیاں روک دی گئیں اور بالآخر تشدد پر اُتر آئے۔ اس طرح انگریزوں نے مجبور ہو کر بنگال کی تقسیم منسوخ کر دی۔

-9 یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا سیاسی وفد کس سے ملا؟

جواب: یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمانوں کا سیاسی وفد سر آغا خان کی قیادت میں اپنے مطالبات لے کر وائسرائے ہند لارڈ منٹو سے ملا۔

-10 انگریزوں نے مسلمانوں کے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ کب تسلیم کیا؟

جواب: انگریزوں نے 1909ء میں مسلمانوں کے جداگانہ انتخابات کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔

-11 مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد درج ذیل تھے۔
(i) مسلمانوں میں برطانوی حکومت کیلئے وفاداری کے جذبات پیدا کرنا۔
(ii) مسلمانوں کے سیاسی حقوق کی حفاظت کرنا اور ان کے مطالبات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا۔

(iii) مسلم لیگ کے مندرجہ بالا مقاصد کو نقصان پہنچائے بغیر برصغیر کی دوسری اقوام سے تعلق استوار کرنا۔

-12 1909ء میں "منٹو مارلے اصلاحات" کے نام سے کون سی اصلاحات کی گئیں؟

جواب: "منٹو مارلے اصلاحات" کے تحت مرکزی اور صوبائی قانون ساز کونسلوں میں توسیع کردی گئی اور ان کے ارکان کی تعداد میں اضافہ کیا گیا۔ جداگانہ انتخاب کا طریقہ رائج کرنے کی منظوری بھی دے دی گئی۔

-13 میثاق لکھنو پر چند جملے لکھیں۔

جواب: 1916ء میں لکھنو میں مسلم لیگ اور کانگریس کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے درمیان ایک معاہدہ طے ہوا جسے میثاق لکھنو کا نام دیا گیا۔ اس معاہدہ میں پہلی بار مسلمانوں کو الگ قوم تسلیم کیا گیا اور ان کا جداگانہ انتخابات کا مطالبہ تسلیم کیا گیا۔

-14 میثاق لکھنو میں قائداعظم کا کیا کردار تھا؟

جواب: قائداعظم کی کوششوں سے مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان میثاق لکھنو ہوا۔ اس کی بدولت قائداعظم کو "ہندو مسلم اتحاد کا سفیر" قرار دیا گیا۔

-15 تحریک خلافت کیا تھی؟

جواب: 1914ء میں شروع ہونے والی پہلی جنگ عظیم میں ترکی نے انگریزوں کے خلاف جرمنی کا ساتھ دیا۔ اس جنگ میں جرمنی اور اس کے اتحادیوں کو شکست ہوئی۔ انگریزوں نے اپنے اتحادیوں کو ساتھ ملا کر ترکی کو سعودی عرب، شام، عراق، فلسطین اور اُردن کے علاقوں سے محروم کردیا جس سے ترکی کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ ترکی کی خلافت کو بچانے کیلئے برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں ایک ملک گیر تحریک کا آغاز کیا جسے تحریک خلافت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

-16 تحریک خلافت کے مقاصد کیا تھے؟

جواب: تحریک خلافت کے مقاصد درج ذیل تھے۔

(i) ترکی کی خلافت قائم رکھی جائے۔
(ii) مسلمانوں کے مقدس مقامات ترکوں کی حفاظت میں رہیں۔
(iii) ترکی کی حدود میں تبدیلی نہ کی جائے۔

-17 تحریک عدم تعاون کے اہم مقاصد کون سے تھے؟

جواب: 1920ء میں شروع ہونے والی تحریک عدم تعاون کے مقاصد درج ذیل تھے۔

(i) حکومت کے ساتھ عدم تعاون
(ii) سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنا
(iii) فوج میں مسلمانوں کا بھرتی نہ ہونا
(iv) انگریزی مصنوعات کا بائیکاٹ
(v) عدالتی بائیکاٹ
(vi) بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں نہ بھیجنا
(vii) انگریزوں کے عطا کردہ خطابات واپس کرنا

-18 تحریک ہجرت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: 1920ء میں چند علماء نے فتویٰ جاری کیا کہ برصغیر "دارالحرب" ہے۔ مسلمانوں کا انگریزوں کی عمل داری میں رہنا جائز نہیں۔ انھیں "دارالسلام" میں ہجرت کرنی چاہیے۔ چنانچہ ہزاروں مسلمان خاندان اپنی جائیدادیں بیچ کر افغانستان ہجرت

کر گئے۔ مگر افغانستان کی حکومت نے ان کو اپنے ملک میں داخلہ کی اجازت نہ دی اور یہ مجبور ہو کر برصغیر واپس آ گئے۔

19- نہرو رپورٹ پر چند جملے لکھیں۔

جواب: نہرو رپورٹ 1928ء میں پیش کی گئی۔ اس میں مسلمانوں کے ساتھ کیے گئے معاہدہ لکھنو پر پانی پھیر دیا گیا۔ جداگانہ انتخاب کے اصول کو رد کر دیا۔ اس رپورٹ کی وجہ سے مسلمانوں اور ہندوؤں کے مابین تعلقات خراب ہو گئے۔

20- قائداعظم نے چودہ نکات کب اور کیوں پیش کیے؟

جواب: قائداعظم نے چودہ نکات 1929ء میں پیش کیے۔ یہ نہرو رپورٹ کے جواب میں دیے گئے۔

21- قائداعظم کے چودہ نکات میں سے تین نکات لکھیں۔

جواب: قائداعظم کے چودہ نکات میں سے تین نکات یہ ہیں۔

(i) آئندہ آئین وفاقی طرز کا ہو جس میں صوبوں کو زیادہ خود مختاری دی جائے۔

(ii) صوبوں میں اقلیتوں کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

(iii) مرکزی اسمبلی میں مسلمان ممبران کی تعداد ایک تہائی سے کم نہ ہو۔

22- علامہ محمد اقبال نے 1930ء میں خطبہ الہٰ آباد میں کس طرح مسلمانوں کے الگ ملک کا مطالبہ کیا؟

جواب: علامہ اقبال نے 1930ء میں خطبہ الہٰ آباد میں فرمایا کہ

''میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنا دی جائے۔ خواہ ہندوستان برطانوی سلطنت کے اندر رہ کر یا باہر رہ کر آزادی حاصل کر لے۔ مجھے شمال مغربی مسلم ریاست کا قیام کم از کم شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں کا مقدر نظر آتا ہے۔''

23- پاکستان کا نام کس نے اور کب تجویز کیا؟

جواب: پاکستان کا نام چوہدری رحمت علی نے 1933ء میں تجویز کیا۔

24- 1937ء میں کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب: 1937ء میں قائم ہونے والی کانگریسی وزارتوں نے مسلمانوں پر مذہبی پابندیاں لگانے کی کوشش کی۔ مسجدوں کے باہر شور و غل کرنا شروع کر دیا۔ مسلمانوں پر ملازمتوں کے دروازے بند کر دیے گئے۔ سکولوں میں اُردو کی جگہ ہندی رائج کرنے کی کوشش کی گئی۔ گاندھی کی مورتی کی پوجا کرنے پر زور دیا گیا۔ مسلمان بچوں کو ماتھوں پر تلک لگانے کا کہا جانے لگا۔ مسلمانوں کو اُن کے خلاف نفرت پر مبنی ترانہ بندے ماترم گانے کیلئے مجبور کیا گیا۔

25- مسلمانوں نے یوم نجات کب اور کیوں منایا؟

جواب: مسلمانوں نے 22 دسمبر 1939ء کو یوم نجات منایا کیونکہ اس دن کانگریسی وزارتوں کا خاتمہ ہوا تھا۔

26- قرارداد لاہور کب اور کس نے پیش کی؟

جواب: قرارداد لاہور 23 مارچ 1940ء کو مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شیر بنگال مولوی اے۔ کے فضل الحق نے پیش کی۔

27- قرارداد لاہور پر ہندوؤں اور انگریزوں کا ردِ عمل کیا تھا؟

جواب: قرارداد لاہور کی ہندوؤں نے مخالفت کی اور برطانوی پریس نے اس قرارداد کو جناح کا پاکستان قرار دے دیا۔

28- کرپس مشن کی دو تجاویز لکھیں۔

جواب: کرپس مشن کی دو تجاویز یہ ہیں۔

(i) جنگ کے بعد برصغیر تاج برطانیہ کے ماتحت ہوگا لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

(ii) دفاع، امور خارجہ، مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گیں۔

29- 1945ء کی شملہ کانفرنس کیوں ناکام ہوئی؟

جواب: 1945ء کی شملہ کانفرنس میں یہ تجویز تھی کہ وائسرائے کی انتظامی کونسل میں پانچ مسلم اراکین شامل ہوں گے۔ کانگریس کا مطالبہ تھا کہ وہ ایک مسلم نمائندہ نامزد کرے گی۔ جبکہ قائداعظم نے کہا کہ پانچوں مسلم اراکین کو مسلم لیگ ہی نامزد کرے گی کیونکہ مسلمانوں کی نمائندہ مسلم لیگ ہی ہے۔ اسی نکتہ پر شملہ کانفرنس ناکام ہوئی۔

30- 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ کی کارکردگی کیا رہی؟

جواب: 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے زبردست کامیابی حاصل کی۔ مسلمانوں کیلئے مخصوص نشستوں پر مکمل کامیابی حاصل کر کے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت بن کر سامنے آئی۔

31- کابینہ مشن 1946ء کے دو بنیادی مقاصد کون سے تھے؟

جواب: 1946ء کے کابینہ مشن کے دو بنیادی مقاصد یہ تھے۔

(i) ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے۔

(ii) مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے۔

32- کابینہ مشن 1946ء کے نمایاں پہلو لکھیں۔

جواب: کابینہ مشن 1946ء کے نمایاں پہلو درج ذیل تھے۔

(i) برصغیر میں یونین قائم کی جائے گی جو امور خارجہ، دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔

(ii) مرکزی امور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گیں۔

(iii) صوبوں کو اختیار ہوگا وہ باہم گروپ بنالیں اور ہر گروپ اپنا دستور مرتب کرے۔

(iv) ہر دس سال کے بعد صوبوں کو اختیار ہوگا کہ وہ کثرت رائے آئین میں تبدیلی کا مطالبہ کر سکیں۔

33- مسلم لیگ نے 16 اگست 1946ء کو کون سا دن منایا؟ اور کیوں؟

جواب: 16 اگست 1946ء کو مسلم لیگ نے عوامی سطح پر یوم راست اقدام منایا کیونکہ ہندو انگریزوں کے بعد برصغیر پر حکومت کا خواب دیکھ رہے تھے۔ اس روز جگہ جگہ جلسے کر کے کانگریس کے عزائم کو بے نقاب کیا گیا۔

-34 1946ء کی عبوری حکومت میں شامل پانچ مسلم لیگی اراکین کے نام لکھیں؟

جواب: 1946ء کی عبوری حکومت میں شامل مسلم لیگی اراکین کے نام یہ تھے۔
لیاقت علی خان، آئی۔آئی چندریگر، سردار عبدالرب نشتر، راجہ غضنفر علی خان اور جوگندر ناتھ منڈل۔

-35 3 جون 1947ء کا منصوبہ کیا تھا؟

جواب: 3 جون 1947ء کو برصغیر کی تقسیم کا اعلان کیا گیا جس کی روح سے اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ 14 اگست 1947ء تک اقتدار ہندوستان کے نمائندوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

-36 قانون آزادی ہند کب منظور ہوا؟

جواب: 18 جولائی 1947ء کو برطانوی پارلیمنٹ نے قانون آزادی ہند منظور کیا۔ اس میں برصغیر کو دو ریاستوں پاکستان اور بھارت میں تقسیم کر دیا گیا۔

-37 ریڈکلف ایوارڈ کیا تھا؟

جواب: برطانوی حکومت نے پنجاب اور بنگال کے علاقوں کی تقسیم کیلئے سر ریڈکلف کی رہنمائی میں ایک حد بندی کمیشن قائم کیا۔
اسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔

-38 پنجاب کی تقسیم کیلئے کون سے نمائندے تھے؟

جواب: پنجاب کی تقسیم کیلئے پاکستان کی طرف سے جسٹس محمد منیر اور جسٹس دین محمد تھے اور بھارت کی طرف سے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔

-39 بنگال کی حد بندی کے لیے کون سے نمائندے تھے؟

جواب: بنگال کی حد بندی کیلئے پاکستان کی طرف سے جسٹس ابو صالح محمد اکرم اور ایس۔اے رحمان تھے۔ اور بھارت کی طرف سے سی۔سی بسواس اور بی۔کے مکر جی تھے۔

-40 پاکستان دنیا کے نقشے پر کب اُبھر کر سامنے آیا؟

جواب: 14 اگست 1947ء 27 رمضان المبارک کو پاکستان دنیا کے نقشے پر اُبھر کر سامنے آیا۔

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کی سیاسی اور آئینی کوششوں کے حوالے سے قیام پاکستان میں کردار تا پہلے وزیراعظم کی حیثیت سے لیاقت علی خان کی خدمات اور کارنامے

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

-1 قائداعظمؒ کب پیدا ہوئے؟

(A) 21 اپریل 1875ء (B) 25 دسمبر 1876ء (C) 9 نومبر 1877ء (D) 11 ستمبر 1877ء

-2 قائداعظمؒ مسلم لیگ میں کب شامل ہوئے؟

(A) 1910ء (B) 1911ء (C) 1912ء (D) 1913ء

-3 قائداعظمؒ نے کانگریس کو کب چھوڑا؟

(A) 1916ء (B) 1917ء (C) 1918ء (D) 1920ء

-4 حکومت برطانیہ نے رولٹ ایکٹ کب منظور کیا؟

(A) 1909ء (B) 1916ء (C) 1919ء (D) 1931ء

-5 گول میز کانفرنسیں کہاں ہوئیں؟

(A) دہلی (B) لندن (C) لاہور (D) کراچی

-6 1945-46 کے انتخابات میں مسلم لیگ نے صوبوں میں کتنی کامیابی حاصل کی؟

(A) 90فی صد (B) 80فی صد (C) 70فی صد (D) 60فی صد

-7 قائداعظمؒ نے کب وفات پائی؟

(A) 21اپریل1938ء (B) 11 ستمبر1948ء (C) 25دسمبر1948ء (D) 9نومبر1949ء

-8 انتہاپسند ہندو نے گاندھی کو کب قتل کیا؟

(A) 1947ء (B) 1948ء (C) 1949ء (D) 1950ء

-9 قیام پاکستان کے بعد حکومتی امور کو کس آئین کے تحت چلایا گیا؟

(A) 1909ء ایکٹ (B) 1919ء ایکٹ (C) 1935ء ایکٹ (D) 1898ء ایکٹ

-10 30جون 1947ء کو وائسرائے ہند نے کس کی حد بندی کے لیے کمیشن مقرر کیا؟

(A) پنجاب اور بنگال (B) بنگال اور آسام (C) پنجاب اور سندھ (D) بنگال اور بلوچستان

-11 قیام پاکستان کے بعد کس شہر کو پاکستان کا دارلحکومت بنایا گیا؟

(A) کوئٹہ (B) لاہور (C) ملتان (D) کراچی

-12 قیام پاکستان کے وقت سول سروس کے کتنے مسلمان افسر پاکستان کے حصے میں آئے؟

(A) 70 (B) 78 (C) 81 (D) 91

-13 قیام پاکستان کے بعد بھارتی فضائی کمپنیوں نے کن کو جہاز کرائے پر دینے سے انکار کیا؟

(A) سکھوں کو (B) انگریزوں کو (C) مسلمانوں کو (D) فوجیوں کو

-14 دنیا کی کتنی پٹ سن مشرقی بنگال میں پیدا ہوتی تھی؟

(A) 50فی صد (B) 60فی صد (C) 70فی صد (D) 75فی صد

-15 قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے حصے میں کپڑے کے کتنے کارخانے آئے؟

(A) 75 (B) 60 (C) 14 (D) 394

-16 قیام پاکستان کے وقت برصغیر میں اسلحہ بنانے والی کتنی فیکٹریاں تھیں؟

(A) 8 (B) 10 (C) 14 (D) 16

17- پاکستان بنیادی طور پر ایک ملک ہے۔
(A) صنعتی (B) زرعی (C) ترقی یافتہ (D) پسماندہ

18- پاکستان اور بھارت کے درمیان "سندھ طاس کا معاہدہ" کب ہوا؟
(A) 1948ء (B) 1951ء (C) 1956ء (D) 1960ء

19- بھارت نے 9 نومبر 1947ء کو کس ریاست پر قبضہ کیا؟
(A) جوناگڑھ (B) کشمیر (C) حیدرآباد دکن (D) گورداسپور

20- قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے وزیراعظم کون بنے؟
(A) قائداعظم (B) لیاقت علی خان (C) سکندر مرزا (D) غلام محمد

21- قائداعظم پاکستان کے گورنر جنرل کی حیثیت سے کب تک زندہ رہے؟
(A) 10ماہ (B) 11ماہ (C) 12ماہ (D) 13ماہ

22- قائداعظمؒ نے 1947ء میں کون سی کانفرنس منعقد کروائی؟
(A) پہلی تعلیمی کانفرنس (B) پہلی تکنیکی کانفرنس
(C) سپورٹس کانفرنس (D) گول میز کانفرنس

23- قائداعظمؒ نے پنجاب مہاجر کونسل کا چیئرمین کس کو بنایا؟
(A) چودھری محمد علی (B) لیاقت علی خان (C) غلام محمد (D) سکندر مرزا

24- لیاقت علی خان نے کب قرارداد مقاصد منظور کروائی؟
(A) 1949ء (B) 1948ء (C) 1947ء (D) 1950ء

25- لیاقت علی خان نے 1950ء میں کس ملک کا دورہ کیا؟
(A) ایران (B) امریکہ (C) جرمنی (D) سعودی عرب

26- لیاقت علی خان کو کب شہید کیا گیا؟
(A) 16 اکتوبر 1951ء (B) 9 نومبر 1951ء
(C) 11 دسمبر 1951ء (D) یکم جنوری 1952ء

27- کمپنی باغ کہاں واقع تھا؟
(A) لاہور (B) ملتان (C) کراچی (D) راولپنڈی

28- قوم نے لیاقت علی خان کو کس خطاب سے نوازا؟
(A) قائد عوام (B) قائد جمہوریت (C) قائد ملت (D) قائد ثانی

29- قائداعظم کے مزار کے احاطہ میں کس کو دفن کیا گیا؟
(A) لیاقت علی خان (B) جنرل محمد ایوب (C) ضیاء الحق (D) ذوالفقار علی بھٹو

30- راولپنڈی کے کمپنی باغ کو کیا نام دیا گیا؟

(A) پنڈی باغ (B) لیاقت باغ (C) جناح باغ (D) باغ شہداء

جوابات

-1	25دسمبر1876ء	-2	1913ء	-3	1920ء	-4	1919ء
-5	لندن	-6	90فی صد	-7	11ستمبر1948ء	-8	1948ء
-9	1935ءایکٹ	-10	پنجاب اور بنگال	-11	کراچی	-12	81
-13	مسلمانوں کو	-14	75فی صد	-15	14	-16	16
-17	زرعی	-18	1960ء	-19	جوناگڑھ	-20	لیاقت علی خان
-21	13ماہ	-22	پہلی تعلیمی کانفرنس	-23	لیاقت علی خان	-24	1949ء
-25	امریکہ	-26	16اکتوبر1951ء	-27	راولپنڈی	-28	قائدملت
-29	لیاقت علی خان	-30	لیاقت باغ				

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 قائداعظم کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: قائداعظم 25دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔

-2 1916ء میں لکھنو میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے قائداعظم نے کیا فرمایا؟

جواب: 1916ء میں لکھنو میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے قائداعظم نے فرمایا ''ہم کوئی انعام یا رعایت نہیں چاہتے اور نہ ہی کسی امتیازی سیاسی سلوک کے آرزومند ہیں۔''

-3 1919ء کے رولٹ ایکٹ کی قائداعظم نے کیوں مخالفت کی؟

جواب: 1919ء کے رولٹ ایکٹ کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیئے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جاسکتا تھا۔ اس لیے قائداعظم نے اس قانون کی مخالفت کی اور اسے غیرآئینی قرار دیا۔

-4 گول میز کانفرنسیں کب اور کہاں ہوئیں؟

جواب: گول میز کانفرنسیں 1930ء سے 1932ء تک لندن میں ہوئیں۔ ان کی تعداد 3 تھی۔

-5 حکومت برطانیہ نے 1935ء میں کون سا ایکٹ منظور کیا؟

جواب: حکومت برطانیہ نے 1935ء میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ منظور کیا۔

-6 قائداعظم نے مسلم لیگ کی صدارت کب سنبھالی؟

جواب: قائداعظم نے 1934ء میں مسلم لیگ کی صدارت سنبھالی۔

7- پہلی عرب اسرائیل جنگ کب ہوئی؟

جواب: 1948ء میں پہلی عرب اسرائیل جنگ ہوئی۔

8- گاندھی کب اور کس کے ہاتھوں قتل ہوا؟

جواب: گاندھی 1948ء میں ایک ہندو انتہا پسند کے ہاتھوں قتل ہوا۔

9- قائداعظم کب فوت ہوئے؟

جواب: قائداعظم 11 ستمبر 1948ء کو فوت ہوئے۔

10- قیام پاکستان کے وقت ملک کا انتظام کس آئین کے تحت چلایا گیا؟

جواب: قیام پاکستان کے وقت حکومتی امور کو چلانے کیلئے کوئی آئین موجود نہ تھا۔ لہٰذا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935ء ہی کو بعض ترامیم کے ساتھ اپنایا گیا۔

11- ریڈکلف ایوارڈ کی وضاحت کریں؟

جواب: قیام پاکستان کے اعلان کے بعد دونوں ممالک کی سرحدوں کے تعین کیلئے وائسرائے ہند نے 30 جون 1947ء کو پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن مقرر کیے۔ ایک انگریز قانون دان مسٹر ریڈکلف کو دونوں کمیشنوں کا چیئرمین مقرر کیا گیا۔ اختلافات کی صورت میں اُسے ثالثی فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دیا گیا۔ اس کمیشن نے جو فیصلہ کیا اُسے ریڈکلف ایوارڈ کہتے ہیں۔

12- قیام پاکستان کے بعد حکومت چلانے کے لیے ابتدائی طور پر کیا انتظام کیا گیا؟

جواب: قیام پاکستان کے وقت کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت بنایا گیا۔ مرکزی دفاتر کیلئے گورنر ہاؤس اور سیکرٹریٹ کی عمارتیں خالی کرائی گئیں اور شہر کے مختلف حصوں میں بھی عارضی دفاتر قائم کیے گئے۔

13- انگریزوں اور ہندوؤں نے کس طرح مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا؟

جواب: انگریزوں اور ہندوؤں نے جان بوجھ کر مسلم آبادی والے علاقوں کو پسماندہ رکھا۔ یہاں سے وہ اپنی فوج کیلئے جوان تو بھرتی کر لیتے تھے۔ مگر یہاں کارخانے اور ملیں نہیں لگائیں۔

14- تقسیم ہند کے وقت برصغیر میں کپڑے کے کتنے کارخانے تھے اور پاکستان کے حصے میں کتنے آئے؟

جواب: تقسیم ہند کے وقت برصغیر میں کپڑے کے 394 کارخانے تھے۔ مگر پاکستان کے حصے میں صرف 14 کارخانے آئے۔

15- پاکستان اور بھارت کے درمیان فوجی اثاثوں کی تقسیم کس طرح ہوئی؟

جواب: حکومت برطانیہ نے بھارت اور پاکستان میں فوجی اثاثوں کی تقسیم 64 فیصد اور 36 فیصد کے تناسب سے کی۔

16- سندھ طاس معاہدہ کیا تھا؟

جواب: 1960ء میں پاکستان اور بھارت کے درمیان پانی کی تقسیم کا مسئلہ حل ہوا۔ تین دریا راوی، ستلج اور بیاس بھارت کو ملے اور تین دریا سندھ، جہلم اور چناب پاکستان کے حصے میں آئے دریاؤں کی اس تقسیم کو سندھ طاس معاہدہ کہا جاتا ہے۔

-17 بھارت نے ریاست جوناگڑھ اور ریاست کشمیر پر کب قبضہ کیا؟

جواب: بھارت نے ریاست جوناگڑھ پر 9 نومبر 1947ء کو اور ریاست کشمیر پر بھی 1947ء پر قبضہ کیا۔

-18 قائداعظم نے گورنر جنرل کی حیثیت سے کب حلف اٹھایا؟

جواب: قائداعظم نے 14 اگست 1947ء کو گورنر جنرل کی حیثیت سے حلف اٹھایا۔

-19 قائداعظم نے پنجاب مہاجر کونسل کا چیئرمین کسے بنایا؟ اور اس نے کیا کام کیا؟

جواب: قائداعظم نے لیاقت علی خان کو پنجاب مہاجر کونسل کا چیئرمین بنایا اور ان کے ذمہ مہاجرین کی آبادکاری اور انھیں ضروریات زندگی کی فراہمی کا کام لگایا۔

-20 لیاقت علی خان نے پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کے لیے کیا کیا؟

جواب: لیاقت علی خان نے پنجاب میں مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کیلئے پنڈت جواہر لال نہرو کے ساتھ سرحدی علاقوں کا دورہ کیا اور انسانی خون بہانے کی مکروہ حرکت سے باز رہنے کی اپیل کی۔

-21 لیاقت علی خان نے آئین کی تیاری میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: لیاقت علی خان نے 1949ء میں اسمبلی سے قرارداد مقاصد منظور کروائی اور نئے آئین کی تیاری کے سلسلے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی بنائی۔

-22 لیاقت علی خان نے امریکی دورے میں کیا کیا؟

جواب: لیاقت علی خان نے 1950ء میں امریکہ کا دورہ کیا اور امریکی عوام اور قائدین کو قیام پاکستان کے پس منظر سے آگاہ کیا۔ آپ نے امریکی قیادت کو پاکستان کی دفاعی ضروریات پوری کرنے پر آمادہ کرنے کی بھی کوشش کی۔

-23 لیاقت علی خان کو کب شہید کیا گیا؟

جواب: لیاقت علی خان کو 16 اکتوبر 1951ء کو راولپنڈی کے کمپنی باغ میں اُس وقت گولی مار کر شہید کیا گیا جب وہ خطاب کیلئے کھڑے ہی ہوئے تھے۔

-24 لیاقت علی خان کی زبان پر آخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: لیاقت علی خان کی زبان پر آخری الفاظ یہ تھے۔

"یااللہ! پاکستان کی حفاظت فرما۔"

-25 قوم نے لیاقت علی خان کی ملی خدمات کا اعتراف کس طرح کیا؟

جواب: قوم نے لیاقت علی خان کی خدمات پر انھیں "قائد ملت" کا خطاب دیا اور راولپنڈی کے کمپنی باغ کو لیاقت باغ کے نام سے موسوم کر کے ان کی ملی خدمات کا اعتراف کیا۔

قراردادِمقاصد تا ریاستوں اور قبائلی علاقوں کا پاکستان سے الحاق

ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- قراردادِمقاصد کب پیش کی گئی؟

(A) 23 مارچ 1940ء (B) 11 مارچ 1945ء (C) 12 مارچ 1949ء (D) 15 مارچ 1951ء

2- قراردادِمقاصد میں قومی زبان کے لیے کس زبان کی نشاندہی کی گئی؟

(A) بنگالی (B) فارسی (C) عربی (D) اردو

3- قراردادِمقاصد کو کب باقاعدہ آئین کا حصہ بنایا گیا؟

(A) 1951ء (B) 1956ء (C) 1973ء (D) 1985ء

4- پاکستان کا مشرقی حصہ کتنے صوبوں پر مشتمل تھا؟

(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

5- پاکستان کا پہلا آئین کب نافذ کیا گیا؟

(A) 12 مارچ 1949ء (B) 16 اکتوبر 1951ء (C) 24 اکتوبر 1954ء (D) 23 مارچ 1956ء

6- 1956ء کے آئین میں پاکستان کو کیا نام دیا گیا؟

(A) اسلامی جمہوریہ پاکستان (B) جمہوری پاکستان (C) اسلامی پاکستان (D) شاہی پاکستان

7- 1956ء کے آئین میں کن زبانوں کو قومی زبان قرار دیا گیا؟

(A) اُردو۔عربی (B) اُردو۔انگریزی (C) اُردو۔بنگالی (D) اُردو۔فارسی

8- 1956ء کا آئین کتنے سال کی محنت اور کوششوں کے بعد منظور ہوا؟

(A) 9 سال (B) 8 سال (C) 7 سال (D) 6 سال

9- 1956ء کا آئین کب تک نافذالعمل رہا؟

(A) دوسال (B) دوسال تین ماہ (C) دوسال پانچ ماہ (D) دوسال سات ماہ

10- 1956ء کا آئین کس نے منسوخ کیا؟

(A) مرزا غلام محمد (B) سکندر مرزا (C) جنرل محمد ایوب خان (D) جنرل یحییٰ خان

11- برصغیر میں کتنی دیسی ریاستیں تھیں؟

(A) قریباً 700 (B) قریباً 600 (C) قریباً 500 (D) قریباً 400

12- ریاست جموں و کشمیر برصغیر میں کس جانب واقع ہے؟

(A) شمال (B) جنوب (C) مشرق (D) مغرب

-13 کس کو برِ اعظم ایشیا کا مرکز سمجھا جاتا ہے؟

(A) ریاست حیدرآباد دکن (B) ریاست جونا گڑھ (C) ریاست جموں و کشمیر (D) ریاست بہاولپور

-14 کشمیر میں کن کی اکثریت تھی؟

(A) ہندوؤں کی (B) سکھوں کی (C) مسلمانوں کی (D) چینیوں کی

-15 قیامِ پاکستان کے وقت کشمیر کا حکمران کون تھا؟

(A) راجہ داہر (B) راجہ ہری سنگھ (C) راجہ بھگوان (D) راجہ پنڈت لال

-16 بھارت نے کب اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کیں۔

(A) 1947ء (B) 1948ء (C) 1949ء (D) 1950ء

-17 تقسیم برصغیر کے وقت ریاست حیدرآباد دکن کا حکمران کیا کہلاتا تھا؟

(A) راجہ (B) نواب (C) سردار (D) نظام

-18 ریاست حیدرآباد دکن میں کن کی اکثریت تھی؟

(A) ہندوؤں کی (B) سکھوں کی (C) مسلمانوں کی (D) مرہٹوں کی

-19 تقسیم ہند کے وقت ریاست جونا گڑھ کے حکمران کون تھے؟

(A) نواب محمد خان (B) راجہ ہری سنگھ (C) نواب محمد مہابت خان (D) راجہ مہا تیر خان

-20 قبائلی علاقے 2018ء میں کس صوبہ میں ضم ہو گئے؟

(A) بلوچستان (B) خیبر پختونخواہ (C) سندھ (D) پنجاب

جوابات

-1 12 مارچ 1949ء	-2 اُردو	-3 1985ء	-4 ایک
-5 23 مارچ 1956ء	-6 اسلامی جمہوریہ پاکستان	-7 اُردو۔ بنگالی	-8 9 سال
-9 دو سال سات ماہ	-10 جنرل محمد ایوب خان	-11 قریباً 600	-12 شمال
-13 ریاست جموں و کشمیر	-14 مسلمانوں کی	-15 راجہ ہری سنگھ	-16 1948ء
-17 نظام	-18 ہندوؤں کی	-19 نواب محمد مہابت خان	-20 خیبر پختونخوا

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی حاکمیت سے مراد یہ ہے کہ ساری کائنات کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور سارا اقتدار اسی کو حاصل ہے۔ اقتدار مسلمانوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس اقتدار کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر عوام کے منتخب نمائندے استعمال کریں گے۔

-2 قراردادِ مقاصد میں اقلیتوں کے تحفظ کے بارے میں کیا کہا گیا؟

جواب: قراردادِ مقاصد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں رہنے والے تمام غیر مسلم شہریوں کو اپنے مذاہب اور عقائد کے مطابق زندگی

گزارنے کا مکمل تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

-3 قراردادِ مقاصد میں نظامِ حکومت کے بارے میں کیا کہا گیا؟

جواب: قراردادِ مقاصد میں وضاحت کی گئی کہ پاکستان کا نظام وفاقی جمہوری ہوگا جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے چلایا جائے گا۔

-4 قراردادِ مقاصد میں عدلیہ کی آزادی کے بارے میں کیا وضاحت کی گئی؟

جواب: قراردادِ مقاصد میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی میں بالکل آزاد ہوگی اور بغیر کسی دباؤ کے کام کرے گی۔

-5 قراردادِ مقاصد میں قومی زبان کے بارے میں کیا وضاحت کی گئی؟

جواب: قراردادِ مقاصد میں وضاحت کی گئی کہ پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی۔

-6 قراردادِ مقاصد کی اہمیت کو دو جملوں میں بیان کریں۔

جواب: قراردادِ مقاصد پاکستان میں بننے والے تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ شامل کی گئی۔ 1985ء میں 1973ء کے آئین میں ترمیم کر کے قراردادِ مقاصد کو باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا۔

-7 پاکستان کی دستور سازی کی راہ میں اہم رکاوٹ کیا تھی؟

جواب: پاکستان کی دستور سازی کی راہ میں حائل رکاوٹوں میں سے ایک اہم رکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔

-8 ون یونٹ سے کیا مراد ہے؟

جواب: آئین سازی کے لیے 1954ء میں مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا اور اسے ون یونٹ کا نام دیا گیا۔

-9 پاکستان کا پہلا آئین کب نافذ کیا گیا؟

جواب: پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔

-10 1956ء کے آئین میں پاکستان کی قومی زبان کسے قرار دیا گیا؟

جواب: 1956ء کے آئین میں اردو اور بنگالی کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

-11 1956ء کا آئین کیوں نہ چل سکا؟

جواب: پاکستان کے مخصوص حالات اور سیاستدانوں کی باہمی چپقلش، فوج اور بیوروکریسی کی بے جا مداخلت، اعلیٰ قیادت کا فقدان اور گورنر جنرل کی حکومتی معاملات میں بے جا مداخلت کی وجہ سے 1956ء کا آئین زیادہ دیر نہ چل سکا۔

-12 1956ء کا آئین کب اور کس نے منسوخ کیا؟

جواب: 1956ء کا آئین 1958ء میں جنرل محمد ایوب خان نے منسوخ کیا۔

-13 1958ء میں جنرل محمد ایوب خان نے آئین منسوخ کر کے کون سا عہدہ سنبھال لیا؟

جواب: جنرل محمد ایوب خان نے 1956ء کا آئین منسوخ کر کے صدر پاکستان اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کا عہدہ سنبھال لیا۔

14- 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت ریاستوں کے حکمرانوں کو کیا حق دیا گیا؟

جواب: 1947ء میں قیام پاکستان کے وقت ریاستوں کے حکمرانوں کو اس بات کا حق دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کریں۔

15- ریاست کشمیر کے الحاق کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: کشمیر میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت تھی۔ وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے تھے مگر کشمیر کا ہندو حکمران راجا ہری سنگھ بھاگ کر بھارت چلا گیا اور کشمیری عوام کی اُمنگوں کے خلاف اس کا الحاق بھارت سے کر دیا۔

16- کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ میں کس طرح گیا؟

جواب: 1948ء میں بھارت نے اپنی فوجیں کشمیر میں بھیج کر اس پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوشش کی مگر کشمیری مجاہدین نے موجودہ آزاد جموں و کشمیر کا علاقہ بھارت سے آزاد کرا لیا۔ اس وقت بھارت کشمیر کے مسئلے کو اقوام متحدہ میں لے گیا۔

17- اقوام متحدہ نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں کیا کردار ادا کیا؟

جواب: اقوام متحدہ نے پاکستان اور بھارت کے درمیان کشمیر کے مسئلہ پر ہونے والی جنگ بند کرادی اور اپنی قراردادوں میں اس بات کو منظور کیا کہ کشمیر کا فیصلہ رائے شماری سے کشمیری عوام کی اُمنگوں کے مطابق کیا جائے گا۔ مگر بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کشمیر کا مسئلہ آج تک حل نہ ہو سکا۔

18- ریاست حیدرآباد دکن کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: حیدرآباد دکن موجودہ بھارت کی جنوبی ریاستوں آندھراپردیش اور تلنگانا کا مشترکہ دارالحکومت ہے۔ تقسیم ہند کے وقت یہاں کا حکمران نظام کہلاتا تھا۔ یہاں ہندوؤں کی اکثریت تھی۔ اس کا رقبہ 86 ہزار مربع میل تھا۔ نظام اپنی ریاست کو خودمختار رکھنا چاہتا تھا۔ مگر 1948ء میں بھارتی افواج نے نظام کی حکومت کا خاتمہ کر کے حیدرآباد کی ریاست پر قبضہ کر لیا۔

19- ریاست جوناگڑھ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: تقسیم ہند کے وقت ریاست جوناگڑھ کے نواب محمد مہابت خان نے اس کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے اس کی منظوری بھی دے دی گئی۔ لیکن بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جوناگڑھ پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا۔

20- کن ریاستوں کا الحاق پاکستان کے ساتھ ہوا؟

جواب: ریاست سوات، ریاست خیرپور اور ریاست بہاول پور کا پاکستان کے ساتھ الحاق ہوا۔

21- قبائلی علاقوں کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: قبائلی علاقہ جات 27 ہزار 220 مربع کلومیٹر کے علاقے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ قیام پاکستان کے بعد قبائلی علاقہ جات چاروں صوبوں سے علیحدہ حیثیت رکھتے تھے۔ اور یہ وفاق کے زیر انتظام رہے۔ 2018 میں یہ علاقے صوبہ خیبر پختونخواہ میں ضم ہو گئے۔

ایوب خان کا دور 1958-1969ء تا مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

-1 آزادی کے بعد بھارت نے کتنے عرصے میں اپنا دستور تیار کر لیا؟

(A) دو سال (B) اڑھائی سال (C) تین سال (D) ساڑھے تین سال

-2 جنرل ایوب خان کب بنیادی جمہوریتوں کا نظام لائے؟

(A) 1953ء (B) 1958ء (C) 1959ء (D) 1960ء

-3 ایوب خان کے دور میں یونین کونسل کتنی آبادی کی نمائندگی کرتی تھی؟

(A) 2 سے 3 ہزار (B) 4 سے 6 ہزار (C) 5 سے 10 ہزار (D) 6 سے 11 ہزار

-4 مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین کیا کہلاتا تھا؟

(A) ڈی سی او (B) ناظم (C) سب ڈویژنل آفیسر (D) تحصیلدار

-5 ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر کس کا چیئرمین ہوتا تھا؟

(A) تحصیل کونسل (B) تھانہ کونسل (C) ضلع کونسل (D) ڈویژنل کونسل

-6 بنیادی جمہوریت کے نظام کی آخری منزل کیا تھی؟

(A) ڈویژنل کونسل (B) ضلع کونسل (C) تحصیل کونسل (D) تھانہ کونسل

-7 دسمبر 1959ء اور جنوری 1960ء کے انتخابات میں کتنے نمائندے منتخب ہوئے؟

(A) 60 ہزار (B) 70 ہزار (C) 80 ہزار (D) 90 ہزار

-8 جنرل ایوب خان نے کب صدر پاکستان کی حیثیت سے حلف اٹھایا؟

(A) 17 دسمبر 1959ء (B) 17 جنوری 1960ء (C) 25 جنوری 1960ء (D) 17 فروری 1960ء

-9 جنرل ایوب خان نے کب مسلم عائلی قوانین کا نفاذ کیا؟

(A) 1958ء (B) 1959ء (C) 1960ء (D) 1961ء

-10 مسلم عائلی قوانین کے مطابق شادی کے لیے لڑکے کی کم از کم کتنی عمر مقرر کی گئی؟

(A) 18 سال (B) 17 سال (C) 16 سال (D) 15 سال

-11 مسلم عائلی قوانین میں طلاق کی صورت میں عدت کا عرصہ کتنا رکھا گیا؟

(A) 2 ماہ (B) 90 دن (C) 4 ماہ 10 دن (D) 100 دن

-12 پاکستان کا دوسرا آئین کب تیار ہوا؟

(A) 1956ء (B) 1959ء (C) 1962ء (D) 1973ء

-13 1962ء کے آئین کی کتنی دفعات تھیں؟

(A) 200 (B) 220 (C) 230 (D) 250

-14 1962ء کے آئین میں قومی زبان کسے قرار دیا گیا؟

(A) اُردو (B) بنگالی (C) اُردو اور بنگالی (D) عربی اور فارسی

-15 جنرل محمد ایوب خان نے کتنے سال حکومت کی؟

(A) 10 سال (B) 8 سال (C) 6 سال (D) 5 سال

-16 جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے کب حکومت سنبھالی؟

(A) 11 ستمبر 1965ء (B) 10 جنوری 1967ء (C) 25 مارچ 1969ء (D) 15 اپریل 1969ء

-17 جنوری 1965ء کے صدارتی انتخابات میں امیدواروں کی تعداد کتنی تھی؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-18 قائداعظمؒ کے بعد کس شخصیت کو مقبولیت حاصل تھی؟

(A) محترمہ فاطمہ جناح (B) ایوب خان (C) جنرل یحییٰ خان (D) ضیاء الحق

-19 1965ء میں BD ممبران کی تعداد کتنی کردی گئی؟

(A) نوے ہزار (B) ایک لاکھ (C) ایک لاکھ دس ہزار (D) ایک لاکھ بیس ہزار

-20 ستمبر 1965ء میں کن کے درمیان جنگ چھڑی؟

(A) پاکستان اور بھارت (B) بھارت اور چین (C) ایران اور عراق (D) ایران اور اسرائیل

-21 بھارت نے ریاست جموں وکشمیر میں کب صدارتی راج نافذ کیا؟

(A) 1965ء (B) 1964ء (C) 1963ء (D) 1962ء

-22 بھارت نے کب مغربی پاکستان پر حملہ کیا؟

(A) 5 ستمبر صبح 3 بجے (B) 6 ستمبر صبح 3 بجے (C) 7 ستمبر صبح 3 بجے (D) 8 ستمبر صبح 3 بجے

-23 1965ء کی جنگ میں لاہور واہگہ کے محاذ پر کس نے دشمن کا مقابلہ کیا؟

(A) کرنل شیر خان (B) راشد منہاس (C) لالک جان (D) میجر راجا عزیز بھٹی

-24 1965ء میں کس محاذ پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی؟

(A) واہگہ (B) رن آف کچھ (C) چونڈہ (D) کشمیر

-25 سکواڈرن لیڈر ایم۔ایم عالم نے ایک منٹ میں کتنے بھارتی فضائیہ کے جہاز تباہ کیے؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-26 1965ء کی جنگ کے بعد پاکستان کے کتنے شہروں کو ہلال استقلال سے نوازا گیا؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-27 جنرل ایوب خان کے دور میں ترقی کی اوسط شرح کتنی تھی؟

(A) 5فی صد (B) 6فی صد (C) 7فی صد (D) 8فی صد

-28 پاکستان کی معیشت کا انحصار زیادہ تر کس پر ہے؟

(A) صنعت (B) تجارت (C) سیروسیاحت (D) زراعت

-29 پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(A) 1960ء (B) 1961ء (C) 1962ء (D) 1963ء

-30 دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کا دورانیہ کیا تھا؟

(A) 1955تا1960ء (B) 1960تا1965ء (C) 1965تا1970ء (D) 1970تا1975ء

-31 دوسرے پانچ سالہ منصوبے کے مقاصد اور اہداف کو پورا کرنے کے لیے کتنا تخمینہ لگایا گیا؟

(A) 23ارب روپے (B) 24ارب روپے (C) 25ارب روپے (D) 26ارب روپے

-32 جنرل ایوب خان نے کب استعفیٰ دیا؟

(A) 25مارچ1968ء (B) 25مارچ1969ء (C) 30اگست1969ء (D) 2نومبر1969ء

-33 صدر ایوب خان اور لال بہادر شاستری کے درمیان کون سا معاہدہ ہوا؟

(A) شملہ معاہدہ (B) دہلی معاہدہ (C) لاہور معاہدہ (D) تاشقند معاہدہ

-34 صدر ایوب کے دور میں ذوالفقار علی بھٹو کے پاس کون سا عہدہ تھا؟

(A) وزارت داخلہ (B) وزارت دفاع (C) وزارت خارجہ (D) وزارت صنعت وتجارت

-35 پاکستان میں دوسرا مارشل لاکس نے لگایا؟

(A) جنرل ایوب خان (B) جنرل یحییٰ خان (C) جنرل ضیاءالحق (D) جنرل پرویز مشرف

-36 لیگل فریم ورک آرڈر کب بنایا گیا؟

(A) 1970ء (B) 1969ء (C) 1968ء (D) 1967ء

-37 لیگل فریم ورک آرڈر کے مطابق انتخاب لڑنے کے لیے امیدوار کی کتنی عمر مقرر کی گئی؟

(A) 18سال (B) 20سال (C) 21سال (D) 25سال

-38 پاکستان میں پہلے عام انتخابات کب ہوئے؟

(A) 1951ء (B) 1965ء (C) 1970ء (D) 1973ء

-39 1970ء کے انتخابات میں عوامی لیگ نے قومی اسمبلی کی کتنی نشستیں جیتیں؟

(A) 81 (B) 167 (C) 150 (D) 121

-40 مشرقی پاکستان میں کس نے فسادات کیے؟

(A) مکتی باہنی (B) عوامی لیگ (C) پاکستان پیپلز پارٹی (D) کانگریس

41- مشرقی پاکستان میں پاک فوج نے کتنے عرصے تک بھارتی افواج کو روکے رکھا؟

(A) تین دن (B) پانچ دن (C) ایک ہفتہ (D) دو ہفتے

42- مشرقی پاکستان کب الگ ہوا؟

(A) 20 جولائی 1970ء (B) 16 دسمبر 1971ء (C) 15 مارچ 1971ء (D) 21 مارچ 1972ء

43- مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

(A) 300 میل (B) 700 میل (C) ایک ہزار میل (D) 1200 میل

44- مشرقی پاکستان کی آبادی کتنے فی صد تھی؟

(A) 50 (B) 52 (C) 54 (D) 56

45- پاکستان کی تاریخ میں پہلے سول مارشل لا ایڈمنسٹریٹر کون تھے؟

(A) جنرل یحییٰ خاں (B) ذوالفقار علی بھٹو (C) شیخ مجیب الرحمٰن (D) محمد ایوب خان

جوابات

1- اڑھائی سال	2- 1959ء	3- 5 سے 10 ہزار	4- تحصیلدار
5- ضلع کونسل	6- تحصیل کونسل	7- 80 ہزار	8- 17 فروری 1960ء
9- 1961ء	10- 18 سال	11- 90 دن	12- 1962ء
13- 250	14- اُردو اور بنگالی	15- 10 سال	16- 25 مارچ 1969ء
17- چار	18- محترمہ فاطمہ جناح	19- ایک لاکھ بیس ہزار	20- پاکستان اور بھارت
21- 1965ء	22- 6 ستمبر صبح 3 بجے	23- میجر راجا عزیز بھٹی	24- چونڈہ
25- پانچ	26- تین	27- 7 فی صد	28- زراعت
29- 1961ء	30- 1960 تا 1965ء	31- 23 ارب روپے	32- 25 مارچ 1969ء
33- تاشقند معاہدہ	34- وزارت خارجہ	35- جنرل یحییٰ خان	36- 1970ء
37- 25 سال	38- 1970ء	39- 167	40- مکتی باہنی
41- دو ہفتے	42- 16 دسمبر 1971ء	43- ایک ہزار میل	44- 56
45- ذوالفقار علی بھٹو			

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- جنرل ایوب خان کا دورِ حکومت کہاں سے کہاں تک ہے؟

جواب: جنرل ایوب خان کا دورِ حکومت 1958 سے 1969 تک کے عرصے پر محیط ہے۔

-2 ابتدائی طور پر پاکستان میں پارلیمانی نظام کب تک رائج رہا؟

جواب: 14 اگست 1947ء سے لے کر 7 اکتوبر 1958ء تک پاکستان میں پارلیمانی نظام رائج رہا۔

-3 بنیادی جمہوریتوں کے نظام میں یونین کونسل کا تعارف کروائیں؟

جواب: اس نظام میں ایک یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی۔ 5 ہزار سے 10 ہزار افراد کی نمائندگی کرتی تھی۔ ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔

-4 مشرقی پاکستان میں تھانہ کونسل کا تعارف لکھیں۔

جواب: مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ہوتی تھی اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔

-5 بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی اہمیت لکھیں۔

جواب: اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے تھے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔ اس نظام کے قیام سے لوگوں کے مسائل کی طرف توجہ دی گئی۔

-6 1961ء کے عائلی قوانین کے چند نکات لکھیں۔

جواب: 1961ء کے عائلی قوانین کے چند نکات یہ ہیں۔

(i) پاکستان میں پہلی دفعہ نکاح کا اندراج لازمی قرار دیا گیا۔

(ii) پہلی بیوی کی اجازت کے بغیر دوسری شادی خلاف قانون قرار دی گئی۔

(iii) شادی کے لیے لڑکے کی عمر 18 سال اور لڑکی کی عمر 16 سال مقرر کی گئی۔

(iv) طلاق کی صورت میں عدت 90 دن مقرر کی گئی۔

-7 پاکستان میں دوسرا آئین کب نافذ کیا گیا؟

جواب: پاکستان میں دوسرا آئین 8 جون 1962ء کو نافذ کیا گیا۔

-8 1962ء کے آئین کی دفعات اور گوشوارے کتنے تھے؟

جواب: 1962ء کے آئین کی دفعات 250 اور گوشوارے پانچ تھے۔

-9 1962ء کے آئین میں قومی زبان کسے قرار دیا گیا؟

جواب: 1962ء کے آئین میں اُردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

-10 1962ء کے آئین کو کب اور کس نے منسوخ کیا؟

جواب: 1962ء کے آئین کو 25 مارچ 1969ء کو جنرل آغا محمد یحییٰ خان نے منسوخ کیا۔

-11 محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے خلاف انتخاب میں کیوں حصہ لیا؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح کو کسی عہدے یا اقتدار کا لالچ نہ تھا۔ لیکن ملک کو آمریت سے بچانے کے لیے اور پارلیمانی جمہوری اداروں کو

بحال کرنے کی غرض سے آپ نے بڑھاپے اور بیماری کے باوجود انتخابات میں حصہ لیا۔

12- 1965ء کے صدارتی انتخاب میں محترمہ فاطمہ جناح کو کیسے شکست ہوئی؟

جواب: بنیادی جمہوریت کے ارکان نے ایوب خان کو اکثریت سے صدر منتخب کر لیا اور محترمہ فاطمہ جناح کو شکست ہو گئی۔

13- رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات کب شروع ہوئے؟

جواب: رن آف کچھ میں پاک بھارت سرحدی تنازعات 1965ء میں موسم بہار سے شروع ہو چکے تھے۔

14- کس نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا؟

جواب: بھارت کے وزیراعظم لال بہادر شاستری نے کشمیر کے مسئلے کو پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات کے لیے ثانوی حیثیت قرار دیا۔

15- 1965ء میں بھارت نے کہاں صدارتی راج نافذ کر دیا؟

جواب: 1965ء میں بھارت نے ریاست جموں وکشمیر میں صدارتی راج نافذ کر دیا۔

16- 1965ء کی پاک بھارت جنگ کن محاذوں پر لڑی گئی؟

جواب: 1965ء کی پاک بھارت جنگ لاہور سیکٹر، رن آف کچھ، سیالکوٹ (چونڈہ) اور کشمیر وغیرہ کے محاذوں پر لڑی گئی۔

17- 1965ء کی جنگ کے موقع پر صدر ایوب خان نے قوم سے کیا خطاب کیا؟

جواب: جنرل ایوب خان نے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"ہمارے بہادر سپاہی دشمن کو پسپا کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے ہیں اور پاکستان کی مسلح افواج بہادری کا مظاہرہ کریں گی۔ ہماری مسلح افواج ناقابل شکست جذبے سے دشمن کو شکست دے گی۔ بھارتی حکمرانوں کو یہ علم نہیں کہ انہوں نے کس قوم کو للکارا ہے۔"

18- میجر راجا عزیز بھٹی کو کس طرح نشان حیدر ملا؟

جواب: 1965ء کی جنگ میں لاہور کے محاذ پر میجر راجا عزیز بھٹی اور ان کے ساتھیوں نے دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ دشمن کو اپنے علاقے میں داخل ہونے سے روکے رکھا۔ انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے دشمن کو بی۔ آر۔ بی نہر کو عبور نہ کرنے دیا۔ اس بہادری کے صلہ میں انہیں "نشان حیدر" سے نوازا گیا۔

19- چونڈہ کے محاذ پر پاکستانی فوج کے جوانوں نے کس بہادری کا مظاہرہ کیا؟

جواب: 1965ء میں چونڈہ کے مقام پر ٹینکوں کی بہت بڑی جنگ لڑی گئی۔ ہماری فوج کے جوانوں نے اپنے جسموں پر بم باندھ کر دشمن کے ٹینکوں کا راستہ روکا۔

20- 1965ء کی جنگ میں پاک فضائیہ کا کیا کردار تھا؟

جواب: 1965ء کی جنگ کے ابتدائی تین دنوں میں پاک فضائیہ نے بھارتی فضائیہ کی کمر توڑ دی۔ پاک فضائیہ کے سکواڈرن لیڈر ایم۔ ایم عالم نے صرف ایک منٹ میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جہاز فضا میں تباہ کیے۔

21- 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں پاکستان کے کن شہروں کو ہلال استقلال سے نوازا گیا؟

جواب: 1965ء کی جنگ میں عوامی جوش وخروش کے پیش نظر پاکستان کے تین شہروں لاہور، سرگودھا اور سیالکوٹ کو ہلال استقلال سے نوازا گیا۔

22- صدر ایوب خان نے زرعی شعبے میں کونسی اصلاحات کروائیں؟

جواب: صدر ایوب نے زرعی شعبے میں جو اصلاحات متعارف کروائیں وہ یہ ہیں۔

(i) بڑے جاگیرداروں کے لیے زمین کی ملکیت کی حد مقرر کی۔ (ii) مزارعوں اور ہاریوں میں زمین تقسیم کی۔

(iii) زیادہ پیداوار والے بیج منگوا کر کسانوں میں تقسیم کیے۔ (iv) کیمیائی کھادوں کے استعمال کو بڑھایا گیا۔

(v) جدید زرعی آلات کو متعارف کروایا۔

(vi) کسانوں کے لیے آسان شرائط پر زرعی قرضوں کا اجرا کیا۔

23- صدر ایوب خان کے دور میں صنعتی شعبوں کی مدد کے لیے اور سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے کس کا قیام عمل میں لایا گیا؟

جواب: صدر ایوب خان کے دور میں صنعتی شعبوں کی مدد اور سائنسی تحقیق میں اضافہ کے لیے پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (PCSIR) کا قیام عمل میں لایا گیا۔

24- صدر ایوب خان کے دور میں کون سا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کامیاب ہوا؟

جواب: صدر ایوب خان کے دور میں دوسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ (1965-1960ء) کامیابی سے ہم کنار ہوا بلکہ بعض شعبوں کی ترقی مقررہ حد سے بھی بڑھ گئی۔

25- تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ کیوں ناکام ہوا؟

جواب: تیسرا پانچ سالہ ترقیاتی منصوبہ پورے طور پر کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ ابتدائی دو سالوں میں زبردست خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا جس سے فصلیں بری طرح متاثر ہوئیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے دفاعی اخراجات بڑھ گئے جس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مجوزہ وسائل میں کمی پیدا ہوگئی۔

26- جنرل ایوب خان نے کب اور کیوں استعفیٰ دیا؟

جواب: جنرل ایوب خان نے 25 مارچ 1969ء کو استعفیٰ دیا کیونکہ ملک کے حالات اس کے خلاف بہت زیادہ خراب ہو گئے تھے۔

27- پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد کیوں رکھی گئی؟

جواب: صدر ایوب خان کے دور میں ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ تھے۔ انہوں نے معاہدہ تاشقند پر اختلافات کے باعث وزارت خارجہ سے استعفیٰ دے کر ایک نئی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی۔

28- یحییٰ خان نے کب مارشل لا لگایا؟

جواب: یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء کو مارشل لا لگایا۔

-29 جنرل یحییٰ خان نے کب اور کس نام سے عبوری آئین بنایا؟

جواب: جنرل یحییٰ خان نے 1970 میں ایک عبوری آئین ''لیگل فریم ورک آرڈر'' کے نام سے بنایا۔

-30 1970ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے کونسا نعرہ لگایا؟

جواب: 1970ء کے عام انتخابات میں پاکستان پیپلز پارٹی نے روٹی، کپڑا اور مکان کا نعرہ لگایا جو عوام میں بڑا مقبول ہوا۔

-31 1970ء کے انتخابات میں بڑی جماعتوں کی حاصل کردہ نشستوں کی تعداد لکھیں۔

جواب: 1970ء کے انتخابات میں عوامی لیگ نے قومی اسمبلی کی 167 اور صوبائی اسمبلی کی 288 نشستیں جیتیں جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی نے قومی اسمبلی کی 81 اور صوبائی اسمبلی میں صوبہ سندھ اور پنجاب میں اکثریت حاصل کی۔

-32 مشرقی پاکستان میں کس تنظیم نے فسادات کا بازار گرم کیا؟

جواب: مشرقی پاکستان میں مکتی باہنی نامی تنظیم نے فسادات پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔

-33 سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور کب ہوا؟

جواب: سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور 16 دسمبر 2014ء میں ہوا۔

-34 مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

جواب: مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا۔

-35 مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے چار اسباب کے نام لکھیں۔

جواب: مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے چار اسباب یہ تھے:

(i) معاشی پسماندگی (ii) ہندو اساتذہ کا کردار

(iii) زبان کا مسئلہ (iv) بھارت کی مداخلت

-36 بنگلہ دیش کے قیام کے بعد مغربی پاکستان کا اقتدار جنرل یحییٰ خان نے کس کو سونپا؟

جواب: بنگلہ دیش کے قیام کے بعد مغربی پاکستان کا اقتدار جنرل یحییٰ خان نے پاکستان پیپلز پارٹی کے سربراہ ذوالفقار علی بھٹو کو سونپ دیا۔

زمین اور ماحول
Land and Environment

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- ایک طبعی نقشے کی مدد سے پاکستان کے محلِ وقوع کی نشاندہی عرض بلد اور طول بلد اور پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے حوالے سے کر سکیں۔
2- پاکستان کے اہم زمینی خدوخال (پہاڑی سلسلوں، سطح مرتفع اور میدانوں وغیرہ) کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
3- پاکستان کے آب و ہوا کے لحاظ سے اہم خطوں کی نشاندہی کر سکیں اور ہر خطے کی آب و ہوا کی خصوصیات بیان کر سکیں۔
4- پاکستان کے بڑے گلیشیرز اور دریاؤں کے محل وقوع کی نشاندہی کر سکیں اور ان کی اہمیت اجاگر کر سکیں۔
5- جنگلات کی اہم اقسام اور ان کی تقسیم، اہمیت اور تحفظ پر بحث کر سکیں۔
6- پاکستان کی جنگلی حیات، ان کے مسکن اور ان کے تحفظ کے لیے کوششوں کی نشاندہی کر سکیں۔
7- پاکستان کے اہم قدرتی خطوں کی خصوصیات اور ان میں انسانی ماحول بیان کر سکیں۔
8- پاکستان کے اہم ماحولیاتی خطرات کی نوعیت، اہمیت اور ان سے متعلقہ مسائل اور ان کے حل پر بحث کر سکیں۔
9- پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو بچانے میں درپیش مشکلات بیان کر سکیں۔

سوال 1: پاکستان کا محل وقوع اور اس کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: پاکستان کا محل وقوع: (Location of Pakistan)

پاکستان براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ یہ جنوبی ایشیا کا ایک اہم ملک ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ 796,096 مربع کلومیٹر ہے، جو دنیا کے کل رقبے کا 0.67 فیصد ہے۔ پاکستان کا قریباً 58 فیصد رقبہ پہاڑوں اور سطوح مرتفع پر مشتمل ہے جبکہ قریباً 42 فیصد رقبہ میدانوں اور ریگستانوں پر پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان ایک وسیع و عریض ملک ہے جو جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحلوں اور دریائے سندھ کے ڈیلٹائی میدان سے شمال کے بلند و بالا پہاڑی سلسلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان اس لحاظ سے ایک خوش قسمت ملک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک موزوں طبعی ماحول سے نوازا ہے۔ طبعی ماحول کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی اور دوسری سرگرمیوں پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ پاکستان 24 سے 37 درجے عرض بلد شمالی اور 61 سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین،

مغرب کی جانب افغانستان اور ایران، مشرق کی سمت بھارت اور جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔

محلِ وقوع کی اہمیت:(Importance of Location)

پاکستان کو اپنے محل وقوع کے اعتبار سے دنیا میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ پاکستان مشرق اور مغرب کے درمیان رابطے کا اہم ذریعہ ہے۔

-1 شمالی ملک چین سے تعلقات:

پاکستان کے شمال میں چین واقع ہے جو دنیا کے نقشے پر ایک اہم معاشی طاقت بن کر ابھر رہا ہے۔ چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا اور پاکستان بھی چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری(CPEC) منصوبے سمیت پاکستان میں کئی ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ ان منصوبوں سے دونوں ممالک کے درمیان صنعتی، معاشی اور سماجی تعلقات مزید مستحکم ہو رہے ہیں۔ اور اس خطے کی ترقی و خوشحالی کے نئے دروازے کھل رہے ہیں۔

-2 وسطی ایشیائی اسلامی ممالک:

پاکستان کے شمال مغرب کی سمت وسطی ایشیائی اسلامی ممالک (قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان) واقع ہیں۔ یہ ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو وسطی ایشیائی ریاستوں کو قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

-3 مغربی ممالک افغانستان اور ایران سے تعلقات:

پاکستان کے مغرب کی جانب افغانستان اور ایران واقع ہیں۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ ان ممالک کے ساتھ بھی پاکستان کے برادرانہ تعلقات قائم ہیں۔

-4 مشرقی ملک بھارت سے تعلقات:

پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان جموں وکشمیر اور کئی دوسرے مسائل پر کشیدگی موجود ہے لیکن ان مسائل کے حل کے بعد دونوں ممالک میں تعاون کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔

-5 بحیرۂ عرب کی اہمیت:

پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے جو بحر ہند کا حصہ ہے۔ مغرب اور مشرق کے درمیان تجارت زیادہ تر بحر ہند کے راستے سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک اہم تجارتی شاہراہ پر ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان بحیرۂ عرب کے راستے خلیج فارس سے ملحقہ مسلم ممالک سے ملا ہوا ہے۔ یہ تمام خلیجی ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں۔

-6 بحر ہند کی اہمیت:

اس کے علاوہ پاکستان کے خوشگوار تعلقات بحر ہند کے راستے کئی ممالک کے ساتھ قائم ہیں۔ ان میں جنوب مشرقی ایشیائی مسلم ممالک (انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی دارلسلام) جنوبی ایشیائی مسلم ممالک (بنگلہ دیش، مالدیپ) اور سری لنکا شامل ہیں۔

سوال2: پاکستان کے طبعی خدوخال کی وضاحت کریں۔

جواب: پاکستان کے طبعی خدوخال:(Physical Features of Pakistan)

طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- پہاڑی سلسلے 2- میدانی علاقے 3- سطوح مرتفع

1- پہاڑی سلسلے: (Mountain Ranges)

زمین کا وہ حصہ جو سطح زمین سے بلند ہو اور جس کی اطراف کی ڈھلوان زیادہ، سطح پتھریلی اور ناہموار ہو، پہاڑ کہلاتا ہے۔

پاکستان میں دنیا کے بلند پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں۔ان کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

(i) شمالی پہاڑی سلسلے (ii) شمال مغربی پہاڑی سلسلہ (iii) مغربی پہاڑی سلسلے

(i) شمالی پہاڑی سلسلے: (Northern Mountain Ranges)

اس پہاڑی سلسلے میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم واقع ہیں۔

کوہ قراقرم:(Koh-e-Korakoram)

درہ خنجراب پاکستان اور چین کو ملاتا ہے

یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال میں واقع ہے۔ دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی چوٹی کے۔ٹو اسی پہاڑی سلسلہ میں ہے جو سطح سمندر سے قریباً 8611 میٹر بلند ہے۔ کوہ قراقرم کی اوسط بلندی قریباً7000 میٹر ہے۔اس پہاڑ کی دشوار گزار بلند چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ دنیا کے بلند ترین پہاڑی درّے خنجراب اور شندور کوہ قراقرم میں واقع ہیں۔ وادی ہنزہ اور گلگت وغیرہ کوہ قراقرم کی خوبصورت وادیاں ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔شاہراہِ قراقرم تعمیر ہونے سے دونوں ممالک کو تجارت اور سیاحت میں کافی فائدہ ہوا ہے۔

کوہ ہمالیہ: (Koh-e-Himalayas)

نانگا پربت

کوہ ہمالیہ جنوبی ایشیا کے شمال میں مغرب سے جنوب مشرق کی طرف شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں کوہ ہمالیہ کا مغربی حصہ واقع ہے۔ اس کی اوسط بلندی1000 میٹر سے لے کر 6500 میٹر تک ہے۔جس میں شوالک کی پہاڑیاں، ہمالیہ صغیر کا پہاڑی سلسلہ اور ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ نانگا پربت اس پہاڑی سلسلہ کی پاکستان میں سب سے بلند چوٹی ہے جس کی سطح سمندر سے بلندی قریباً8126 میٹر ہے۔اس پہاڑی سلسلہ میں دنیا کی خوب صورت ترین وادیاں واقع ہیں جن میں وادی کشمیر اہم ہے۔قدرتی نباتات خصوصاً سدابہار نوکدار جنگلات سے یہ پہاڑ مالا مال ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
>
> ماؤنٹ ایورسٹ دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی ہے اس کی بلندی 8848 میٹر ہے۔ جو کہ نیپال میں واقع ہے۔

(ii) شمالی مغربی پہاڑی سلسلہ: (North Western Mountain Range)

کوہ ہندوکش:(Koh-e-Hindukush)

ترچ میر
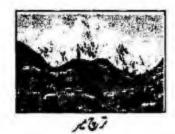
کوہ ہندوکش پاکستان کے شمال مغرب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ سطح مرتفع پامیر سے شروع ہوکر دریائے کابل تک پھیلا ہوا ہے۔کوہ ہندوکش کا زیادہ تر حصہ افغانستان میں واقع ہے۔اس پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی ترچ میر ہے،جو قریباً 7690 میٹر بلند ہے۔اسی پہاڑ میں چترال،سوات اور دیر کی وادیاں واقع ہیں۔

(iii) مغربی پہاڑی سلسلے: (Western Mountain Ranges)

کوہ سفید:(Koh-e-Sofald): کوہِ سفید دریائے کابل کے جنوب میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔اس پہاڑی سلسلہ کی اوسط بلندی قریباً 3600 میٹر ہے۔درّہ خیبر کوہِ سفید کے شمال میں واقع ہے۔درّہ خیبر پاکستان اور افغانستان کے درمیان ایک تاریخی گزرگاہ ہے،جس کی لمبائی قریباً 53 کلومیٹر ہے۔کوہِ سفید کے جنوب میں دریائے کرم بہتا ہے۔

وزیرستان کی پہاڑیاں:(Waziristan Hills)

دریائے گومل

کوہاٹ اور وزیرستان کی پہاڑیاں کوہِ سفید کے جنوب میں واقع ہیں۔ یہ مختلف پہاڑیوں کے سلسلے ہیں۔ ان پہاڑیوں کے اہم درّے کرم،ٹوچی اور گومل ہیں۔دریائے کرم اور دریائے گومل کے درمیان واقع یہ پہاڑی سلسلہ شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔اس سلسلہ کا ایک اور اہم دریا ٹوچی بھی ہے۔وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ ٹوبا کاکڑ کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔

کوہِ سلیمان: (Koh-e-Suleman)

کوہ سلیمان

کوہِ سلیمان وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ پاکستان کے قریباً وسط میں واقع ہے۔کوہِ سلیمان کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جو سطح سمندر سے قریباً 3443 میٹر بلند ہے۔دریائے بولان اس سلسلے کا اہم دریا ہے۔کوہِ سلیمان کے جنوب میں بگٹی اور مری کی پہاڑیاں ہیں۔درۂ بولان اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

کیرتھر کی پہاڑیاں: (Kirthar Hills)

کیرتھر نیشنل پارک

کیرتھر کی پہاڑیاں دریائے سندھ کے مغرب کی جانب صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد کے ساتھ ساتھ کوہِ سلیمان کے جنوب میں واقع ہیں۔ یہ پہاڑیاں شمالاً جنوباً پھیلی ہوئی ہیں۔کیرتھر کی زیادہ سے زیادہ بلندی قریباً 2150 میٹر ہے۔دریائے حب اور لیاری کیرتھر سے بحیرۂ عرب کی طرف بہتے ہیں۔

کوہِ نمک: (Salt Range)

کوہِ نمک سطح مرتفع پوٹھوار کے جنوب میں واقع ہے۔ کوہِ نمک کے مشرق میں دریائے جہلم واقع ہے۔ کوہِ نمک کی اوسطاً بلندی قریباً 700 میٹر ہے لیکن سکیسر کے مقام پر اس کی بلندی قریباً 1500 میٹر ہو جاتی ہے۔ اس علاقے کا مشہور اور بڑا دریا سون ہے۔

کلر کہار سالٹ رینج

-2 میدانی علاقے: (Plain Areas)

پاکستان میں صوبہ پنجاب کا میدانی علاقہ، دریائے سندھ کا بالائی میدان کہلاتا ہے جس کا نام پانچ دریاؤں جہلم، چناب، ستلج، سندھ اور راوی کے سیراب کرنے کی وجہ سے رکھا ہے۔ دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا اور اہم دریا ہے۔ یہ میدان قریباً ہموار ہے اور دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنا ہے لہٰذا مٹی بہت زرخیز ہے۔ بارش کی کمی کو مصنوعی آب پاشی یعنی ٹیوب ویلوں اور نہری پانی سے پورا کیا جاتا ہے۔

میدانی علاقہ

کیا آپ جانتے ہیں؟
دنیا کی تقریباً 80 فیصد آبادی میدانوں میں پائی جاتی ہے۔

دریائے سندھ کا زیریں میدان ہموار ہے اور کم ڈھلوان رکھتا ہے۔ اس میدان کو صرف دریائے سندھ ہی سیراب کرتا ہے۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان زرعی لحاظ سے بہت اہم ہے۔ اس میدان کے جنوب مشرق کی جانب تھر کا ریگستان ہے۔ دریائے سندھ کا ڈیلٹائی علاقہ ٹھٹھہ کے قریب سے شروع ہوتا ہے۔ میدانی علاقے میں ساحلی میدان اور ریگستان بھی شامل ہیں۔

(i) ساحلی میدان: (Coastal Plain)

پاکستان کا ساحل قریباً 1050 کلو میٹر لمبا ہے۔ یہ ساحلی پٹی صوبہ سندھ میں بھارت کی سرحد سے شروع ہوتی ہے اور ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوئی مغرب میں ایران کی سرحد تک پھیلی ہوئی ہے۔ ساحلی میدانی علاقہ چھوٹی بڑی بندرگاہوں پر مشتمل ہے جن میں کراچی سب سے اہم بندرگاہ ہے۔ دوسری اہم بندرگاہیں پورٹ قاسم، گوادر اور پسنی ہیں۔ ان علاقوں میں ماہی گیری کی صنعت ترقی کر رہی ہے۔

مکران کوسٹل ہائی وے

(ii) ریگستان: (Deserts)

پاکستان کا جنوب مشرقی حصہ ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے۔ یہ ایک وسیع و عریض رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے میں بہاولپور،

تھر

میر پور خاص اور تھر پارکر کے اضلاع شامل ہیں۔ بہاولپور میں اس صحرا کو چولستان یا روہی جبکہ سندھ میں تھر کہتے ہیں۔ زیادہ تر علاقہ غیر آباد ہے۔ پاکستان کا دوسرا ریگستان تھل ہے۔ یہ ریگستان دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان واقع ہے۔ یہ علاقہ زیادہ تر غیر آباد ہے۔ پاکستان کا تیسرا ریگستانی علاقہ صوبہ بلوچستان کے شمال مغرب میں واقع ہے جسے صحرائے خاران کہتے ہیں۔

-3 سطوح مرتفع: (Plateaus)

سطح مرتفع کے خدوخال میں نشیب وفراز ملتے ہیں۔ کہیں پہاڑی سلسلے پائے جاتے ہیں، کہیں میدان اور کہیں دریائی وادیاں سطح مرتفع پر موجود ہوتی ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> سطح مرتفع پامیر دنیا کی سب سے بلند سطح مرتفع ہے جسے دنیا کی چھت بھی کہا جاتا ہے۔

(i) سطح مرتفع پوٹھوار: (Pothowar Plateau)

پوٹھوار

سطح مرتفع پوٹھوار کے شمال میں کالا چٹا اور مارگلہ کی پہاڑیاں، جنوب میں کوہستان نمک، مشرق میں دریائے جہلم اور مغرب کی جانب دریائے سندھ بہتا ہے۔ یہ سطح مرتفع سمندر سے 300 میٹر سے 600 میٹر تک بلند ہے۔ یہاں کا اہم دریا دریائے سوان جو یہاں اپنی وادی بناتا ہے جسے وادی سوان کہتے ہیں۔ سطح مرتفع پوٹھوار کی سطح بے حد کٹی پھٹی ہے۔

(ii) سطح مرتفع بلوچستان: (Balochistan Plateau)

سطح مرتفع بلوچستان کوہ سلیمان اور کیرتھر کے پہاڑی سلسلوں کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ سطح مرتفع زیادہ سے زیادہ 900 میٹر تک بلند ہے۔ سطح مرتفع بلوچستان ناہموار اور بنجر ہے۔ یہاں بارش بہت کم ہوتی ہے لہٰذا یہ علاقہ صحرائی خصوصیات رکھتا ہے۔ اس سطح مرتفع کے شمال میں کوہ چاغی اور ٹوبا کاکڑ کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ صوبہ بلوچستان کے مغربی حصے میں نمکین پانی کی جھیلیں ہیں جن میں سب سے مشہور اور بڑی جھیل ہامون مشخیل ہے۔ سطح مرتفع کے اہم دریا گومل، ژوب اور ہنگول ہیں۔

سوال3: پاکستان کی آب و ہوا کے خطے اور انسانی زندگی پر اثرات کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: پاکستان کی آب و ہوا: (Climate of Pakistan)

کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب و ہوا کہلاتا ہے۔ موسمی کیفیات سے مراد درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ اور نمی وغیرہ ہیں۔

پاکستان کو آب و ہوا کے لحاظ سے مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1- نیم حاری بڑی بلند آب وہوا کا خطہ
2- نیم حاری بڑی سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ
3- نیم حاری بڑی میدانی آب وہوا کا خطہ
4- حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ

1- نیم حاری بڑی بلند آب وہوا کا خطہ: (Sub-Tropical Continental Highland)

آب وہوا کے اس خطہ میں پاکستان کے شمالی بلند پہاڑی علاقے (بیرونی، وسطی کوہ ہمالیہ) شمال مغربی پہاڑی سلسلے (چترال، سوات اور دیر وغیرہ) مغربی پہاڑی سلسلے (وزیرستان، ژوب اور لورالائی) اور بلوچستان کے پہاڑی سلسلے (کوئٹہ، ساراوان، وسطی مکران اور جالیوان) شامل ہیں۔ یہاں کی آب وہوا موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔ عموماً برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما ٹھنڈا ہوتا ہے جبکہ موسم بہار میں بارشیں ہوتی ہیں۔

اس خطہ کے کچھ علاقوں مثلاً بیرونی ہمالیہ، مری اور ہزارہ میں تقریباً سارا سال بارشیں ہوتی ہیں۔ زیادہ تر بارشیں موسم گرما کے آخر میں ہوتی ہیں۔

2- نیم حاری بڑی سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ: (Sub-Tropical Continental Plateau)

آب وہوا کے اس خطہ میں زیادہ تر بلوچستان کا علاقہ آتا ہے۔ مئی سے وسط ستمبر تک گرم اور گرد آلود ہوائیں مسلسل چلتی رہتی ہیں۔ سبی اور جیک آباد اسی خط میں واقع ہیں۔ جنوری اور فروری کے مہینوں میں کچھ بارشیں ہوتی ہیں۔ موسم شدید گرم اور خشک ہوتا ہے۔

3- نیم حاری بڑی میدانی آب وہوا کا خطہ: (Sub-Tropical Continental Lowland)

آب وہوا کے اس خطہ میں دریائے سندھ کا بالائی (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔ اس خطے کی آب وہوا میں موسم گرما میں زیادہ درجہ حرارت رہتا ہے اور موسم گرما کے آخر میں مون سون ہواؤں سے شمالی پنجاب میں زیادہ بارشیں ہوتی ہیں جبکہ میدانی علاقوں میں بارشیں کم ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بھی بارش کی یہی صورت حال رہتی ہے۔ تھل اور جنوب مشرقی صحرا خشک ترین علاقے ہیں یعنی بارش بہت کم ہوتی ہے۔ پشاور کے میدانی علاقوں میں تیز ہوائیں، بارش اور طوفان آتے ہیں۔

4- حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ: (Tropical Coastaland)

آب وہوا کے اس خطہ میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔ سالانہ اور روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت کم فرق ہوتا ہے۔ موسم گرما کے دوران سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں۔ ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت تقریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ مئی اور جون گرم ترین مہینے ہیں۔ لسبیلہ کے ساحلی میدان میں بارشیں موسم گرما اور سرما دونوں موسموں میں ہوتی ہیں۔

آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات: (Impacts of Climate on Human Life)

آب وہوا کسی مقام یا علاقے میں موجود انسانوں کے روزمرہ کاموں پر اثر رکھتی ہے۔ کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی، معاشرتی، سماجی، سیاسی، تجارتی سمیت تمام سرگرمیوں کا انحصار کافی حد تک آب وہوا پر ہے۔ سرد علاقوں کے لوگوں کا لباس، رہائش اور خوراک وغیرہ گرم علاقوں کے لوگوں سے کافی حد تک مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح ملکی سطح پر تجارتی، معاشی غرضیکہ تمام سرگرمیاں مختلف ہوتی ہیں۔

(i) پہاڑی علاقے کے لوگوں کی سرگرمیاں:

پاکستان کے شمالی و شمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے کئی ہزار میٹر بلند ہیں۔

پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے سیلسیس) سے گر جاتا ہے۔زیادہ تر برف باری ہوتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی تمام سرگرمیاں موسم سرما میں قریباً محدود ہوتی ہیں۔لوگ موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے خوراک اور دیگر ضروری اشیا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔لوگوں کی سرگرمیوں میں گھریلو دستکاری بہت اہم ہے۔ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں کیونکہ برف باری کی وجہ سے چراگاہیں ختم ہو جاتی ہیں۔موسم گرما میں یہ علاقے سرسبز وشاداب ہو جاتے ہیں۔ برف پگھلنے سے ندی نالے رواں دواں ہو جاتے ہیں۔ یہاں کے رہنے والے لوگ اپنے مویشیوں کو لے کر دوبارہ ان علاقوں کا رُخ کرتے ہیں۔موسم گرما میں لوگ کاشت کاری کرتے ہیں۔مختلف اقسام کے پھل پیدا ہوتے ہیں لہٰذا معاشی وتجارتی سرگرمیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں معدنیات کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ان علاقوں کی آب وہوا اچھی ہونے کی وجہ سے سیاحت کو بہت ترقی ملی ہے۔

(ii) میدانی علاقوں کی آب وہوا:

پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا میں شدت پائی جاتی ہے یعنی موسم گرما گرم اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔ یہ آب وہوا مختلف اقسام کی فصلوں، سبزیوں اور پھلوں کے لیے بہت موزوں ہے۔میدانی علاقے کیونکہ دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں لہٰذا بہت زرخیز ہیں۔ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی اسی علاقے میں ہے۔ ذرائع آمدورفت اور نقل وحمل بہتر ہیں اور لوگوں کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔

(iii) صحرائی علاقوں کی آب وہوا:

پاکستان میں صحرائی علاقوں کی آب وہوا بہت گرم اور خشک ہے۔دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت فرق ہے۔موسم گرما میں دن کے وقت لُو چلتی ہے۔ گرد آلود آندھیاں چلتی ہیں۔ پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی وجنوبی علاقہ خاص طور پر ریگستان خصوصیت رکھتا ہے۔ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے۔ بارش کم ہوتی ہے اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔ بھیڑ بکریاں پالنا ان علاقوں کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش ہے۔

(iv) سطح مرتفع بلوچستان کی آب وہوا:

پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کی آب وہوا موسم گرما میں گرم ترین اور موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کا خشک ترین علاقہ ہے۔موسم سرما کی برف باری اس علاقے میں پانی کے ذخیروں کی دستیابی کا اہم ذریعہ ہے۔موسم گرما میں نشیبی علاقے اور چھوٹے دریاؤں میں پانی جمع ہو جاتا ہے لہٰذا یہاں جھیلیں اور موسمی ندی نالے موجود ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں ''کاریز'' کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ان زمین دوز نالیوں کی وجہ سے پانی بخارات بن کر نہیں اڑ سکتا جس کی وجہ سے اس علاقے میں کاشتکاری شروع ہو گئی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار بھیڑ بکریاں اور مویشی پالنے پر ہے۔ یہ علاقہ پھلوں کی پیداوار اور معدنی وسائل کی دولت سے مالا مال ہے۔لوگوں کا ذریعہ معاش مقامی وسائل کی دستیابی پر ہے۔

سوال4: پاکستان کے بڑے گلیشیئرز اور دریاؤں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: گلیشیئر: (Glacier)

پہاڑیوں کی وادیوں میں جمی ہوئی برف جو کہ ڈھلوان کی طرف حرکت کرتی ہے گلیشیئر کہلاتا ہے۔ زیادہ بلند علاقوں میں درجہ حرارت کم ہونے اور برف باری سے گلیشیئر بنتے ہیں۔ مسلسل برف کے جمع ہونے سے نیچے والی برف سخت ہو جاتی ہے اور کم بلندی کی طرف سرکنا شروع کر دیتی ہے، جس سے گلیشیئر حرکت کرتا ہے۔ پاکستان کے شمال اور شمال مشرقی علاقے ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش دنیا کے بلند ترین پہاڑوں پر مشتمل ہیں۔ تمام سال برف سے ڈھکے رہتے ہیں۔ ان پہاڑی سلسلوں میں دنیا کے بڑے بڑے گلیشیئرز موجود ہیں، جن میں سیاچن، بولتورو، بیافو، بتورا اور ہسپر وغیرہ چند بڑے گلیشیئرز ہیں۔

گلیشیئر

1- سیاچن گلیشیئر: (Siachen Glacier)

سیاچن بلتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جنگلی گلاب کے ہیں۔ اس گلیشیئر پر یہ پودا زیادہ اگتا ہے اس لیے بلتی لوگ اسے سیاچن کہتے ہیں۔ اس کی لمبائی 70 کلومیٹر ہے۔ یہ سلسلہ قراقرم میں واقع ہے۔

2- بالتورو گلیشیئر: (Baltoro Glacier)

بالتورو گلیشیئر بلتستان میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 62 کلومیٹر ہے۔ مشہور زمانہ کے ٹو پہاڑ بھی اسی گلیشیئر میں واقع ہے۔ برالدو کا دریا (Braldu River) اسی گلیشیئر سے نکلتا ہے جو دریائے سندھ میں گرتا ہے۔ سکردو شہر سے اس گلیشیئر تک رسائی کی جا سکتی ہے۔

3- بتورا گلیشیئر: (Batora Glacier)

بتورا گلیشیئر 54 کلومیٹر لمبا ہے۔ یہ وادی گوجل، گلگت بلتستان میں واقع ہے۔

4- بیافو گلیشیئر: (Biafo Glacier)

بیافو گلیشیئر قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔ یہ ہسپر گلیشیئر سے ملتا ہے، جو کہ وادی ہنزہ میں واقع ہے۔

> کیا آپ جانتے ہیں؟
> گلیشیئرز پاکستان سمیت دنیا بھر میں تازہ پانی کا ایک سب سے بڑا ذریعہ ہیں۔

5- ہسپر گلیشئر: (Hispar Glacier)

ہسپر گلیشئر پاکستان کے شمالی علاقہ قراقرم میں واقع ہے۔ یہ گلیشیر 49 کلومیٹر لمبا ہے۔ دریائے ہسپر اسی گلیشئر سے نکلتا ہے۔

گلیشئرز کی اہمیت: (Importance of Glacier)

پاکستان میں قراقرم کا پہاڑی سلسلہ دنیا کے سب سے زیادہ گلیشئرز والے علاقوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان میں پائے جانے والے گلیشئرز کا تازہ پانی چشموں اور نالوں کی صورت میں دریاؤں میں گرتا ہے۔ پاکستان میں بہنے والے دریا ان ہی گلیشئرز کے مرہون منت ہیں۔ اس کے علاوہ گلیشئرز کے ٹوٹنے پھوٹنے کی وجہ سے ان پہاڑی سلسلوں میں کئی تازہ پانی کی جھیلیں بھی وجود میں آگئی ہیں جو کہ مقامی آبادی کی پانی ضرورت کو پورا کرتی ہیں۔ ان جھیلوں میں سیف الملوک، شندور اور ست پارا بہت اہم ہیں۔ ان جھیلوں کی موجودگی کی وجہ سے اس علاقے کی خوبصورتی میں بہت زیادہ اضافہ ہوگیا ہے جس کی وجہ سے یہ علاقے سیاحت کے لیے بہت مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ یہ جھیلیں اس علاقے میں موجود آبی حیات کی پرورش کے لیے بھی معاون ہیں۔

پاکستان کے دریا: (Rivers of Pakistan)

پاکستان میں دریاؤں کا نظام دریائے سندھ کے مشرقی اور مغربی معاون دریاؤں جو کہ صوبہ پنجاب، گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا، سندھ، آزاد کشمیر کے علاوہ بلوچستان کے دریاؤں پر مشتمل ہے جو ہمارے ملک کی سرزمین کو سیراب کرتے ہیں۔

دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا: (Indus River and its Tributaries)

سیٹلائٹ سے لی گئی دریائے سندھ

دریائے سندھ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے جو پنجاب کے بھی ایک بڑے علاقے کو سیراب کرتا ہے۔ یہ دریا چین کے علاقے تبت سے نکلتا ہے اور گلگت بلتستان کے علاقے سے بہتا ہوا اٹک کے مقام پر پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے بعد یہ شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہوا صوبہ سندھ میں داخل ہوتا ہے۔ مٹھن کوٹ کے مقام پر پنجاب کے باقی تمام دریا، دریائے سندھ سے مل جاتے ہیں۔ یہاں سے دریائے سندھ جنوب کی طرف بہتا ہے اور صوبہ سندھ سے گزر کر بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔ دریائے سندھ کے بہت سے معاون دریا ہیں جو اسے دائیں اور بائیں اطراف سے آکر ملتے ہیں۔ بائیں طرف سے ملنے والے دریا کیونکہ زیادہ تر مشرق کی طرف سے آتے ہیں اس لیے انھیں مشرقی معاون دریا بھی کہتے ہیں۔

(الف) دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا: (Indus River and its Eastern tributaries)

دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا یہ ہیں:

i- دریائے راوی: (Ravi River)

دریائے راوی کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا بھارت کے علاقوں سے بہتا ہوا لاہور کے قریب پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ پنجاب کا دارالحکومت لاہور دریائے راوی کے کنارے آباد ہے۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> 1960 میں سندھ طاس معاہدے کے تحت تین دریا سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کے حصے میں جبکہ دریائے راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصہ میں آئے۔

ii- دریائے ستلج: (Sutlej River)

دریائے ستلج کوہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور بھارتی علاقوں سے بہتا ہوا سلیمانکی کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے اور پنجاب کے مشرقی علاقے میں بہتا ہوا پنجاب کے باقی دریاؤں سے مل جاتا ہے۔

iii- دریائے چناب: (Chenab River)

دریائے چناب کوہ ہمالیہ سے نکل کر مرالہ کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ تریموں کے نزدیک دریائے جہلم اور دریائے چناب آپس میں ملتے ہیں۔

iv- دریائے جہلم: (Jhelum River)

دریائے جہلم کشمیر کی وادی سے نکلتا ہے اور بہتا ہوا منگلا کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔

اہم معلومات

دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔ پاکستان میں کئی دوآبے ہیں۔ باری دوآب کے علاقے کے ایک طرف دریائے راوی بہتا ہے اور دوسری طرف دریائے ستلج ہے۔ دریائے راوی اور دریائے چناب کے درمیان رچنا دوآب ہے۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیان چج دوآب ہے جبکہ دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سندھ ساگر دوآب ہے۔

(ب) دریائے سندھ کے مغربی معاون دریا: (Indus River and its Western Tributaries)

دائیں طرف سے ملنے والے دریا شمال اور مغرب سے بہتے ہوئے دریائے سندھ میں گرتے ہیں۔ دریائے شیوک، دریائے شگر اور دریائے گلگت شمالی پہاڑی علاقوں میں اہم دریا ہیں جو دریائے سندھ سے ملتے ہیں۔ اٹک کے مقام پر دریائے کابل دریائے سندھ میں گرتا ہے۔ دریائے کابل ایک بڑا دریا ہے جو افغانستان سے شروع ہوتا ہے اور مشرق کی طرف بہتا ہوا پاکستان میں داخل ہوتا۔ دریائے پنجکور، دریائے سوات اور دریائے کنٹر اس کے اہم معاون دریا ہیں۔ دریائے کرم، دریائے ٹوچی اور دریائے گومل بھی مغرب سے بہتے ہوئے دریائے سندھ میں گرتے ہیں۔ دریائے ژوب بلوچستان کے علاقے ژوب اور لورالائی سے بہتا ہوا دریائے گومل سے جا ملتا ہے جو دریائے سندھ کا معاون دریا ہے۔ دریائے ژوب وہ واحد دریا ہے جو جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے۔

بحیرۂ عرب میں گرنے والے بلوچستان کے دریا:

بلوچستان کے دریائے دشت، ہنگول، پورالی اور حب شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہوئے بحیرۂ عرب میں جا گرتے ہیں۔ بلوچستان کی سب سے بڑی جھیل "ہامون مشخیل" ہے۔

سوال 5: پاکستان کی نہروں پر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان کی نہریں: (Canals of Pakistan)

برصغیر میں انگریز حکومت نے انیسویں صدی عیسوی کے آغاز پر جدید ترین نہری نظام تعمیر کروایا جو آج دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام کہلاتا ہے۔ اس نظام کے تحت پانچ دریاؤں پر مختلف جگہوں پر بڑے بند اور ہیڈ ورکس باندھ کر نہریں نکالی گئیں۔ پاکستان میں پائی جانے والی نہروں کی چار اقسام ہیں۔

i- طغیانی یا سیلابی نہریں: (Flood Canals)

یہ وہ نہریں ہیں جن میں پانی طغیانی کے ذریعے آتا ہے یا جب دریاؤں میں پانی زیادہ ہو۔ ان نہروں کے ہیڈ ورکس نہیں ہوتے۔

موسم برسات میں دریاؤں میں طغیانی آنے سے نہریں خود بخود چلنے لگتی ہیں۔ طغیانی نہریں زیادہ تر راجن پور، ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں ہیں۔

نہر

-ii دوامی نہریں: (Perennial Cananls)

یہ نہریں دریاؤں پر بند باندھ کر نکالی گئی ہیں اور سارا سال چلتی ہیں۔ بند کے ذریعہ دریا کا پانی روک کر ضرورت کے مطابق اسے نہر میں چھوڑا جاسکتا ہے۔ یہ نہریں ڈیم، بیراج یا ہیڈ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں اور سارا سال آب پاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں۔

-iii غیر دوامی نہریں: (Non-perennial Canals)

برسات کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی کافی مقدار میں ہوتا ہے تو یہ نہریں چلتی ہیں اور خریف کی فصل کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں، دوامی نہروں کی طرح غیر دوامی نہروں کے بھی ہیڈ ورکس ہوتے ہیں جن کے ذریعہ پانی کو کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔ دریاؤں میں پانی کی کمی ہونے کی وجہ سے ربیع کی فصل کے لیے یہ نہریں پانی مہیا نہیں کرتیں۔ ان نہروں کو ششماہی نہریں (چھ مہینوں والی نہریں) بھی کہتے ہیں۔

-iv رابطہ نہریں: (Link Canals)

صوبہ پنجاب کے دو دریا ستلج اور راوی، بھارت کے علاقوں سے گزر کر آتے ہیں۔ بھارت نے ان دریاؤں سے نہریں نکالی ہوئی ہیں۔ اس لیے پاکستان میں ان دریاؤں میں پانی کی کمی کو رابطہ نہریں پورا کرتی ہیں۔ دریائے سندھ، جہلم اور چناب سے نہریں نکال کر دریائے راوی اور ستلج کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

سوال6: پاکستان میں جنگلات کی اقسام، اہمیت اور تحفظ پر بحث کریں۔

جواب: جنگلات: (Forests)

(الف) جنگلات کی اقسام: پاکستان کی آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے یہاں درج ذیل مختلف اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

-1 **شمالی اور شمال مغربی علاقوں کے جنگلات:**

پاکستان کے کچھ شمالی اور شمال مغربی علاقوں میں اوسطاً بارش دوسرے علاقوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، چترال، سوات اور دیر وغیرہ شامل ہیں۔ یہاں سدابہار جنگلات پائے جاتے ہیں جن میں دیودار، کیل، پڑتل، صنوبر، شاہ بلوط، اخروٹ اور کاٹھ کے درخت اہم ہیں۔ ان درختوں سے اعلیٰ قسم کی عمارتی لکڑی اور میوہ جات وغیرہ حاصل ہوتے ہیں۔

-2 پہاڑی دامنی علاقوں کے جنگلات:

پہاڑی دامنی علاقوں میں زیادہ تر پھلاہی، کاہو، جنڈ، بیر، توت اور سنبل کے درخت ملتے ہیں جن میں پشاور، مردان، کوہاٹ، اٹک، راولپنڈی، جہلم اور گجرات کے اضلاع شامل ہیں۔

-3 صوبہ بلوچستان کے جنگلات:

صوبہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن میں زیادہ تر خاردار جھاڑیوں کے علاوہ مازو، چلغوزہ، توت اور پاپلر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
خط استوا کے قریب دنیا کے گھنے ترین جنگلات پائے جاتے ہیں جنھیں Roof Gardens کہا جاتا ہے۔

-4 میدانی علاقوں کے جنگلات:

میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں میں کچھ جنگلات موجود ہیں جن میں شیشم، پاپلر، شہتوت، سنبل، جامن، دھریک اور سفیدے وغیرہ کے درخت ملتے ہیں۔ ان علاقوں میں چھانگا مانگا، چیچہ وطنی، ٹوبہ ٹیک سنگھ، شورکوٹ، بہاولپور، تونسہ، سکھر، کوٹری اور گدو شامل ہیں۔

(ب) جنگلات کی اہمیت: (Importance of Forests)

جنگلات کی اہمیت مندرجہ ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

-1 شمالی پہاڑی علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے جس سے پہاڑی ڈھلوانوں سے پانی بہتا ہوا دریاؤں میں گرتا ہے۔ ڈھلوانوں پر جنگلات سے پانی کا تیز بہاؤ رکتا ہے۔ جس سے نہ صرف مٹی کا کٹاؤ رک جاتا ہے بلکہ پانی کی رفتار بھی کم ہو جاتی ہے۔

-2 پاکستان میں توانائی کے وسائل کم ہیں لہٰذا جنگلات کی لکڑی کوئلہ کی کمی کو دور کرتی ہے اور یہ لکڑی جلانے یا توانائی حاصل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

-3 جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی، فرنیچر اور دوسری اشیا بنانے کے کام آتی ہے۔

-4 جنگلات کسی بھی علاقے کی آب و ہوا کو خوشگوار بنا دیتے ہیں۔ درجہ حرارت کی شدت کو کم کر دیتے ہیں۔ جنگلات ماحولیاتی آلودگیاں خصوصاً سموگ (Smog) کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

-5 جنگلات کافی حد تک بارش برسانے کا باعث بھی بنتے ہیں کیونکہ ان کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے جو بارش کا باعث بنتے ہیں۔

-6 درخت کی جڑیں مٹی کو آپس میں جکڑے رکھتی ہیں جس سے پانی کے بہاؤ سے زرخیز مٹی اپنی جگہ پر موجود رہتی ہے۔ اس طرح زمین کی زرخیزی قائم رہتی ہے۔

-7 جنگلات کے نہ ہونے سے دریا اپنے ساتھ مٹی اور ریت کی بڑی مقدار بہا لے جاتے ہیں جس سے ہمارے ڈیم اور مصنوعی جھیلیں بھر سکتی ہیں اور ہمارے پن بجلی کے منصوبے تباہ و برباد ہو سکتے ہیں۔

-8 درخت سیم و تھور زدہ علاقوں میں بہت کارآمد ہیں کیونکہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیر زمین پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

-9 جنگلات سے حاصل ہونے والی جڑی بوٹیاں ادویات بنانے میں کام آتی ہیں۔

10- جنگلات سیاحت کو فروغ دیتے ہیں۔ پاکستان کے بہت سے شمالی اور شمال مغربی پہاڑی مقامات ایسے ہیں جو جنگلات کی وجہ سے صحت افزا ہیں۔

11- جنگلات جنگلی حیات (پرند اور چرند) کے لیے بہت ضروری ہیں۔

12- جنگلات ہمیں مختلف اقسام کے پھل اور جانوروں کو چارہ مہیا کرتے ہیں۔

13- جنگلات پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ لاکھوں افراد کا روزگار جنگلات سے جڑا ہوا ہے۔

14- جنگلات لاخ اور ریشم سازی کی صنعت کا ذریعہ ہیں نیز کھمبیاں، شہد اور ویکس بھی مہیا کرتے ہیں۔

15- جنگلات پلپ (گودا) (Pulp) بنانے اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

(ج) جنگلات کا تحفظ:

حکومت پاکستان نے جنگلات میں اضافے کے لیے بہت سے اقدامات کیے ہیں۔ شعبہ جنگلات اس سلسلہ میں سرگرم عمل ہے۔ درخت لگانے کے لیے تمام بڑے بڑے شہروں میں نرسریاں قائم کی گئی ہیں جہاں مناسب قیمت پر پودے دستیاب ہیں۔

سوال 7: پاکستان میں جنگلی حیات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان میں جنگلی حیات: (Wildlife in Pakistan)

کسی بھی ملک میں جنگلی حیات کا موجود ہونا قدرتی توازن کو برقرار رکھنے میں بڑا معاون ہوتا ہے۔ پاکستان کے جنگلات میں بے شمار جانور پائے جاتے ہیں تاہم پاکستان کے پہاڑی اور ریگستانی علاقوں میں پائے جانے والے جانور قابلِ ذکر ہیں۔

(i) شمالی علاقہ جات کے جانور:

پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور بلند پہاڑیوں پر بندر، جنگلی بلیاں اور ریچھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

(ii) جنوبی پنجاب کے جانور:

جنوبی پنجاب میں نیل گائے، جنگلی بلی، گیدڑ، تیتر، سانپ، مور اور چنکارا قابلِ ذکر ہیں۔

(iii) کم بلند پہاڑی ڈھلوانوں کے جانور:

کم بلند پہاڑی ڈھلوانوں پر سرخ لومڑی، کالا ہرن، چیتا، تیتر اور چکور وغیرہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔

(iv) سطح مرتفع پوٹھوار کے جانور:

سطح مرتفع پوٹھوار، کوہستان نمک اور کالا چٹا پہاڑ پر جنگلات کثرت سے ملتے ہیں، ان جنگلات میں کئی جنگلی جانور پائے جاتے ہیں جن میں اڑیال، چنکارا ہرن، تیتر، مور، چکور اور علاقائی پرندے شامل ہیں۔ چکور پاکستان کا قومی پرندہ جبکہ مارخور پاکستان کا قومی جانور ہے۔

(v) تھل اور چولستان کے جانور:

تھل اور چولستان کے ریگستانی علاقوں میں ہرن، نیل گائے، صحرائی لومڑی، گیدڑ، بلیاں، کالا اور سرمئی تیتر، کوبرا، شتر مرغ بھی پایا جاتا ہے۔

(vi) شکاری پرندے:

شکاری پرندوں میں پاکستان میں باز، شکرا، عقاب، چیل اور گدھ عام ملتے ہیں۔

(vii) موسمیاتی پرندے:

کئی موسمیاتی پرندے ہر سال سردیوں کے آغاز میں سائبیریا اور دوسرے سرد علاقوں سے ہجرت کر کے پاکستان کی جھیلوں کا رُخ کرتے ہیں اور موسم سرما گزرنے کے بعد واپس اپنے دیس چلے جاتے ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> خطرے سے دو چار جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جو ختم ہونے کے قریب ہیں مثلاً برفانی ریچھ، انڈس ڈالفن، کالا ہرن وغیرہ۔

(viii) جانوروں کی اہمیت:

جنگلات کے ساتھ ساتھ ان میں پائے جانے والے جانور بھی اہم ہیں کیونکہ یہ ہمارے ماحول کو توازن میں رکھتے ہیں، اس لیے ہمیں ان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔

سوال 8: پاکستان کے قدرتی خطوں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: پاکستان کے قدرتی خطے: (Natural Regions of Pakistan)

"قدرتی خطے سے مراد ایسا علاقہ ہے، جس میں موسم، نباتات، آبادی، لوگوں کے رہن سہن کے طریقے ایک جیسے ہوں۔" یا "قدرتی خطہ سے مراد زمین کا وہ علاقہ ہے، جس میں سطح زمین کی بلندی، پستی، درجہ حرارت، بارش، نباتات، حیوانات اور انسانی کام کاج تقریباً ملتے جلتے ہوں۔" پاکستان کو قدرتی خطوں کے لحاظ سے پانچ حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

1- میدانی خطہ 2- صحرائی خطہ 3- ساحلی خطہ
4- خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ 5- مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ

1- میدانی خطہ: (Plain Region)

(i) علاقے: (Areas)

اس خطے کی آب وہوا انتہائی خشک ہے۔ موسم گرما انتہائی گرم اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ رہتا ہے جبکہ موسم سرما کا اوسط درجہ حرارت 10 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ اس علاقے میں زیادہ بارشیں برسات کے موسم میں مون

سون ہواؤں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔اس خطے میں سالانہ اوسط بارش 15 سے 20 انچ ہے۔

(ii) نباتات: (Vegetation)

اس خطے میں بارش بہتر ہوتی ہے،لہٰذا زیادہ جنگلات موجود ہیں۔یہاں پر اکثر حاری کانٹے والے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

(iii) معاشی حالات: (Economic Conditions)

یہ علاقہ دریاؤں کی لائی ہوئی انتہائی زرخیز مٹی سے بنا ہے۔اس کے علاوہ اس خطے میں نہری آب پاشی کا نظام بھی بہت عمدہ ہے لہٰذا یہ علاقہ اپنی زرعی پیداوار میں پوری دنیا میں شہرت رکھتا ہے اس علاقے کی اہم فصلوں میں چاول، گندم، گنا اور کپاس شامل ہیں۔یہ خطہ ملک کی صنعتی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ملک کی اکثر و بیشتر صنعتیں اسی علاقے میں واقع ہیں۔ان صنعتوں میں ٹیکسٹائل، الیکٹرونکس، بجلی کا سامان، کھیلوں کا سامان، چینی کی صنعت، چمڑے کی صنعت اور کٹلری کی صنعتیں اہم ہیں۔اہم صنعتی شہروں میں لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، پشاور، گجرات، ملتان، قصور، سیالکوٹ، نواب شاہ، مردان، نوشہرہ اور سکھر قابل ذکر ہیں۔

(iv) آبادی: (Population)

یہ خطہ ملک کا سب سے گنجان ترین خطہ ہے۔ملک کی 50 فیصد آبادی اسی خطے میں رہتی ہے۔آبادی کا زیادہ حصہ دیہی آبادی پر مشتمل ہے لیکن شہری آبادی میں بھی کافی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

2- صحرائی خطہ:(Desert Region)

(i) علاقے: (Areas)

پاکستان کا صحرائی خطہ صوبہ پنجاب میں تھل (خوشاب، بھکر، میانوالی اور لیہ کے اضلاع) چولستان (بہاول پور، بہاول نگر اور رحیم یار خان کے اضلاع) صوبہ سندھ کے تھر (ضلع خیر پور، تھر پارکر، عمر کوٹ) اور صوبہ بلوچستان کے سیبان کے علاقوں پر مشتمل ہے۔

(ii) آب وہوا: (Climate)

صحرائی خطے کی آب وہوا انتہائی خشک اور سخت ہے۔گرمیوں میں دن کا اوسط درجہ حرارت 40°C سے زیادہ ہوتا ہے۔دن میں گرم لُو چلتی ہے۔صحرائی علاقوں میں دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔موسم سرما بھی صحرائی علاقوں میں انتہائی سرد ہوتا ہے۔ان علاقوں میں سالانہ بارش کی مقدار 5 انچ سے کم ہوتی ہے۔

(iii) نباتات: (Vegetation)

صحرائی خطے میں بارش کی کمی اور درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے نباتات نہ ہونے کے برابر ہیں۔کہیں کہیں جڑی بوٹیاں اور کیکر کے درخت نظر آتے ہیں۔

(iv) معاشی حالات: (Economic Condition)

یہ علاقہ زیادہ تر دیہی علاقوں پر مشتمل ہے۔زیادہ تر لوگ زراعت اور مویشی پال کر گزارا کرتے ہیں۔خطے میں بارش کم ہونے کی وجہ سے زراعت سے متعلقہ سرگرمیاں کم ہیں۔تاہم صحرائے تھل میں نہری نظام کی موجودگی کی وجہ سے لوگ کاشت کاری کرتے ہیں۔اکثر علاقوں میں آب پاشی کا نظام میسر نہیں۔بہاولپور اس خطے کا سب سے بڑا شہر ہے جہاں کچھ ٹیکسٹائل کی صنعتیں ہیں۔اس کے علاوہ پورا خطہ

صنعتی طور پر پسماندہ ہے۔

(v) آبادی: (Population)

اس خطے میں آبادی گنجان نہیں ہے۔ دیہی آبادی زیادہ تر بکھری ہوئی ہے۔اس خطے میں شہری آبادی کا تناسب کم ہے۔اہم شہروں میں بہاول پور، بہاول نگر، رحیم یار خاں، عمر کوٹ اور خوشاب شامل ہیں۔

3- ساحلی خطہ: (Coastal Region)

(i) علاقے: (Areas)

یہ خطہ صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ کی ساحلی پٹی پر مشتمل ہے۔اس خطے میں صوبہ سندھ کے اہم علاقے ٹھٹھہ، بدین اور کراچی، صوبہ بلوچستان میں لسبیلہ، گوادر، پسنی، تربت اور مجگور وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) آب وہوا: (Climate)

اس خطے کی آب و ہوا معتدل ہے۔سمندر کی قربت کی وجہ سے موسم گرما اور سرما کے درجہ حرارت میں زیادہ فرق نہیں۔ موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت 30 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے جبکہ موسم سرما میں اوسط درجہ حرارت 15 درجے سینٹی گریڈ تک رہتا ہے۔ساحلی خطے میں نمی سارا سال زیادہ رہتی ہے جبکہ نسیم بری (میدانی ہوا) اور نسیم بحری (سمندری ہوا) اس خطے کی اہم خصوصیات ہیں جو کہ اسی خطے کی آب و ہوا کو معتدل رکھتی ہے۔اس خطے میں بھی بارش کم ہوتی ہے سالانہ بارش کی اوسط مقدار 12 انچ ہے۔

(iii) نباتات: (Vegetation)

اس خطے میں کم جنگلات پائے جاتے ہیں۔ بارش کی مقدار کم ہونے کی وجہ سے دنیا کے باقی ساحلی علاقوں کے مقابلے میں یہاں ناریل کے درخت عام نہیں ہیں جب کہ ساحلی جنگلات (Mangroves) ساحلی علاقوں میں بکثرت ملتے ہیں۔

(iv) معاشی حالات: (Economic Condition)

ساحلی پٹی ہونے کی وجہ سے ماہی گیری اس علاقے کا اہم پیشہ ہے۔ بلوچستان کی ساحلی پٹی پر واقع چھوٹی بندرگاہیں پسنی، جیوانی اور گڈانی ماہی گیری کے لیے مشہور ہیں۔ بلوچستان میں گوادر بندرگاہ کی تعمیر سے وہاں خوش حالی کے نئے باب کا آغاز ہوگیا ہے۔سندھ کے ساحلی دیہی علاقوں میں لوگوں کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔کراچی کو ایک بین الاقوامی بندرگاہ کی حیثیت حاصل ہے، لہٰذا یہ دنیا کی تجارتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔اس کے علاوہ کراچی ایک بہت بڑا صنعتی شہر ہے۔ملک کے ہر حصے سے آئے ہوئے لوگ یہاں مختلف اقسام کے روزگار سے منسلک ہیں۔کراچی پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی شہر ہے۔

(v) آبادی: (Population)

ساحلی خطہ آبادی کے لحاظ سے گنجان آباد علاقہ ہے۔اس خطے میں شہری آبادی کی اکثریت ہے۔کراچی اس خطہ کا سب سے گنجان آباد شہر اور بندرگاہ ہے۔اس کی آبادی ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہے۔جب کہ دوسری بندرگاہوں پورٹ قاسم، گڈانی اور گوادر میں ماہی گیروں کی زیادہ آبادیاں ہیں۔

4- خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ: (Arid and Semi Arid Mountain Region)

(الف) خشک پہاڑی خطہ

(i) **علاقے: (Areas)** : یہ پہاڑی خطہ پاکستان کے مغربی پہاڑی سلسلوں اور سطح مرتفع بلوچستان پر مشتمل ہے۔ اس خطے میں شامل علاقوں میں قبائلی علاقہ جات، صوبہ خیبر پختونخوا کے جنوب مغربی اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، بنوں، کرک اور کوہاٹ اور تمام صوبہ بلوچستان سوائے جنوبی ساحلی علاقوں اور مشرقی سبی اور جعفر آباد شامل ہیں۔

(ii) **نباتات: (Vegetation)**

یہاں بہت کم جنگلات پائے جاتے ہیں۔ کچھ پھلوں کے باغات اور محدود پیمانے پر مختلف فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔

(iii) **آب و ہوا: (Climate)**

اس خطے کی آب و ہوا انتہائی شدید اور خشک ہے۔ موسم گرما انتہائی خشک اور گرم رہتا ہے۔ اکثر علاقوں میں موسم گرما میں اوسط درجہ حرارت 35 درجے سینٹی گریڈ رہتا ہے جبکہ موسم سرما میں اوسط درجہ حرارت 7 درجے سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اکثر پہاڑی علاقوں میں برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما میں بارش کی مقدار بہت کم ہے۔ لہٰذا جنگلات بھی کم ہیں لیکن اس علاقے میں چراہ گاہیں زیادہ ہیں۔ اس خطے میں سالانہ بارش 12 انچ سے کم ہوتی ہے۔

(iv) **آبادی: (Population)**

یہ علاقہ زیادہ گنجان آباد نہیں ہے۔ دیہی آبادی شہری آبادی کی نسبت سے زیادہ ہے۔ اس علاقے میں شرح خواندگی باقی خطوں کی نسبت زیادہ ہے۔ اس خطے کے اہم شہروں میں اسلام آباد، مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، سوات، ہنزہ اور گلگت شامل ہیں۔

(ب) نیم خشک پہاڑی خطہ

(i) **علاقے: (Areas)**

نیم خشک پہاڑی خطہ میں عام طور پر کوہ نمک، کالا چٹا پہاڑ، کوہ سلیمان اور کوہ کیرتھر کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

(ii) **آب و ہوا: (Climate)**

موسم گرما گرم اور طویل ہوتا ہے۔ یہاں سالانہ بارش 12 سے 15 انچ تک ہوتی ہے۔

(iii) **نباتات: (Vegetation)**

یہ علاقہ پھلوں کی پیداوار کے لحاظ سے بہت مشہور ہے۔ مکئی، جوار، چنا اور مونگ پھلی یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

(iv) **آبادی: (Population)**

اس خطے کی آبادی کم ہے۔ دیہی آبادی شہری آبادی کی نسبت زیادہ ہے۔

5- مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ: (Humid and Sub Humid Mountain Region)

(الف) مرطوب پہاڑی خطہ:

(i) **علاقے: (Areas)**: مرطوب پہاڑی خطہ میں پنجاب کا علاقہ مری اور خیبر پختونخوا کے علاقے ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہزارہ وغیرہ شامل ہیں۔

(ii) آب وہوا: (Climate)

اس خطے میں موسم گرما خوشگوار رہتا ہے اور موسم سرما میں شدید سردی پڑتی ہے۔ یہاں سالانہ بارش 50 انچ سے زائد ہوتی ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 26 درجے سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے اور موسم سرما کا درجہ حرارت صفر درجے سینٹی گریڈ یا اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

(iii) نباتات: (Vegetation)

یہ خطہ مختلف اقسام کے درختوں سے ڈھکا ہوا ہے۔ اس علاقے میں مختلف اقسام کے پھل کثرت سے پیدا ہوتے ہیں۔

(iv) آبادی: (Population)

یہ خطہ آبادی کے لحاظ سے گنجان آباد ہے۔ اس خطے میں شہری آبادی زیادہ ہے۔

(ب) نیم مرطوب پہاڑی خطہ

(i) علاقے: (Areas)

نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں کوہاٹ، کشمیر، سوات اور چترال وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔

(ii) آب وہوا: (Climate)

اس خطے میں زیادہ بارشیں نہیں ہوتیں۔ یہاں سالانہ بارش 20 انچ سے زیادہ ہوتی ہے۔ موسم گرما میں زیادہ گرمی نہیں پڑتی اور موسم سرما ٹھنڈا ہوتا ہے۔

(iii) نباتات: (Vegetation)

اس خطے میں کئی اقسام کے درخت ملتے ہیں۔ یہاں محدود پیمانے پر فصلوں اور پھلوں کی پیداوار ہوتی ہے۔

(iv) آبادی: (Population)

یہ خطہ آبادی کے لحاظ سے زیادہ گنجان آباد نہیں ہے۔

سوال 9: ماحول اور ماحولیاتی مسائل سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کو درپیش چند اہم ماحولیاتی مسائل کے نام لکھیں۔

جواب: ماحول:

''ماحول سے مراد کسی جاندار کے اردگرد کا وہ علاقہ ہے جو اس کی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کو متاثر کرے۔''

ماحول کے انسانی زندگی پر اثرات:

ماحول جس میں طبعی خدوخال، آب وہوا، مٹی اور قدرتی نباتات وغیرہ شامل ہیں، انسانی زندگی پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ انسان کی وہ تمام سرگرمیاں جو وہ کسی علاقے میں سرانجام دیتا ہے چاہے معاشی ہوں یا سیاسی، سماجی ہوں یا مذہبی معاشرتی ہوں یا اقتصادی، قدرتی ماحول ان سرگرمیوں پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

ماحولیاتی مسائل:

ماحولیاتی مسائل سے مراد وہ تمام مسائل ہیں جو ماحول کے ناموافق یا غیر موزوں ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف

انسانی زندگی بلکہ حیوانی، نباتاتی اور آبی زندگی کو نقصان پہنچتا ہے۔

انسانی ضروریات میں اضافہ اور وسائل میں کمی:

انسانی زندگی کی ابتدا میں انسانی وسائل اور ضروریات محدود تھیں، لیکن جیسے جیسے انسان ترقی کرتا گیا اس کی ضروریات میں اضافہ ہوتا رہا۔ اپنی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اس نے قدرتی وسائل کا بہت زیادہ استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اس بے دریغ استعمال سے نہ صرف وسائل تیزی سے کم ہونا شروع ہو گئے بلکہ اس کے نتیجے میں کئی ماحولیاتی مسائل نے بھی جنم لیا۔

پاکستان کو درپیش اہم ماحولیاتی مسائل:

پاکستان کے تناظر میں آج ہمیں جن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے ان میں سے چند اہم درج ذیل ہیں:

1- آلودگی 2- جنگلات کا کٹاؤ

3- زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا 4- سیم و تھور

سوال10: آلودگی سے کیا مراد ہے؟ یہ کس طرح ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہے؟

جواب: آلودگی:(Pollution)

موجودہ دور میں جہاں سائنسی ترقی نے انسان کے لیے بے پناہ سہولیات مہیا کی ہیں اس کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے عوامل بھی پیدا کیے ہیں جن کی وجہ سے ماحول کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان تمام میں سب سے اہم ماحولیاتی آلودگی ہے۔ کسی ایسی چیز کا ماحول میں شامل ہو جانا جو نہ صرف انسانوں بلکہ دوسرے جانداروں کے لیے بھی نقصان دہ ہو ماحولیاتی آلودگی کہلاتی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی تین اقسام ہیں:

(i) ہوائی آلودگی (ii) زمینی آلودگی (iii) آبی آلودگی

(i) ہوائی آلودگی: (Air Pollution)

ہوائی آلودگی سے مراد ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہے، مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ اور سلفر آکسائیڈ وغیرہ۔ فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے جیسے اوزون کی تہہ کا ختم ہونا اور زمینی درجہ حرارت کا بڑھنا۔ اس کے علاوہ یہ مختلف خطرناک بیماریوں کا باعث بن رہی ہے مثلاً پھیپھڑوں کا سرطان اور مختلف جلدی بیماریاں وغیرہ۔

ہوائی آلودگی میں کمی کے اقدامات:

ہوائی آلودگی

ہوا کی آلودگی کو کم کرنے کے لیے انسانی ترقی میں رکاوٹ نہیں ڈالی جا سکتی لیکن ایسے اقدامات ضرور اٹھائے جا سکتے ہیں جن کے نتیجے میں زہریلی اور نقصان دہ گیسوں کے اخراج میں کمی لائی جا سکے، مثلاً گاڑیوں کے لیے ایسے ایندھن کا استعمال جو کم آلودگی پھیلائیں جیسے CNG وغیرہ۔ زیادہ سے زیادہ درخت اگائیں۔ اسی طرح کارخانوں اور فیکٹریوں میں فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کریں۔ اس کے علاوہ ایسی گیسوں کے استعمال پر پابندی لگانی چاہیے جو

ماحول کونقصان پہنچا رہی ہیں مثلاً کلوروفلوروکاربن گیس کا استعمال کرنا وغیرہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

سموگ (Smog) ہوا کی آلودگی ہی کی ایک قسم ہے جو کہ دھوئیں اور دھند (Smoke+Fog) کا آمیزہ ہے یہ انسان میں آنکھوں، پھیپھڑوں اور جلدی امراض کا سبب بنتی ہے۔

(ii) آبی آلودگی: (Water Pollution)

آبی آلودگی

آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔ فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں بے شمار نقصان دہ کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو کہ دریاؤں، نہروں اور سمندروں کا حصہ بنتے ہیں۔ اس کے علاوہ زیرِ زمین پانی بھی مختلف قسم کی کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے آلودہ ہو جاتا ہے جو نہ صرف انسانی زندگی کے لیے خطرناک ہے بلکہ نباتات اور آبی حیات کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

پانی کی آلودگی سے بچنے کا طریقہ:

پانی کی آلودگی سے بچنے کے لیے فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کرنا چاہیے اور پھر اسے دریاؤں یا نہروں میں ڈالنا چاہیے۔

(iii) زمینی آلودگی: (Land Pollution)

زمینی آلودگی سے مراد سطحِ زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ اور فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے جس سے نہ صرف زمین کی خوبصورتی کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ یہ ماحول کو خراب کرنے کا بھی باعث بنتی ہے۔

زمینی آلودگی کو ختم کرنے کے طریقے:
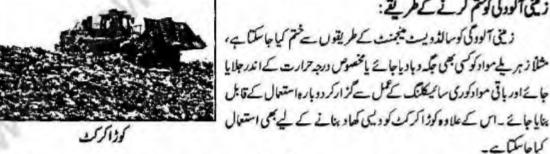
کوڑا کرکٹ

زمینی آلودگی کو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے، مثلاً زہریلے مواد کو کسی بھی جگہ دبا دیا جائے یا مخصوص درجہ حرارت کے اندر جلایا جائے اور باقی مواد کو ری سائیکلنگ کے عمل سے گزار کر دوبارہ استعمال کے قابل بنایا جائے۔ اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ کو دیسی کھاد بنانے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سوال 11: پاکستان کے تناظر میں آج ہمیں جن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے، ان میں سے سیم وتھور اور جنگلات کی کٹائی کی وضاحت کریں۔

جواب: 1- جنگلات کی کٹائی: (Deforestation)

کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا 25 فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے لیکن پاکستان کے صرف پانچ فی صد حصے

جنگلات کی کٹائی

سے کم رقبے پر جنگلات موجود ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ جنگلات کو بُری طرح کاٹا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال نہ صرف ہماری معیشت کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ ہمارے ماحول کو بھی بری طرح نقصان پہنچا رہی ہے۔

آکسیجن کی فراہمی کا ذریعہ:

جنگلات کرۂ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ ہیں۔ ان کی بے دریغ کٹائی سے آکسیجن کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ فضا میں نقصان دہ گیسوں مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے جس سے نہ صرف ماحول خراب ہو رہا ہے بلکہ زمین کے درجہ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موسمیاتی تبدیلیاں ہو رہی ہیں مثلاً بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت میں تبدیلی وغیرہ اس سے ہمارا زراعت کا شعبہ بری طرح سے متاثر ہو رہا ہے۔

درختوں کی حفاظت:

ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ نہ صرف موجودہ درختوں کی حفاظت کریں بلکہ مزید جنگلات لگائے جائیں تاکہ ماحولیاتی تبدیلیوں سے بچا جا سکے۔ جنگلات کی کٹائی سے جنگلی حیات کو بھی نقصان ہو رہا ہے اور ان کی قدرتی قیام گاہوں کے خاتمے سے ان کی کئی اقسام ختم ہوتی جا رہی ہیں۔

> **کیا آپ جانتے ہیں؟**
> Reforestation سے مراد کٹے ہوئے جنگلات کی جگہ پر نئے جنگلات لگانا ہے۔

2- سیم و تھور: (Salinity and Waterlogging)

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہماری زراعت کا زیادہ تر انحصار نہری آب پاشی پر ہے۔ جہاں ایک طرف نہری نظام کی وجہ سے ہماری زراعت ترقی کر رہی ہے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے وہاں نہری آب پاشی کے نظام کی وجہ سے ہماری زرعی زمینیں متاثر ہو رہی ہیں۔ نہری پانی کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔

تھور: جب کسی علاقے میں پانی کی سطح 1.5 میٹر تک رہ جاتی ہے تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آ جاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اڑ جاتا ہے اور نمکیات سطح زمین پر رہ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کو تھور کا نام دیا جاتا ہے۔

سیم: بعض اوقات زیرِ زمین پانی کی سطح مزید بلند ہو جاتی ہے اور پانی زمین کے مساموں سے گزر کر زیادہ مقدار میں سطح زمین پر آ جاتا ہے اور زمین دلدل بن جاتی ہے۔ اس کو سیم کا نام دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں بھی زمین بنجر ہو جاتی ہے اور کاشت کے قابل نہیں رہتی۔

سیم و تھور زدہ زمینوں کو کاشت کے قابل بنانا:

پاکستان میں کافی زرعی زمینیں سیم اور تھور کا شکار ہو کر اپنی پیداواری صلاحیت کھو چکی ہیں۔ ان زرعی زمینوں کو مندرجہ ذیل طریقوں سے دوبارہ قابل کاشت بنایا جا رہا ہے:

1- تھور کا شکار زمینوں میں کلر گھاس لگائی جا رہی ہے جس سے زمین کو قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔

-2 پاکستان میں نہری پانی کے ضیاع کو روکنے اور سیم سے بچانے کے لیے کھالوں، راجباہوں اور نہروں کو پختہ کیا جا رہا ہے۔ بھل صفائی کے ساتھ ساتھ کھالوں اور نہروں کو پختہ کرنے کے پروگرام بھی شروع کیے گئے ہیں۔ اس سے دوہرا فائدہ ہے۔ ایک تو پانی کا ضیاع کم ہوتا ہے اور آبپاشی کے لیے زیادہ پانی دستیاب ہوتا ہے۔

-3 سیم و تھور زدہ علاقوں میں ایسے درخت لگائے جا رہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پانی جڑوں کے ذریعے جذب کر کے فضا میں پہنچا رہے ہیں۔ اس مقصد کے لیے سفیدہ اور پاپلر کے درخت لگائے جا رہے ہیں۔

سوال 12: زمین کے صحرا میں تبدیل ہونے کی وجوہات بیان کریں۔

جواب: زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا:(Desertification)

انسانی سرگرمیاں، جانوروں کا چرنا، جنگلات سے درختوں کا کٹاؤ اور اپنی ضروریات کے لیے زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا، یہ سب مل کر زمین بنجر بناتے ہیں۔ اس سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی اور وہ ناقابلِ کاشت ہو جاتی ہے۔ اس سارے عمل کو جس میں ہم زمین کو ناکارہ بناتے ہیں، زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا (Desertification) کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو زرخیز زمین کی دولت سے نوازا ہے لیکن پانی کی کمی اس سونا اگلنے والی زمین کو صحرا میں تبدیل کر رہی ہے جس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

-1 زراعت میں ناقص اور پرانے طریقہ کاشت کی وجہ سے زمین کا کٹاؤ بڑھ جاتا ہے جس سے زمین صحرا میں تبدیل ہو رہی ہے۔

-2 اگر زمین کے ایک ہی ٹکڑے پر بار بار فصل اُگائی جائے تو زمین کی زرخیزی میں کمی آ جاتی ہے۔ کچھ سالوں بعد یہ زمین ناکارہ ہو کر صحرا میں تبدیل ہو جائے گی۔

-3 نہری نظام آبپاشی میں سے کافی پانی کا ضیاع ہو رہا ہے۔ زیادہ صنعتوں کے قیام سے بھی پانی کی ضروریات میں اضافہ ہوا ہے جس سے زمینوں کو سیراب کرنے کے لیے پانی کی قلت پیدا ہو رہی ہے۔

بنجر زمین

سوال 13: پاکستان میں پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو درپیش مشکلات کا حل بیان کریں۔

جواب: پاکستان میں پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو ضائع ہونے سے بچانے میں حائل مشکلات اور ان کا حل ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

(i) پانی: (Water)

وسائل کی کمی اور مناسب انتظامات نہ ہونے کی وجہ سے سیورج ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے جاتے جس کی وجہ سے دریائی اور سمندری پانی آلودہ ہو رہا ہے۔ آبپاشی کے پانی کی کمی کی ایک وجہ نہروں میں پانی کا ضیاع ہے۔ یہ ضیاع نہروں کے کچا ہونے کی وجہ سے ہے۔ نہروں کو پکا کرنے کے لیے وسائل کی ضرورت ہے جو کہ ناکافی ہیں۔ وسائل کی کمی کی بنا پر دریاؤں پر ڈیم نہیں بنائے جاتے جس کی وجہ سے بہت

سا پانی ہر سال سمندر میں چلا جاتا ہے۔اب نئے ڈیم بنانے کی اشد ضرورت ہے۔آبپاشی کے پرانے اور روایتی طریقوں سے بھی پانی ضائع ہو رہا ہے،اس کے لیے کاشتکاروں کی تربیت کرنی چاہیے۔

(ii) زمین: (Land)

زمین کو بچانے کے لیے سیم وتھور کا خاتمہ یا کم کرنا ضروری ہے۔ایسا کرنے کے لیے ٹیوب ویل لگائے جا سکتے ہیں۔پاکستان میں جنگلات کو کاٹ کر رہائشی سکیمیں،فیکٹریاں،موٹروے اور ہائی وے بنائی جا رہی ہیں جس سے زراعت کے لیے زمین مسلسل کم ہو رہی ہے۔ان انسانی سرگرمیوں کو محدود کر کے بھی زمین کو بچایا جا سکتا ہے۔جگہ جگہ پڑے کوڑا کرکٹ کے ڈھیروں کو تلف کر کے بھی زمین کو بچایا جا سکتا ہے۔زمین کو نئے اور جدید طریقوں سے کاشت کر کے بھی بچایا جا سکتا ہے۔زمین پر بار بار ایک جیسی فصلیں نہ اگائی جائیں تاکہ اس کی زرخیزی قائم رہے۔

(iii) نباتات: (Vegetation)

درخت نہ صرف جانوروں اور پرندوں کا اہم مسکن ہیں بلکہ سیلاب اور طوفانوں کے اثرات کو بھی کم کرتے ہیں۔انسان نے رہائش، ایندھن اور سڑکیں بنانے کے لیے ان کو کاٹنا شروع کر دیا ہے۔درختوں کے تحفظ کے لیے موجود قوانین کو فوری طور پر اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ریاست اور کمیونٹی کی کوششوں سے نباتات کا مستقبل محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔نباتات کو بچانے کے لیے لوگوں میں اس کی اہمیت سے آگاہی کے پروگرام بھی شروع کرنے کی ضرورت ہے۔درختوں کو غیر ضروری نہ کاٹا جائے۔درختوں کو مختلف بیماریوں سے بچایا جائے۔ماحولیاتی آلودگی پر قابو پا کر بھی درختوں کو بچایا جا سکتا ہے۔

(iv) جنگلی حیات: (Wildlife)

پاکستان میں جنگلی حیات اور اس کے تحفظ میں درپیش مسائل میں سب سے اہم مسئلہ غیر قانونی شکار ہے،جس کو روکنا چاہیے۔گلہ بانی سے چراگاہیں کم ہو رہی ہیں۔عوام کا اس مسئلے سے آگاہ نہ ہونا بھی ایک مسئلہ ہے آگاہی پروگرام کے ذریعے عوام میں سوجھ بوجھ بڑھائی جا سکتی ہے۔جنگلی حیات کا شکار کرنے والے لوگوں کو ترغیب دی جا سکتی ہے کہ وہ جنگلی حیات کے شکار یا ان کی تجارت کے بجائے آمدنی کے دیگر ذرائع تلاش کریں۔تیزی سے بڑھتی ہوئی انسانی آبادی بھی جنگلی حیات کو متاثر کرتی ہے۔پانی کے وسائل کی کمی سے جنگلی حیات کو مسائل درپیش ہیں۔جنگلات کو کاٹنے سے جنگلی حیات کو دوسروں علاقوں کی طرف ہجرت کرنی پڑتی ہے،اس لیے جنگلات کی کٹائی سے بھی پرہیز کیا جائے۔

Save our wildlife

مشقی سوالات

سوال 1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- پاکستان کے میدانی علاقے میں موسم گرما میں اوسط درجہ حرارت رہتا ہے:

(الف) 20 ڈگری سینٹی گریڈ (ب) 30 ڈگری سینٹی گریڈ (ج) 40 ڈگری سینٹی گریڈ (د) 50 ڈگری سینٹی گریڈ

2- پاکستان کا کل رقبہ ہے:

(الف) 670,570 (ب) 796,096 (ج) 755,096 (د) 790,65

3- کے۔ٹو پہاڑ واقع ہے:

(الف) کوہ ہمالیہ میں (ب) کوہ قراقرم میں (ج) کوہ سفید میں (د) کوہ ہندوکش میں

4- کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا جتنا حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا چاہیے:

(الف) 15 فیصد (ب) 25 فیصد (ج) 35 فیصد (د) 45 فیصد

5- نانگا پربت کی بلندی ہے:

(الف) 7690 میٹر (ب) 8126 میٹر (ج) 8792 میٹر (د) 6790 میٹر

6- کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے، اس کی وجہ شہرت ہے:

(الف) زراعت (ب) کان کنی (ج) صنعت (د) گلہ بانی

جوابات

1- 40 ڈگری سینٹی گریڈ 2- 796,096 3- کوہ قراقرم میں

4- 25 فیصد 5- 8126 میٹر 6- صنعت

سوال 2- خالی جگہ پر کریں۔

1- پاکستان کے شمال میں ________ واقع ہے۔

2- سیاچن ________ زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ________ کے ہیں۔

3- دریائے ________ پاکستان کا سب سے بڑا دریا ہے۔

4- پاکستان کے صرف ________ فیصد حصے پر جنگلات موجود ہیں۔

5- سموگ (Smog) دُھند اور ________ کا آمیزہ ہے۔

جوابات

1- چین 2- بلتی، جنگلی گلاب 3- سندھ 4- پانچ 5- دھوئیں

سوال3- مختصر جواب دیں۔

-1 محل وقوع کی تعریف کریں۔

جواب: کسی ملک کی جغرافیائی حیثیت کو اس کا محل وقوع کہتے ہیں:

-2 پاکستان کے چار قدرتی خطوں کے نام تحریر کریں۔

جواب: پاکستان کے چار قدرتی خطوں کے نام یہ ہیں:

(i) میدانی خطہ (ii) صحرائی خطہ (iii) ساحلی خطہ (iv) خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

-3 سیم و تھور کا مفہوم لکھیں۔

جواب: تھور: زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو جانے سے زمین کے نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آ جاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے اور نمکیات زمین کی سطح پر رہ جاتے ہیں اس کو تھور کہتے ہیں۔

سیم: بعض اوقات زیر زمین پانی کی سطح بلند ہو جاتی ہے اور پانی زمین کی سطح پر آ جاتا ہے۔ اس سے زمین دلدل بن جاتی ہے۔ اس کو سیم کہتے ہیں۔

-4 جنگلات کے دو فوائد بیان کریں۔

جواب: جنگلات کے دو فائدے یہ ہیں:

(i) جنگلات سے حاصل کردہ لکڑی سے فرنیچر اور دوسری اشیا بنتی ہیں۔

(ii) جنگلات سے زیر زمین پانی جذب ہوتا ہے جس سے سیم و تھور کا خاتمہ ہو جاتا۔

-5 پاکستان میں پائے جانے والے تین گلیشیئرز کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں پائے جانے والے تین گلیشیئرز یہ ہیں:

(i) سیاچن گلیشیئر (ii) بالتورو گلیشیئر (iii) بتورا گلیشیئر

-6 پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے دو طریقے بیان کریں۔

جواب: پانی کو آلودگی سے بچاؤ کے دو طریقے یہ ہیں:

(i) فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی کو فلٹریشن پلانٹ لگا کر صاف کر کے نہروں یا دریاؤں میں ڈالنا چاہیے۔

(ii) کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کا استعمال کم کیا جائے۔

-7 صحرازدگی (Desertification) کی تعریف کریں۔

جواب: انسانی سرگرمیوں، مویشیوں کے چرنے، زمین پر بار بار ایک ہی فصل کو بونے اور جنگلات کے کٹاؤ سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی اور وہ ناکارہ ہو جاتی ہے۔ اسے صحرازدگی (Desertification) کہتے ہیں۔

-8 پاکستان میں نہروں کی اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں نہروں کی اقسام یہ ہیں:

(i) طغیانی یا سیلابی نہریں (ii) دوامی نہریں

(iii) غیر دوامی نہریں (iv) رابطہ نہریں

9- زمینی درجہ حرارت میں اضافے کی وجہ سے کس قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں؟

جواب: زمینی درجہ حرارت میں اضافہ سے جس قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں ان میں بارشوں میں کمی یا زیادتی، سیلاب کا آنا، بارشوں کے وقت میں تبدیلی وغیرہ شامل ہیں۔

10- جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات لکھیں۔

جواب: جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات یہ ہیں۔

(i) زمین پر آکسیجن کی مقدار کم ہو رہی ہے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ بڑھ رہی ہے۔

(ii) جنگلات کے کٹاؤ سے جنگلی حیات کو نقصان ہو رہا ہے۔

سوال 4- کالم الف اور ب کو ملائیں اور درست جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
چین۔پاکستان	کوہ ہندوکش	اقتصادی راہداری منصوبہ
ترچ میر	کاربن ڈائی آکسائیڈ، سلفر	کوہ ہندوکش
ہوا کی آلودگی	اقتصادی راہداری منصوبہ	کاربن ڈائی آکسائیڈ، سلفر
گوادر	منگلا ڈیم	بلوچستان
دریائے جہلم	بلوچستان	منگلا ڈیم

سوال 5- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات تحریر کریں۔

سوال 1- پاکستان کا محل وقوع اور اس کی اہمیت تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 1

سوال 2- پاکستان کے طبعی خدوخال کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 2

سوال 3- پاکستان کی آب و ہوا کے خطے اور انسانی زندگی پر اثرات کی تفصیل سے وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 3

سوال 4- پاکستان کے تناظر میں آج ہمیں جن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے، ان میں سیم و تھور اور جنگلات کی کٹائی کی وضاحت کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 11

سوال 5- پاکستان میں پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کو درپیش مشکلات کا حل بیان کریں۔

جواب: دیکھیے سوال نمبر 13

سوال 6- آلودگی سے کیا مراد ہے؟ یہ کس طرح ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہے؟

جواب: دیکھیے سوال نمبر 10

سوال 7- پاکستان میں جنگلات کی اقسام، اہمیت اور تحفظ پر بحث کریں۔
جواب: دیکھیے سوال نمبر 6

سرگرمی

☆ آلودگی کی مختلف اقسام کی روک تھام کے نکات پر مشتمل چارٹس طلبہ سے تیار کروائیں اور کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
جواب: عملی کام

ہدایات برائے اساتذہ

☆ ٹیکسٹائل، بجلی کا سامان، کھیلوں کا سامان، چینی کی صنعت، چمڑے کی صنعت اور کٹلری کی اہم صنعتوں کے فوائد سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

معروضی سوالات

پاکستان کا محل وقوع، پاکستان کے طبعی خدوخال

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

-1 پاکستان کس براعظم میں واقع ہے؟
(A) افریقہ (B) آسٹریلیا (C) یورپ (D) ایشیا

-2 پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟
(A) 796096 مربع کلومیٹر (B) 7960096 مربع کلومیٹر (C) 5960962 مربع کلومیٹر (D) 798096 مربع کلومیٹر

-3 پاکستان کا رقبہ دنیا کے کل رقبے کا کتنا ہے؟
(A) 0.50 فی صد (B) 0.61 فی صد (C) 0.67 فی صد (D) 0.71 فی صد

-4 پاکستان کا کتنا حصہ میدانوں اور ریگستانوں پر پھیلا ہوا ہے؟
(A) 58 فی صد (B) 42 فی صد (C) 67 فی صد (D) 25 فی صد

-5 پاکستان کے شمال میں کون سا ملک واقع ہے؟
(A) ایران (B) بھارت (C) چین (D) افغانستان

-6 پاکستان کس کے ساتھ دوستی پر فخر کرتا ہے؟
(A) افغانستان (B) امریکہ (C) برطانیہ (D) چین

-7 وسطی ایشیائی اسلامی ممالک پاکستان کے کس جانب واقع ہیں؟
(A) شمال مشرق (B) مشرق جنوب (C) شمال مغرب (D) جنوب مغرب

-8 افغانستان کے ساتھ پاکستان کی ملحقہ سرحد کو کیا کہتے ہیں؟
(A) ڈیورنڈ لائن (B) کنٹرول لائن (C) انٹرنیشنل لائن (D) بارڈر لائن

-9 پاکستان کے مشرق میں کون سا ملک واقع ہے؟
(A) ایران (B) افغانستان (C) چین (D) بھارت

-10 پاکستان کے جنوب میں واقع ہے۔
(A) بحیرہ روم (B) بحیرہ عرب (C) بحرقلزم (D) بحراوقیانوس

-11 مغرب اور مشرق کے درمیان زیادہ تر تجارت کس راستے سے ہوتی ہے؟
(A) بحر ہند (B) بحراوقیانوس (C) بحرقلزم (D) بحیرہ روم

-12 طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟
(A) تین (B) چار (C) پانچ (D) چھ

-13 دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی چوٹی کا کیا نام ہے؟
(A) ترچ میر (B) نانگا پربت (C) کے۔ٹو (D) ماؤنٹ ایوریسٹ

-14 پہاڑی چوٹی کے۔ٹو سطح سمندر سے کتنی بلند ہے؟
(A) 8126 میٹر (B) 8611 میٹر (C) 7690 میٹر (D) 3600 میٹر

-15 پاکستان میں کوہ ہمالیہ کا کون سا حصہ واقع ہے؟
(A) شمالی (B) مغربی (C) جنوبی (D) مشرقی

-16 نانگا پربت کس پہاڑی سلسلے کی چوٹی ہے؟
(A) کوہ ہندوکش (B) کوہ سفید (C) کوہ قراقرم (D) کوہ ہمالیہ

-17 نانگا پربت کی پہاڑی چوٹی سطح سمندر سے کتنی بلند ہے؟
(A) 8611 میٹر (B) 8848 میٹر (C) 8126 میٹر (D) 7690 میٹر

-18 کوہ ہمالیہ کی مشہور وادی کون سی ہے؟
(A) وادی ہنزہ (B) وادی گلگت (C) وادی سوات (D) وادی کشمیر

-19 دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی کا کیا نام ہے؟
(A) کے۔ٹو (B) ماؤنٹ ایوریسٹ (C) ترچ میر (D) نانگا پربت

-20 دنیا کی بلند ترین چوٹی کس ملک میں واقع ہے؟
(A) نیپال (B) مالدیپ (C) بھارت (D) چین

-21 پہاڑی چوٹی ترچ میر کس پہاڑی سلسلے میں واقع ہے؟
(A) کوہ سفید (B) کوہ سلیمان (C) کوہ ہندوکش (D) کوہ نمک

-22 کوہ ہندوکش کا زیادہ حصہ کس ملک میں ہے؟

(A) پاکستان (B) بھارت (C) چین (D) افغانستان

-23 چترال، دیر اور سوات کی وادیاں کس پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں؟

(A) کوہ سلیمان (B) کوہ ہندوکش (C) کوہ ہمالیہ (D) کوہ قراقرم

-24 پاکستان اور افغانستان کے درمیان تاریخی گزرگاہ کون سی ہے؟

(A) درّہ خیبر (B) درّہ خنجراب (C) درّہ گومل (D) درّہ ٹوچی

-25 درّہ خیبر کی لمبائی کتنی ہے؟

(A) 35 کلومیٹر (B) 40 کلومیٹر (C) 47 کلومیٹر (D) 53 کلومیٹر

-26 کوہ سفید کے جنوب میں کون سا دریا بہتا ہے؟

(A) دریائے کرم (B) دریائے کابل (C) دریائے گومل (D) دریائے بولان

-27 کوہاٹ اور وزیرستان کی پہاڑیاں کوہ سفید کے کس جانب ہیں؟

(A) شمال (B) جنوب (C) مغرب (D) مشرق

-28 وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں افغانستان کی سرحد کے ساتھ کون سا پہاڑی سلسلہ واقع ہے؟

(A) کیرتھر (B) کوہ سلیمان (C) کوہ سفید (D) ٹوباکاکڑ

-29 کون سا پہاڑ پاکستان کے قریباً وسط میں واقع ہے؟

(A) کوہ سفید (B) کوہ سلیمان (C) کوہ ہندوکش (D) کوہ ہمالیہ

-30 تخت سلیمان کس پہاڑی سلسلہ کی بلند ترین چوٹی ہے؟

(A) کوہ سفید (B) کوہ ہندوکش (C) کوہ سلیمان (D) کوہ نمک

-31 کوہ سلیمان میں کون سا درّہ واقع ہے؟

(A) درّہ کرم (B) درّہ ٹوچی (C) درّہ خنجراب (D) درّہ بولان

-32 کون سا دریا کیرتھر سے بحیرہ عرب کی طرف بہتا ہے؟

(A) دریائے کابل (B) دریائے حب (C) دریائے سون (D) دریائے کرم

-33 کوہ نمک کا بڑا دریا کون سا ہے؟

(A) دریائے جہلم (B) دریائے چناب (C) دریائے سندھ (D) دریائے سون

-34 پاکستان کا سب سے بڑا دریا کون سا ہے؟

(A) دریائے سندھ (B) دریائے جہلم (C) دریائے چناب (D) دریائے سوات

-35 دنیا کی تقریباً کتنی آبادی میدانوں میں رہتی ہے؟

(A) 60فی صد (B) 70فی صد (C) 80فی صد (D) 85فی صد

36- پاکستان کے ساحل کی لمبائی کتنی ہے؟
(A) قریباً700 کلومیٹر (B) قریباً900 کلومیٹر (C) قریباً950 کلومیٹر (D) قریباً1050 کلومیٹر

37- پاکستان کی سب سے اہم بندرگاہ کون سی ہے؟
(A) پورٹ قاسم (B) پسنی (C) گوادر (D) کراچی

38- پاکستان کے ساحلی علاقوں میں کون سی صنعت ترقی کر رہی ہے؟
(A) کارخانے (B) گلہ بانی (C) ماہی گیری (D) کان کنی

39- بہاولپور میں ریگستانی علاقہ کیا کہلاتا ہے؟
(A) چولستان (B) تھر (C) تھل (D) خاران

40- دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان کون سا ریگستان واقع ہے؟
(A) تھل (B) خاران (C) تھر (D) روہی

41- سطح مرتفع پوٹھوار کا اہم دریا کون سا ہے؟
(A) دریائے گول (B) دریائے ژوب (C) دریائے ہنگول (D) دریائے سوات

42- سطح مرتفع بلوچستان کی زیادہ سے زیادہ بلندی کتنی ہے؟
(A) 900میٹر (B) 300میٹر (C) 600میٹر (D) 700میٹر

43- سطح مرتفع بلوچستان کی سب سے مشہور اور بڑی جھیل کون سی ہے؟
(A) جھیل سیف الملوک (B) جھیل ہامون مشخیل (C) آنسو جھیل (D) رتی گلی جھیل

جوابات

1- ایشیا	2- 796096 مربع کلومیٹر	3- 0.67فی صد	4- 42فی صد
5- چین	6- چین	7- شمال مغرب	8- ڈیورنڈ لائن
9- بھارت	10- بحیرہ عرب	11- بحرہند	12- تین
13- کے۔ٹو	14- 8611 میٹر	15- مغربی	16- کوہ ہمالیہ
17- 8126 میٹر	18- وادی کشمیر	19- ماؤنٹ ایوریسٹ	20- نیپال
21- کوہ ہندوکش	22- افغانستان	23- کوہ ہندوکش	24- درّہ خیبر
25- 53 کلومیٹر	26- دریائے کرم	27- جنوب	28- ٹوبا کاکڑ
29- کوہ سلیمان	30- کوہ سلیمان	31- درّہ بولان	32- دریائے حب
33- دریائے سون	34- دریائے سندھ	35- 80فی صد	36-
37- کراچی	38- ماہی گیری	39- چولستان	40- تھل
41- دریائے سوات	42- 900میٹر	43- جھیل ہامون مشخیل	

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 طبعی ماحول سے کیا مراد ہے؟

جواب: طبعی ماحول سے مراد محل وقوع، طبعی خدوخال اور آب وہوا وغیرہ ہے۔

-2 پاکستان کا محل وقوع بیان کریں۔

جواب: پاکستان 24 سے 37 درجے عرض بلد شمالی اور 61 سے 77 درجے طول بلد مشرق کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین، مغرب میں افغانستان اور ایران، مشرق میں بھارت اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

-3 پاکستان کے ہمسایہ ملک چین کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: چین پاکستان کے شمال میں واقع ہے جو ایک اہم معاشی طاقت ہے۔ چین نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبے سمیت کئی ترقیاتی منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ پاکستان چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے۔

-4 پاکستان کے شمال مغرب میں کون سے وسطی ایشیائی اسلامی ممالک ہیں؟

جواب: پاکستان کے شمال مغرب میں وسطی ایشیائی اسلامی ممالک قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان واقع ہیں۔

-5 وسطی ایشیائی اسلامی ممالک کے لیے پاکستان کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: وسطی ایشیائی اسلامی ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے جو ان ممالک کو بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

-6 افغانستان کے ساتھ ملحقہ پاکستانی سرحد کو کیا کہتے ہیں؟

جواب: افغانستان کے ساتھ ملحقہ پاکستان کی سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔

-7 پاکستان کے مشرق میں کون سا ملک ہے؟

جواب: پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے۔

-8 پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کی وجہ کیا ہے؟

جواب: پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ جموں کشمیر اور دیگر دوسرے مسائل کشیدگی کی وجہ ہیں۔

-9 پاکستان کے جنوب میں کیا واقع ہے؟

جواب: پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔

-10 مشرق اور مغرب کے درمیان تجارت میں پاکستان کی اہمیت کیا ہے؟

جواب: پاکستان کے جنوب میں بحر ہند واقع ہے۔ مغرب اور مشرق کے درمیان تجارت زیادہ تر بحر ہند کے راستہ سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے ایک اہم تجارتی شاہراہ پر ہونے کی وجہ سے پاکستان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

-11 خلیجی ممالک اور پاکستان میں رابطے کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: خلیجی ممالک اور پاکستان بحیرہ عرب کے راستے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔

12- **پاکستان کی اہم بندرگاہیں کون کون سی ہیں؟**

جواب: کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں ہیں۔

13- **جنوب مشرقی اور جنوبی ایشیائی مسلم ممالک کون کون سے ہیں؟**

جواب: مشرقی ایشیائی مسلم ممالک میں، انڈونیشیا، ملائیشیا، برونائی اور دارالسلام شامل ہیں اور جنوبی ایشیائی مسلم ممالک میں بنگلہ دیش اور مالدیپ شامل ہیں۔

14- **طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو کون سے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟**

جواب: طبعی خدوخال کے لحاظ سے پاکستان کو ذیل کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

i- پہاڑی سلسلے ii- میدانی علاقے iii- سطوح مرتفع

15- **پہاڑ کسے کہتے ہیں۔**

جواب: زمین کا وہ حصہ جو سطح زمین سے بلند ہو اور جس کے اطراف کے ڈھلوان زیادہ، سطح پتھریلی اور ناہموار ہو پہاڑ کہلاتا ہے۔

16- **پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کی تقسیم کیا ہے؟**

جواب: پاکستان کے پہاڑی سلسلوں کی تقسیم یہ ہے۔

i- شمالی پہاڑی سلسلے ii- شمال مغربی پہاڑی سلسلے iii- مغربی پہاڑی سلسلے

17- **پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے میں کون سے پہاڑ واقع ہیں؟**

جواب: پاکستان کے شمالی پہاڑی سلسلے میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم واقع ہیں۔

18- **دنیا کی دوسری بلندی ترین پہاڑی چوٹی کون سی ہے اور وہ کہاں واقع ہے؟**

جواب: دنیا کی دوسری بلندترین پہاڑی چوٹی کے۔ٹو ہے اور یہ کوہ قراقرم میں واقع ہے۔

19- **کوہ قراقرم میں کون سے پہاڑی درّے واقع ہیں؟**

جواب: کوہ قراقرم میں دنیا کے بلندترین پہاڑی درّے خنجراب اور شندور واقع ہیں۔

20- **کوہ قراقرم میں کون سی وادیاں واقع ہیں؟**

جواب: کوہ قراقرم میں وادی ہنزہ اور گلگت خوب صورت وادیاں ہیں۔

21- **پاکستان اور چین کی تجارت اور سیاحت کو کس طرح فائدہ ہوا؟**

جواب: شاہراہ قراقرم تعمیر ہونے سے پاکستان اور چین کو تجارت اور سیاحت میں کافی فائدہ ہوا۔

22- **کوہ ہمالیہ کہاں واقع ہے؟**

جواب: کوہ ہمالیہ جنوبی ایشیا کے شمال میں مغرب سے جنوب مشرق کی طرف شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔

23- **کوہ ہمالیہ کی پاکستان میں سب سے بلند چوٹی کون سی ہے؟**

جواب: کوہ ہمالیہ کی پاکستان میں سب سے بلند چوٹی نانگا پربت ہے۔

24- کوہ ہمالیہ کی سب سے اہم وادی کون سی ہے؟

جواب: کوہ ہمالیہ کی سب سے اہم وادی وادی کشمیر ہے۔

25- دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی کون سی ہے اور کہاں واقع ہے؟

جواب: دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی ماؤنٹ ایورسٹ ہے جو نیپال میں واقع ہے۔

26- کوہ ہندوکش کہاں واقع ہے؟

جواب: کوہ ہندوکش پاکستان کے شمال مغرب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔

27- کوہ ہندوکش کا زیادہ حصہ کہاں واقع ہے؟

جواب: کوہ ہندوکش کا زیادہ حصہ افغانستان میں واقع ہے۔

28- کوہ ہندوکش کی وادیاں کون کون سی ہیں؟

جواب: کوہ ہندوکش میں چترال، سوات اور دیر کی وادیاں واقع ہیں۔

29- کوہ سفید کہاں واقع ہے؟

جواب: کوہ سفید دریائے کابل کے جنوب شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔

30- پاکستان اور افغانستان کے درمیان تاریخی گزرگاہ کون سی ہے؟

جواب: پاکستان اور افغانستان کے درمیان تاریخی گزرگاہ درّہ خیبر ہے۔

31- وزیرستان کی پہاڑیوں کے اہم درے کون سے ہیں؟

جواب: وزیرستان کی پہاڑیوں کے اہم درّے کرم، ٹوچی اور گومل ہیں۔

32- کوہ سلیمان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: کوہ سلیمان پاکستان کے تقریباً وسط میں واقع ہے۔ اس کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جو سطح سمندر سے 3443 میٹر بلند ہے۔ دریائے بولان اس کا اہم دریا ہے۔ درّہ بولان بھی اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

33- کیرتھر کی پہاڑیاں کہاں واقع ہیں؟

جواب: کیرتھر کی پہاڑیاں دریائے سندھ کے مغرب کی جانب صوبہ سندھ اور بلوچستان کی سرحد کے ساتھ واقع ہیں۔

34- کوہ نمک کہاں واقع ہے؟

جواب: کوہ نمک سطح مرتفع پوٹھوہار کے جنوب میں واقع ہے۔

35- کوہ نمک کا مشہور دریا کون سا ہے؟

جواب: کوہ نمک کا مشہور دریا سون ہے۔

36- دریائے سندھ کا بالائی میدان کون سا ہے؟

جواب: صوبہ پنجاب کا میدانی علاقہ دریائے سندھ کا بالائی میدان کہلاتا ہے۔

37- پنجاب کو کون سے پانچ دریا سیراب کرتے ہیں؟

جواب: پنجاب کو پانچ دریا جہلم، چناب، ستلج، سندھ اور راوی سیراب کرتے ہیں۔

38- دریائے سندھ کے زیریں میدان کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: دریائے سندھ کا زیریں میدان ہموار ہے اور کم ڈھلوان رکھتا ہے۔ اس میدان کے صرف دریائے سندھ کی سیراب کرتا ہے۔ یہ میدان زرعی لحاظ سے بہت اہم ہے۔

39- پاکستان کا ساحلی میدان کہاں تک پھیلا ہوا ہے؟

جواب: پاکستان کا ساحلی میدان مشرق میں صوبہ سندھ میں بھارت کی سرحد سے شروع ہوتا ہے اور ساحل کے ساتھ ساتھ ہوتا ہوا مغرب میں ایران کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔

40- ساحلی علاقوں میں کون سی صنعت ترقی کر رہی ہے؟

جواب: ساحلی علاقوں میں ماہی گیری کی صنعت ترقی کر رہی ہے۔

41- پاکستان کا دوسرا ریگستان کون سا ہے اور کہاں واقع ہے؟

جواب: پاکستان کا دوسرا ریگستان تھل ہے۔ یہ دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان میں واقع ہے۔

42- صحرائے خاران کسے کہتے ہیں؟

جواب: پاکستان کا تیسرا ریگستانی علاقہ بلوچستان کے شمال مغرب میں واقع ہے جسے صحرائے خاران کہتے ہیں۔

43- کس سطح مرتفع کو دنیا کی چھت کہا جاتا ہے؟

جواب: سطح مرتفع پامیر دنیا کی سب سے بلند سطح مرتفع ہے۔ اسے دنیا کی چھت بھی کہا جاتا ہے۔

44- صوبہ بلوچستان کی سب سے مشہور اور بڑی جھیل کا نام کیا ہے؟

جواب: صوبہ بلوچستان کی سب سے مشہور اور بڑی نمکین جھیل کا نام ہامون مشخیل ہے۔

پاکستان کی آب و ہوا تا گلیشیرز کی اہمیت

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- پاکستان کو آب و ہوا کے لحاظ سے کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

(A) دو (B) چار (C) پانچ (D) چھے

2- نیم حاری تری سطح مرتفع آب و ہوا کے خطوں میں زیادہ علاقہ کس کا آتا ہے؟

(A) خیبر پختونخوا (B) سندھ (C) بلوچستان• (D) پنجاب

3- دریائے سندھ کا بالائی میدان کہاں واقع ہے؟

(A) صوبہ سندھ (B) صوبہ بلوچستان (C) صوبہ خیبر پختونخوا (D) صوبہ پنجاب

-4 کہاں موسم گرما میں گرد کے طوفان اکثر چلتے ہیں؟
(A) کوئٹہ (B) لاہور (C) کراچی (D) پشاور

-5 پاکستان کے ساحلی علاقوں کا سالانہ اوسط درجہ حرارت کتنا ہوتا ہے؟
(A) قریباً25درجے (B) قریباً28درجے (C) قریباً32درجے (D) قریباً35درجے

-6 پاکستان کے کونسے علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں؟
(A) شمالی وشمال مغربی (B) مغربی وجنوبی (C) مشرقی ومشرق شمالی (D) جنوب وجنوب مغربی

-7 پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں کتنا ہوتا ہے؟
(A) 10درجے (B) 5درجے (C) 3درجے (D) نقطۂ انجماد یعنی 0درجے سے کم

-8 پہاڑی علاقوں میں موسم گرما میں لوگوں کا اہم پیشہ کیا ہے؟
(A) کان کنی (B) ماہی گیری (C) کاشتکاری (D) تجارت

-9 معدنیات کے ذخائر کہاں ملتے ہیں؟
(A) دریاؤں میں (B) سمندروں میں (C) نہری علاقوں میں (D) پہاڑی علاقوں میں

-10 میدانی علاقوں میں آمدنی کا زیادہ تر دارومدار کس پر ہے؟
(A) زراعت (B) ماہی گیری (C) گلہ بانی (D) تجارت

-11 پاکستان کا کون سا علاقہ گنجان آباد ہے؟
(A) ساحلی (B) پہاڑی (C) صحرائی (D) میدانی

-12 دن اور رات کے درجہ حرارت میں کہاں بہت فرق ہے؟
(A) پہاڑی علاقے (B) صحرائی علاقے (C) میدانی علاقے (D) سطوح مرتفع

-13 صحرائی علاقوں میں لوگوں کا اہم ذریعہ معاش کیا ہے؟
(A) کاشتکاری (B) بھیڑ بکریاں پالنا (C) کارخانوں میں کام کرنا (D) ماہی گیری

-14 سطح مرتفع بلوچستان میں پانی کی دستیابی کا اہم ذریعہ کیا ہے؟
(A) بارش (B) ڈیم (C) برف باری (D) کاریز

-15 ''سیاچن'' کس زبان کا لفظ ہے؟
(A) فارسی (B) پوٹھوہاری (C) بروہی (D) بلتی

-16 سیاچن گلیشیر کی لمبائی کتنی ہے؟
(A) 54 کلومیٹر (B) 53 کلومیٹر (C) 70 کلومیٹر (D) 63 کلومیٹر

-17 سیاچن گلیشیر کس پہاڑی سلسلے میں واقع ہے؟
(A) قراقرم (B) ہمالیہ (C) ہندوکش (D) کوہ سفید

18- بالتورو گلیشیئر کہاں واقع ہے؟

(A) وادی گوجال (B) وادی ہنزہ (C) گلگت (D) بلتستان

19- بالتورو گلیشیئر کی لمبائی کتنی ہے؟

(A) 70 کلومیٹر (B) 54 کلومیٹر (C) 62 کلومیٹر (D) 49 کلومیٹر

20- کے۔ٹو پہاڑ کس گلیشیئر میں واقع ہے؟

(A) ہسپر (B) بیافو (C) بتورا (D) بالتورو

21- بتورا گلیشیئر کی لمبائی کتنی ہے؟

(A) 54 کلومیٹر (B) 62 کلومیٹر (C) 63 کلومیٹر (D) 70 کلومیٹر

22- بیافو گلیشیئر کس وادی میں واقع ہے؟

(A) نیلم (B) گوپل (C) ہنزہ (D) گلگت

23- پاکستان کے شمالی علاقے کس کے لیے مشہور ہیں؟

(A) ماہی گیری (B) زراعت (C) گلہ بانی (D) سیاحت

24- پاکستان کے شمالی علاقوں میں بننے والی جھیلیں کس کی پرورش کے لیے معاون ہیں؟

(A) بھیڑبکریاں (B) آبی حیات (C) مویشی (D) انسانوں

جوابات

-1	چار	-2	بلوچستان	-3	صوبہ پنجاب	-4	پشاور
-5	قریباً 32 درجے	-6	شالی وشمال مغربی	-7	نقطہ انجماد یعنی 0 درجے سے کم	-8	کاشت کاری
-9	پہاڑی علاقوں میں	-10	زراعت	-11	میدانی	-12	صحرائی علاقے
-13	بھیڑبکریاں پالنا	-14	برف باری	-15	بلتی	-16	70 کلومیٹر
-17	قراقرم	-18	بلتستان	-19	62 کلومیٹر	-20	بالتورو
-21	54 کلومیٹر	-22	ہنزہ	-23	سیاحت	-24	آبی حیات

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

-1 آب وہوا سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی ملک یا علاقے کی لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا مطالعہ آب وہوا کہلاتا ہے۔

-2 پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے کن خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے مندرجہ ذیل خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

-i نیم حاری بَرّی بلند آب وہوا کا خطہ -ii نیم حاری بَرّی سطح مرتفع کی آب وہوا کا خطہ

iii- نیم حاری بری میدانی آب وہوا کا خطہ iv- حاری ساحلی آب وہوا کا خطہ

3- نیم حاری بری بلند آب وہوا کے خطے کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: نیم حاری بری بلند آب وہوا کے خطہ میں موسم سرما سرد ترین ہوتا ہے۔ عموماً برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما ٹھنڈا ہوتا ہے۔ موسم بہار میں بارشیں ہوتی ہیں۔

4- نیم حاری بری سطح مرتفع آب وہوا کا خطہ کہاں واقع ہے؟

جواب: نیم حاری بری سطح مرتفع آب وہوا کے خطے میں زیادہ تر بلوچستان کا علاقہ آتا ہے۔ سبی اور جیکب آباد اسی خطہ میں واقع ہیں۔

5- نیم حاری بری سطح مرتفع آب وہوا کے خطے کا موسم کیسا ہے؟

جواب: نیم حاری بری سطح مرتفع آب وہوا کے خطے کا موسم شدید گرم اور خشک ہوتا ہے۔

6- نیم حاری بری میدانی آب وہوا کا خطہ کہاں واقع ہے؟

جواب: نیم حاری بری میدانی آب و ہوا کے خطے میں دریائے سندھ کا بالائی میدان (صوبہ پنجاب) اور زیریں میدان (صوبہ سندھ) شامل ہیں۔

7- حاری ساحلی آب وہوا کے خطے میں کون سے علاقے شامل ہیں؟

جواب: حاری ساحلی آب وہوا کے خطے میں صوبہ سندھ اور بلوچستان کے ساحلی علاقے شامل ہیں۔

8- حاری ساحلی آب وہوا کے خطے کے درجہ حرارت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حاری ساحلی آب وہوا کے خطہ میں سالانہ اور روزانہ کے درجہ حرارت میں بہت کم فرق ہے۔ موسم گرما میں سمندر سے ہوائیں چلتی ہیں، ہوا میں نمی زیادہ ہوتی ہے۔ سالانہ اوسط درجہ حرارت تقریباً 32 درجے سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

9- پاکستان کے شمالی وشمال مغربی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں کیسا ہوتا ہے؟

جواب: پاکستان کے شمالی و شمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے) سے گر جاتا ہے۔ زیادہ تر برف باری ہوتی ہے۔

10- پہاڑی علاقوں کے لوگ موسم سرما کے شدید موسم میں کیا کرتے ہیں؟

جواب: ان علاقوں کے لوگوں کی موسم سرما میں سرگرمیاں محدود ہو جاتی ہیں۔ لوگ موسم سرما شروع ہونے سے قبل ہی خوراک اور دیگر ضروری اشیاء ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے نکال کر میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں کیونکہ برف باری کی وجہ سے چراگاہیں ختم ہو جاتی ہیں۔

11- پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب وہوا میں شدت پائی جاتی ہے یعنی موسم گرما گرم اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔

12- پاکستان کے میدانی علاقوں میں کاشتکاری زیادہ کیوں ہوتی ہے؟

جواب: پاکستان کے میدانی علاقے دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں۔ اس لیے بہت زرخیز ہیں۔ اس لیے کاشتکاری یہاں کے

لوگوں کا سب سے بڑا پیشہ ہے۔

-13 پاکستان کے صحرائی علاقوں کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: پاکستان کے صحرائی علاقوں کی آب وہوا بہت گرم اور خشک ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت فرق ہے۔ موسم گرما میں دن کے وقت لو چلتی ہے۔

-14 سطح مرتفع بلوچستان کی آب وہوا کیسی ہے؟

جواب: سطح مرتفع بلوچستان کی آب وہوا موسم گرما میں گرم ترین اور موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔

-15 ''کاریز'' کسے کہتے ہیں؟

جواب: بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ ان زمین دوز نالیوں کو ''کاریز'' کہتے ہیں۔

-16 سطح مرتفع بلوچستان کا علاقہ کس سے مالا مال ہے؟

جواب: سطح مرتفع بلوچستان کا علاقہ پھلوں کی پیداوار اور معدنی وسائل کی دولت سے مالا مال ہے۔

-17 گلیشیئر کسے کہتے ہیں؟

جواب: پہاڑیوں کی وادیوں میں جمی ہوئی برف جو کہ ڈھلوان کی طرف حرکت کرتی ہے، گلیشیئر کہلاتا ہے۔

-18 گلیشیئر کس طرح حرکت کرتا ہے؟

جواب: مسلسل برف کے جمع ہونے سے نیچے والی برف سخت ہو جاتی ہے اور کم بلندی کی طرف سرکنا شروع کر دیتی ہے، جس سے گلیشیئر حرکت کرتا ہے۔

-19 پاکستان کے چند بڑے بڑے گلیشیئر کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے چند بڑے بڑے گلیشیئرز میں سیاچن، بالتورو، بیافو، بتورا اور ہسپر وغیرہ شامل ہیں۔

-20 سیاچن گلیشیئر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب: سیاچن بلتی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی جنگلی گلاب کے ہیں۔ اس گلیشیئر پر یہ پودا زیادہ اُگتا ہے اس لیے بلتی لوگ اسے سیاچن کہتے ہیں۔

-21 بالتورو گلیشیئر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: بالتورو گلیشیئر بلتستان میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 62 کلومیٹر ہے۔ کے۔ٹو پہاڑ اسی گلیشیئر میں ہے۔ سکردو شہر سے اس گلیشیئر تک رسائی کی جا سکتی ہے۔

-22 بتورا گلیشیئر کے بارے میں دو جملے لکھیں۔

جواب: بتورا گلیشیئر وادی گوجال گلگت بلتستان میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 54 کلومیٹر ہے۔

-23 بیافو گلیشیئر کہاں واقع ہے نیز اس کی لمبائی کتنی ہے؟

جواب: بیافو گلیشیئر قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔

-24 ہسپر گلیشیئر پر چند جملے لکھیں۔

جواب: ہسپر گلیشیئر پاکستان کے شمالی علاقے بلتستان میں واقع ہے۔ یہ گلیشیئر 49 کلومیٹر لمبا ہے۔ دریائے ہسپر اسی گلیشیئر سے نکلتا ہے۔

-25 دنیا بھر میں تازہ پانی کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے؟

جواب: دنیا بھر میں تازہ پانی کا سب سے بڑا ذریعہ گلیشیئرز ہیں۔

-26 پاکستان کا کون سا علاقہ سب سے زیادہ گلیشیئر والا ہے؟

جواب: پاکستان میں قراقرم کا پہاڑی سلسلہ سب سے زیادہ گلیشیئر والا ہے۔

-27 گلیشیئرز کے ٹوٹنے سے بننے والی چند جھیلوں کے نام لکھیں۔

جواب: گلیشیئرز کے ٹوٹنے سے بننے والی جھیلوں میں سیف الملوک شندور اور ست پارہ وغیرہ ہیں۔

پاکستان کے دریا تا پاکستان میں جنگلی حیات

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

-1 پاکستان کا سب سے بڑا دریا کون سا ہے؟

(A) دریائے راوی (B) دریائے ستلج (C) دریائے چناب (D) دریائے سندھ

-2 دریائے سندھ کہاں سے نکلتا ہے؟

(A) تبت (B) نیلم (C) سوات (D) بلتستان

-3 دریائے سندھ کس مقام پر پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟

(A) جہلم (B) گجرات (C) اٹک (D) میانوالی

-4 کس مقام پر پنجاب کے دریا دریائے سندھ سے مل جاتے ہیں؟

(A) میانوالی (B) ہزارہ (C) خوشاب (D) مٹھن کوٹ

-5 دریائے راوی کس کے پہاڑوں سے نکلتا ہے؟

(A) گلگت (B) تبت (C) مری (D) کشمیر

-6 دریائے راوی کس مقام سے پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟

(A) لاہور (B) سیالکوٹ (C) ملتان (D) اوکاڑہ

-7 دریائے راوی کے کنارے پنجاب کا کون سا مشہور شہر آباد ہے؟

(A) سرگودھا (B) فیصل آباد (C) لاہور (D) ملتان

-8 دریائے ستلج کس مقام سے پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟
(A) قصور (B) سلیمانکی (C) پاک پتن (D) لاہور

-9 دریائے چناب کس مقام سے پنجاب میں داخل ہوتا ہے؟
(A) مرالہ (B) سلیمانکی (C) منگلا (D) پاک پتن

-10 دریائے جہلم اور دریائے چناب کس مقام پر آپس میں ملتے ہیں؟
(A) منگلا (B) سلیمانکی (C) تریموں (D) پنجند

-11 دریائے جہلم کہاں سے نکلتا ہے؟
(A) وادی کشمیر (B) وادی ہنزہ (C) وادی گلگت (D) بلتستان

-12 دریائے جہلم پنجاب میں کس مقام سے داخل ہوتا ہے؟
(A) جہلم (B) منگلا (C) گجرات (D) مرالہ

-13 اٹک کے مقام پر کون سا دریا دریائے سندھ میں گرتا ہے؟
(A) دریائے سوات (B) دریائے کابل (C) دریائے شیوک (D) دریائے کرم

-14 کون سا دریا جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے؟
(A) دریائے ژوب (B) دریائے گومل (C) دریائے ٹوچی (D) دریائے کرم

-15 "ہامون مشخیل" کس علاقے کی سب سے بڑی جھیل ہے؟
(A) کشمیر (B) بلتستان (C) چترال (D) بلوچستان

-16 دنیا کا بہترین نہری نظام کس ملک کا ہے؟
(A) بھارت (B) بنگلہ دیش (C) پاکستان (D) برطانیہ

-17 موسم برسات میں دریاؤں میں طغیانی آنے سے کون سی نہریں خود بخود چلتی ہیں؟
(A) رابطہ نہریں (B) دوامی نہریں (C) غیر دوامی نہریں (D) سیلابی نہریں

-18 کون سی نہریں سارا سال چلتی ہیں؟
(A) رابطہ نہریں (B) دوامی نہریں (C) طغیانی نہریں (D) سیلابی نہریں

-19 کون سی نہریں خریف کی فصل کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں؟
(A) غیر دوامی نہریں (B) رابطہ نہریں (C) سیلابی نہریں (D) دوامی نہریں

-20 پنجاب کے کون سے دریا بھارت کے علاقوں سے گزر کر آتے ہیں؟
(A) راوی، جہلم (B) چناب، ستلج (C) راوی، ستلج (D) سندھ، جہلم

-21 پاکستان کے کن علاقوں میں اوسطاً بارش زیادہ ہوتی ہے؟
(A) پہاڑی دامنی (B) شمالی اور شمال مغربی (C) میدانی (D) صحرائی

22- میدانی علاقوں میں دریاؤں کی وادیوں میں کون سے جنگلات پائے جاتے ہیں؟
(A) چلغوزہ، توت (B) دیودار، کیل، پڑتل (C) پھلاہی، کاہو، جنڈ (D) شیشم، پاپولر، جامن

23- کون سی چیز سموگ کو کم کرنے میں خطرناک ثابت ہوتی ہے؟
(A) جنگلات (B) بادل (C) دھند (D) دھواں

24- جنگلات زمین سے پانی کو جذب کر لیتے ہیں۔ اس سے کس میں مدد ملتی ہے؟
(A) زمین کے کٹاؤ کو روکنے میں (B) سیم و تھور کو قابو پانے میں
(C) ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں (D) بنجر زمین کو آباد کرنے میں

25- پاکستان کے پہاڑی علاقوں میں کون سے جانور پائے جاتے ہیں۔
(A) لومڑی، کالا ہرن، چیتا (B) بندر، جنگلی بلیاں، ریچھ (C) ہرن، نیل گائے، لومڑی (D) شتر مرغ، باز، گیدڑ

26- پاکستان کا قومی پرندہ کون سا ہے؟
(A) مور (B) شاہین (C) کبوتر (D) چکور

27- پاکستان کا قومی جانور کون سا ہے؟
(A) بکری (B) گائے (C) مارخور (D) چیتا

28- ذیل میں کون سے پرندے شکاری ہیں؟
(A) تیتر، شتر مرغ (B) باز، عقاب (C) کوا، چڑیا (D) کبوتر، طوطا

جوابات

1- دریائے سندھ 2- تبت 3- اٹک 4- مٹھن کوٹ 5- کشمیر
6- لاہور 7- لاہور 8- سلیمانکی 9- مرالہ 10- تریموں
11- وادی کشمیر 12- منگلا 13- دریائے کابل 14- دریائے ژوب 15- بلوچستان
16- پاکستان 17- سیلابی نہریں 18- دوامی نہریں 19- غیر دوامی نہریں 20- راوی، ستلج
21- شمالی اور شمال مغربی 22- شیشم، پاپولر، جامن 23- جنگلات 24- سیم و تھور کو قابو پانے میں
25- بندر، جنگلی بلیاں، ریچھ 26- چکور 27- مارخور 28- باز، عقاب

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- **پاکستان کا سب سے بڑا دریا کون سا ہے؟**
جواب: پاکستان کا سب سے بڑا دریا دریائے سندھ ہے۔

2- **دریائے سندھ کے بارے میں چند جملے لکھیں۔**
جواب: دریائے سندھ چین کے علاقے تبت سے نکلتا ہے۔ گلگت بلتستان کے علاقے سے بہتا ہوا اٹک کے مقام پر پنجاب میں داخل ہوتا

ہے۔ مٹھن کوٹ کے مقام پر پنجاب کے باقی دریا، دریائے سندھ سے مل جاتے ہیں۔ اس کے بعد صوبہ سندھ سے گزر کر بحیرہ عرب میں جا گرتا ہے۔

3- دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا کون کونسے ہیں؟

جواب: دریائے سندھ کے مشرقی معاون دریا یہ ہیں۔

i- دریائے راوی   ii- دریائے ستلج   iii- دریائے چناب   iv- دریائے جہلم

4- دریائے راوی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دریائے راوی کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا بھارت کے علاقوں سے بہتا ہوا لاہور کے قریب پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ پنجاب کا دارالحکومت لاہور دریائے راوی کے کنارے آباد ہے۔

5- دریائے ستلج کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: دریائے ستلج کوہ ہمالیہ سے نکلتا ہے اور بھارتی علاقوں سے بہتا ہوا سلیمانکی کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے اور پنجاب کے مشرقی علاقے میں بہتا ہوا پنجاب کے باقی دریاؤں سے مل جاتا ہے۔

6- دریائے چناب کے بارے میں مختصر لکھیں۔

جواب: دریائے چناب کوہ ہمالیہ سے نکل کر مرالہ کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ تریموں کے نزدیک دریائے جہلم اور دریائے چناب آپس میں ملتے ہیں۔

7- دریائے جہلم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دریائے جہلم کشمیر کی وادی سے نکلتا ہے اور بہتا ہوا منگلا کے نزدیک صوبہ پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔

8- دوآبہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔

9- باری دوآب کا علاقہ کون سا ہے؟

جواب: باری دوآب کے علاقے کے ایک طرف دریائے راوی بہتا ہے اور دوسری طرف دریائے ستلج ہے۔

10- دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان کون سا دوآب ہے؟

جواب: دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان سندھ ساگر دوآب ہے۔

11- دریائے کابل کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: دریائے کابل ایک بڑا دریا ہے۔ یہ افغانستان سے شروع ہوتا ہے اور مشرق کی طرف بہتا ہوا پاکستان میں داخل ہوتا ہے۔ اٹک کے مقام پر دریائے سندھ میں گرتا ہے۔

12- دریائے کابل کے معاون دریا کون سے ہیں؟

جواب: دریائے پنجکورہ، دریائے سوات اور دریائے کنڑ دریائے کابل کے معاون دریا ہیں۔

13- بلوچستان کے کون سے دریا بحیرہ عرب میں جا گرتے ہیں؟

جواب: بلوچستان کے دریائے دشت، ہنگول، پورالی اور حب شمال سے جنوب کی طرف بہتے ہوئے بحیرہ عرب میں جا گرتے ہیں۔

14- بلوچستان کی سب سے بڑی جھیل کا کیا نام ہے؟

جواب: بلوچستان کی سب سے بڑی جھیل کا نام ہامون مشخیل ہے۔

15- دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام کہاں ہے اور یہ کس نے تعمیر کروایا؟

جواب: دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام برصغیر میں ہے۔ اس کو انیسویں صدی کے آغاز میں انگریز حکومت نے تعمیر کروایا۔

16- پاکستان میں پائی جانے والی نہروں کی اقسام کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان میں پائی جانے والی نہروں کی چار اقسام کے نام درج ذیل ہیں۔

i- طغیانی یا سیلابی نہریں ii- دوامی نہریں iii- غیر دوامی نہریں iv- رابطہ نہریں

17- طغیانی نہریں کون سی ہیں؟

جواب: طغیانی نہریں وہ ہیں جن میں پانی طغیانی کے ذریعے آتا ہے۔ ان نہروں کے ہیڈ ورکس نہیں ہوتے۔ موسم برسات میں دریاؤں میں طغیانی آنے سے نہریں خود بخود چلنے لگتی ہیں۔

18- طغیانی نہریں کہاں ہیں؟

جواب: طغیانی نہریں زیادہ تر راجن پور، ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں ہیں۔

19- دوامی نہروں کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: دوامی نہریں دریاؤں پر بند باندھ کر نکالی گئی ہیں۔ یہ سارا سال چلتی ہیں۔ ان میں پانی ضرورت کے مطابق چھوڑا جاتا ہے۔ یہ نہریں ڈیم، بیراج یا ہیڈ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں۔

20- غیر دوامی نہریں کس موسم کی فصل کو پانی فراہم کرتی ہیں؟

جواب: غیر دوامی نہریں خریف کی فصل کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں۔

21- غیر دوامی نہروں کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: غیر دوامی نہروں کو ششماہی نہریں یعنی چھے مہینے چلنے والی نہریں بھی کہتے ہیں۔

22- رابطہ نہروں پر مختصر نوٹ لکھیں۔

جواب: صوبہ پنجاب کے دو دریا ستلج اور راوی بھارت کے علاقوں سے گزر کر آتے ہیں۔ بھارت نے ان دریاؤں سے نہریں نکالی ہوتی ہیں۔ اس لیے ان دریاؤں میں پانی کی کمی ہے۔ پاکستان میں ان دریاؤں میں پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے رابطہ نہریں نکالی گئی ہیں۔ یہ نہریں دریائے سندھ، جہلم اور چناب سے نکالی گئی ہیں۔

23- پاکستان کے شمالی اور شمال مغربی علاقوں کے جنگلات میں کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان کے شمالی اور شمال مغربی علاقوں میں دیودار، کیل، پڑتل، صنوبر، شاہ بلوط، اخروٹ اور کاٹھ کے درخت پائے جاتے ہیں۔

24- پہاڑی دامنی علاقوں میں کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان کے پہاڑی دامنی علاقوں میں پھلاہی، کاہو، جنڈ، بیر، توت اور سنبل کے درخت پائے جاتے ہیں۔

25- پاکستان کے پہاڑی دامنی علاقے کون کون سے ہیں؟

جواب: پاکستان کے پہاڑی دامنی علاقوں میں پشاور، مردان، کوہاٹ، اٹک، راولپنڈی، جہلم اور گجرات کے اضلاع شامل ہیں۔

26- صوبہ بلوچستان میں کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: صوبہ بلوچستان میں خاردار جھاڑیاں، ماژو، چلغوزہ، توت اور پاپلر کے درخت پائے جاتے ہیں۔

27- میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں میں کون سے درخت پائے جاتے ہیں؟

جواب: میدانی علاقوں میں دریائی وادیوں میں شیشم، پاپلر، شہتوت، سنبل، جامن، دھریک اور سفیدے وغیرہ کے درخت پائے جاتے ہیں۔

28- درخت سیم وتھور زدہ علاقوں میں کس طرح کارآمد ہیں؟

جواب: درخت سیم وتھور زدہ علاقوں میں اس طرح کارآمد ہیں کہ یہ زمین سے پانی جذب کر لیتے ہیں جس سے زیرزمین پانی کی مقدار کم ہوجاتی ہے اور اس کی سطح نیچے چلی جاتی ہے۔

29- جنگلات کس طرح بارش برسانے کا باعث بنتے ہیں؟

جواب: جنگلات کی موجودگی سے ہوا میں آبی بخارات کی تعداد میں اضافہ ہوجاتا ہے جو بارش کا باعث بنتے ہیں۔

30- جنگلات ادویات سازی میں کس طرح معاون ہیں؟

جواب: جنگلات سے جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں جو ادویات سازی میں کام آتی ہیں۔

31- پاکستان میں شمالی علاقہ اور بلند پہاڑیوں پر کون سے جانور پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں شمالی علاقہ اور بلند پہاڑیوں پر بندر، جنگلی بلیاں اور ریچھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

32- جنوبی پنجاب کے جنگلی جانور کون سے ہیں؟

جواب: جنوبی پنجاب میں نیل گائے، جنگلی بلی، گیدڑ، تیتر، سانپ، مور اور چنکارا قابل ذکر جانور ہیں۔

33- پاکستان کا قومی پرندہ اور جانور کون سا ہے؟

جواب: پاکستان کا قومی پرندہ چکور ہے اور قومی جانور مارخور ہے۔

34- پاکستان میں کون سے شکاری پرندے پائے جاتے ہیں؟

جواب: پاکستان میں باز، شکرا، عقاب، چیل اور گدھ جیسے شکاری پرندے پائے جاتے ہیں۔

35- پاکستان میں آنے والے موسمی پرندوں کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: کئی موسمیاتی پرندے ہر سال سردیوں کے آغاز میں سائبیریا اور دوسرے سرد علاقوں سے ہجرت کرکے پاکستان کی جھیلوں کا رخ کرتے ہیں۔ یہ پرندے موسم سرما گزرنے کے بعد واپس چلے جاتے ہیں۔

36- خطرے سے دوچار جانوروں سے کیا مراد ہے؟

جواب: خطرے سے دوچار جانوروں سے وہ جانور مراد ہیں جو ختم ہونے کے قریب ہیں۔

37- کون سے جانور خطرے سے دوچار ہیں؟

جواب: برفانی ریچھ، انڈس ڈالفن اور کالا ہرن وغیرہ خطرے سے دوچار ہیں۔

پاکستان کے قدرتی خطے

ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- پاکستان کو قدرتی خطوں کے لحاظ سے کتنے حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

2- پاکستان کے کس خطے کی آب و ہوا انتہائی خشک ہے؟

(A) ساحلی خطہ (B) پہاڑی خطہ (C) میدانی خطہ (D) مرطوب پہاڑی خطہ

3- پاکستان کے میدانی خطے میں موسم سرما کا اوسط درجہ حرارت کتنا ہوتا ہے؟

(A) 40°C (B) 30°C (C) 20°C (D) 10°C

4- پاکستان کے کس خطے میں نہری آب پاشی کا نظام عمدہ ہے؟

(A) میدانی خطہ (B) صحرائی خطہ (C) ساحلی خطہ (D) پہاڑی خطہ

5- میدانی علاقوں کی اہم فصلیں کون سی ہیں؟

(A) خشک میوہ جات، ناریل (B) چاول، گندم (C) سیب، انگور (D) ناشپاتی، آڑو

6- پاکستان کا کون سا خطہ گنجان ترین ہے؟

(A) ساحلی خطہ (B) پہاڑی خطہ (C) میدانی خطہ (D) صحرائی خطہ

7- میدانی خطے میں پاکستان کی کتنے فی صد آبادی رہتی ہے؟

(A) 40% (B) 50% (C) 55% (D) 65%

8- صحرائی خطہ تھل میں ذیل کے کون سے اضلاع آتے ہیں؟

(A) خیر پور، تھر پارکر، عمر کوٹ (B) لیہ، بہاولپور، بہاولنگر (C) سبی، نواب شاہ، جیکب آباد (D) خوشاب، بھکر، میانوالی

9- صوبہ سندھ کے صحرا کا نام کیا ہے؟

(A) تھل (B) تھر (C) چولستان (D) خاران

10- صحرائی خطے کا موسم گرما میں درجہ حرارت دن کے وقت ہوتا ہے۔

(A) 30°C سے زیادہ (B) 35°C سے زیادہ (C) 40°C سے زیادہ (D) 50°C سے زیادہ

11- صحرائی علاقوں میں سالانہ بارش کتنی ہوتی ہے؟

(A) تین انچ (B) چار انچ (C) پانچ انچ (D) چھ انچ

12- صحرائی خطے میں کون سے درخت نظر آتے ہیں؟

(A) شیشم اور شہتوت (B) جڑی بوٹیاں اور کیکر (C) صنوبر اور دیودار (D) پاپولر اور سفیدے

13- صحرائی خطے کا سب سے بڑا شہر ہے۔

(A) خوشاب (B) سرگودھا (C) لیہ (D) بہاولپور

14- ساحلی خطہ میں صوبہ سندھ کے کون سے شہر شامل ہیں؟

(A) ٹھٹھہ، بدین اور کراچی (B) حیدرآباد، سکھر، لاڑکانہ (C) تھرپارکر، عمرکوٹ (D) شکارپور، جیکب آباد

15- ساحلی خطہ کی آب و ہوا کیسی ہے؟

(A) گرم (B) سرد (C) معتدل (D) شدید

16- ساحلی خطہ میں موسم گرما کا اوسط درجہ حرارت ہوتا ہے۔

(A) 15°C (B) 20°C (C) 25°C (D) 30°C

17- ساحلی خطہ کا اہم پیشہ ہے۔

(A) گلہ بانی (B) ماہی گیری (C) زراعت (D) صنعت

18- پاکستان کے کس شہر کو بین الاقوامی بندرگاہ کی حیثیت حاصل ہے؟

(A) گڈانی (B) پسنی (C) کراچی (D) ٹھٹھہ

19- پاکستان کا سب سے بڑا صنعتی شہر ہے۔

(A) فیصل آباد (B) گوجرانوالہ (C) لاہور (D) کراچی

20- کراچی کی آبادی ہے۔

(A) دو کروڑ (B) ڈیڑھ کروڑ (C) سوا کروڑ (D) ایک کروڑ

21- پاکستان کے قبائلی علاقہ جات کس خطہ میں آتے ہیں؟

(A) ساحلی خطہ (B) میدانی خطہ (C) خشک پہاڑی خطہ (D) صحرائی خطہ

22- خشک پہاڑی خطہ میں موسم گرما کا درجہ حرارت کتنا رہتا ہے؟

(A) 30°C (B) 32°C (C) 35°C (D) 40°C

23- پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد واقع ہے۔

(A) مرطوب پہاڑی خطہ میں (B) نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں

(C) خشک پہاڑی خطہ میں (D) میدانی خطہ میں

24- نیم خشک پہاڑی خطہ کس کی پیداوار کے لیے مشہور ہے؟

(A) پھل (B) خشک میوہ جات (C) چاول (D) گندم

25- صوبہ پنجاب کا علاقہ مری کس خطے میں واقع ہے؟

(A) خشک پہاڑی خطہ (B) نیم خشک پہاڑی خطہ (C) نیم مرطوب پہاڑی خطہ (D) مرطوب پہاڑی خطہ

26- مرطوب پہاڑی خطہ میں سالانہ بارش ہوتی ہے۔

(A) 12 انچ (B) 130 انچ (C) 140 انچ (D) 150 انچ

27- کس خطہ میں شہری آبادی کی اکثریت ہے؟

(A) مرطوب پہاڑی خطہ (B) صحرائی خطہ (C) میدانی خطہ (D) خشک پہاڑی خطہ

28- ذیل میں سے کون سا علاقہ نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں آتا ہے؟

(A) اسلام آباد (B) کشمیر (C) قبائلی علاقہ (D) مری

جوابات

1- پانچ	2- میدانی خطہ	3- 10°C	4- میدانی خطہ	5- چاول، گندم
6- میدانی خطہ	7- 50%	8- خوشاب، بھکر، میانوالی	9- تھر	10- 40°C سے زیادہ
11- پانچ انچ	12- جڑی بوٹیاں اور کیکر	13- بہاولپور	14- ٹھٹھہ، بدین اور کراچی	
15- معتدل	16- 30°C	17- ماہی گیری	18- کراچی	19- کراچی
20- ایک کروڑ	21- خشک پہاڑی خطہ	22- 35°C	23- خشک پہاڑی خطہ	24- پھل
25- مرطوب پہاڑی خطہ	26- 150 انچ	27- مرطوب پہاڑی خطہ		28- کشمیر

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- قدرتی خطے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قدرتی خطے سے مراد ایسا علاقہ ہے جس میں موسم، نباتات، آبادی، لوگوں کے رہن سہن کے طریقے ایک جیسے ہوں۔

2- پاکستان کے قدرتی خطوں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے قدرتی خطوں کے نام یہ ہیں۔

i- میدانی خطہ ii- صحرائی خطہ iii- ساحلی خطہ

iv- خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ v- مرطوب اور نیم مرطوب پہاڑی خطہ

3- میدانی علاقے کی آب و ہوا کیسی ہے؟

جواب: میدانی علاقے کی آب و ہوا انتہائی خشک ہے۔ موسم گرما انتہائی گرم اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔

4- میدانی علاقے کی اہم فصلیں کون کون سی ہیں؟

جواب: میدانی علاقے کی اہم فصلوں میں چاول، گندم، گنا اور کپاس ہیں۔

5- پاکستان کی چند صنعتوں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کی اہم صنعتوں میں ٹیکسٹائل، الیکٹرونکس، بجلی کا سامان، کھیلوں کا سامان، چینی کی صنعت، چمڑے کی صنعت اور کٹلری کی صنعت شامل ہیں۔

-6 پاکستان کے اہم صنعتی شہروں کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کے اہم صنعتی شہروں کے نام یہ ہیں۔

لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، پشاور، گجرات، سیالکوٹ، ملتان، قصور، نواب شاہ، مردان، نوشہرہ اور سکھر۔

-7 تھل کا صحرا کن اضلاع پر مشتمل ہے؟

جواب: تھل کا صحرا خوشاب، بھکر، میانوالی اور لیہ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔

-8 صوبہ سندھ کے صحرا کو کیا کہتے ہیں نیز یہ کن اضلاع پر مشتمل ہے؟

جواب: صوبہ سندھ کے صحرا کو تھر کہتے ہیں جو خیر پور، تھر پارکر اور عمر کوٹ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ اس میں صوبہ بلوچستان کا علاقہ سیہان بھی شامل ہے۔

-9 صحرائی خطے کی آب و ہوا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: صحرائی خطے کی آب و ہوا انتہائی خشک اور سخت ہے۔ گرمیوں میں ان کا اوسط درجہ حرارت 40°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ دن میں گرم لو چلتی ہے۔

-10 کس صحرا میں لوگ کاشت کاری کرتے ہیں؟

جواب: صحرائے تھل میں لوگ کاشت کاری کرتے ہیں کیونکہ نہری نظام کی وجہ سے پانی دستیاب ہو جاتا ہے۔

-11 صحرائی خطے کے اہم شہر کون کون سے ہیں؟

جواب: صحرائی خطے کے اہم شہروں میں بہاول پور، بہاولنگر، رحیم یار خان، عمر کوٹ اور خوشاب شامل ہیں۔

-12 ساحلی خطہ کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: ساحلی خطہ صوبہ بلوچستان اور صوبہ سندھ کی ساحلی پٹی پر مشتمل ہے۔ اس خطہ میں صوبہ سندھ کے علاقے ٹھٹھہ، بدین اور کراچی ہیں۔ جبکہ صوبہ بلوچستان کے علاقے لسبیلہ، گوادر، پسنی، تربت اور پنجگور وغیرہ شامل ہیں۔

-13 نسیم بری اور نسیم بحری سے کیا مراد ہے؟

جواب: نسیم بری میدانی علاقے سے آنے والی ہوا اور نسیم بحری سمندر سے آنے والی ہوا ہے۔

-14 بلوچستان کی کون سی بندرگاہیں ماہی گیری کے لیے مشہور ہیں؟

جواب: بلوچستان کی چھوٹی بندرگاہیں پسنی، جیوانی اور گڈانی ماہی گیری کے لیے مشہور ہیں۔

-15 کراچی کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: کراچی ایک بین الاقوامی بندرگاہ ہے۔ یہ دنیا کی تجارتی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ یہ بہت بڑا صنعتی شہر ہے۔ یہاں ملک کے ہر حصے سے لوگ آتے ہیں اور روزگار سے منسلک ہوتے ہیں۔ کراچی کی آبادی ڈیڑھ کروڑ سے زائد ہے۔

-16 خشک پہاڑی خطہ میں کون سے علاقے شامل ہیں؟

جواب: خشک پہاڑی خطہ میں قبائلی علاقہ جات صوبہ خیبر پختونخواہ کے جنوب مغربی اضلاع ڈیرہ اسماعیل خان، ٹانک، بنوں، کرک اور کوہاٹ شامل ہیں۔

-17 خشک پہاڑی خطہ کے اہم شہر کون کون سے ہیں؟

جواب: خشک پہاڑی خطہ کے اہم شہروں میں اسلام آباد، مری، ایبٹ آباد، مانسہرہ، سوات، ہنزہ اور گلگت شامل ہیں۔

-18 نیم خشک پہاڑی خطہ میں کون سے علاقے شامل ہیں؟

جواب: نیم خشک پہاڑی خطہ میں عام طور پر کوہ نمک، کالا چٹا پہاڑ، کوہ سلیمان اور کوہ کیرتھر کے پہاڑی سلسلے واقع ہیں۔

-19 نیم خشک پہاڑی خطے کی نباتات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نیم خشک پہاڑی خطہ پھلوں کی پیداوار کے لیے بہت مشہور ہے۔ مکئی، جوار، چنا اور مونگ پھلی یہاں کی اہم فصلیں ہیں۔

-20 مرطوب پہاڑی خطہ کن علاقوں پر مشتمل ہے؟

جواب: مرطوب پہاڑی خطہ میں پنجاب کا علاقہ مری اور خیبر پختونخواہ کے علاقے ایبٹ آباد، مانسہرہ اور ہزارہ وغیرہ شامل ہیں۔

-21 مرطوب پہاڑی خطہ کی آب و ہوا کیسی ہے؟

جواب: مرطوب پہاڑی خطہ میں موسم گرما خوشگوار ہوتا ہے اور موسم سرما میں شدید سردی پڑتی ہے۔ موسم گرما میں درجہ حرارت 26 درجے سینٹی گریڈ کے قریب رہتا ہے اور موسم سرما کا درجہ حرارت صفر درجے سینٹی گریڈ یا اس سے بھی کم ہو جاتا ہے۔

-22 نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں کون سے علاقے شامل ہیں؟

جواب: نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں کوہاٹ، کشمیر، سوات اور چترال وغیرہ کے علاقے شامل ہیں۔

-23 نیم مرطوب پہاڑی خطہ کی آب و ہوا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: نیم مرطوب پہاڑی خطہ میں موسم گرما میں زیادہ گرمی نہیں پڑتی اور موسم سرما ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اس خطے میں زیادہ بارشیں نہیں ہوتیں۔ یہاں سالانہ بیس انچ بارش ہوتی ہے۔

اہم ماحولیاتی مسائل اور ان کا حل تا پانی، زمین، نباتات اور جنگلی حیات کے بچاؤ میں حائل مشکلات

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

-1 ماحولیاتی آلودگی کی کتنی اقسام ہیں؟

(A) دو (B) تین (C) چار (D) پانچ

-2 نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافے سے کون سی آلودگی مراد ہے؟

(A) ہوائی آلودگی (B) آبی آلودگی (C) زمینی آلودگی (D) شور کی آلودگی

-3 ہوائی آلودگی سے کیا ہوتا ہے؟

(A) آبی حیات کو نقصان پہنچتا ہے (B) زمین کا درجہ حرارت بڑھتا ہے
(C) زمین کی خوبصورتی متاثر ہوتی ہے (D) سیم و تھور ہوتا ہے

-4 پھیپھڑوں کا سرطان ہوتا ہے۔

(A) ہوائی آلودگی سے (B) آبی آلودگی سے (C) زمینی آلودگی سے (D) شور کی آلودگی سے

-5 سموگ کس کی ایک قسم ہے۔

(A) زمینی آلودگی کی (B) آبی آلودگی کی (C) دھند اور ٹھنڈ کی (D) ہوا کی آلودگی کی

-6 گاڑیوں کے لیے کون سا ایندھن ایسا ہے جو کم آلودگی پھیلاتا ہے؟

(A) پٹرول (B) ڈیزل (C) سی این جی (D) کوئلہ

-7 آبی آلودگی سے مراد ہے۔

(A) ہوا میں زہریلی گیسوں کی مقدار کا بڑھنا (B) پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا

(C) زمین کی سطح پر زہریلے مواد کا پھیلنا (D) گاڑیوں اور فیکٹریوں کا شور

-8 سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے طریقوں سے ختم کیا جاسکتا ہے۔

(A) سموگ کو (B) جنگلات کے کٹاؤ کو (C) سیم و تھور کو (D) زمینی آلودگی کو

-9 پاکستان میں جنگلات کتنے فی صد رقبے پر ہیں؟

(A) پانچ فی صد (B) دس فی صد (C) پندرہ فی صد (D) بیس فی صد

-10 کرہ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

(A) سورج کی شعاعیں (B) چاند کی چاندنی (C) جنگلات (D) گلیشیر

-11 درختوں کی کٹائی کی وجہ سے فضا میں کس کا اضافہ ہو رہا ہے؟

(A) آکسیجن (B) کاربن ڈائی آکسائیڈ (C) ہائیڈروجن (D) فاسفورس

-12 کس عمل سے زمین صحرا میں تبدیل ہوتی ہے؟

(A) جنگلات میں اضافہ کرنا (B) نہری نظام سے آبپاشی کرنا

(C) زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا (D) زمین میں کھادوں کا استعمال کرنا

-13 پاکستان کی زراعت کا زیادہ تر انحصار ہے۔

(A) بارش پر (B) برفباری پر (C) قدیم طریقہ کاشت پر (D) نہری آبپاشی پر

-14 کس علاقے میں پانی کی سطح کتنی ہو تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطح زمین پر آجاتے ہیں؟

(A) 5.1 میٹر (B) 5.5 میٹر (C) 6.1 میٹر (D) 6.5 میٹر

-15 تھور کا شکار زمینوں کو کس طرح قابل کاشت بنایا جا رہا ہے؟

(A) ٹیوب ویل لگا کر (B) کلر گھاس لگا کر (C) فلٹریشن پلانٹ لگا کر (D) ری سائیکلنگ کر کے

-16 کون سے درخت زیادہ سے زیادہ پانی کو جڑوں کے ذریعے جذب کر کے فضا میں پہنچاتے ہیں؟

(A) کیکر، شیشم (B) بیری، شہتوت (C) سفیدہ، پاپولر (D) دھریک، جامن

-17 کس کے نہ ہونے سے دریائی اور سمندری پانی آلودہ ہو رہا ہے؟

(A) سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ (B) ویسٹ مینجمنٹ اتھارٹی (C) سالڈ ویسٹ مینجمنٹ (D) ڈیم

18- پاکستان میں جنگلی حیات اور اس کے تحفظ میں کون سا اہم مسئلہ درپیش ہے؟

(A) بے روزگاری (B) غیر قانونی شکار (C) صنعتی ترقی (D) زرعی ترقی

19- کس سے چراگاہیں کم ہو رہی ہیں؟

(A) آبادی میں اضافہ سے (B) غیر قانونی شکار سے (C) گلہ بانی سے (D) صنعت کاری سے

20- کس چیز سے سیلاب اور طوفانوں کے اثرات کم ہوتے ہیں؟

(A) آبادیوں سے (B) درختوں سے (C) میدانوں سے (D) صحراؤں سے

جوابات

1- تین 2- ہوائی آلودگی 3- زمین کا درجہ حرارت بڑھتا ہے 4- ہوائی آلودگی

5- ہوائی آلودگی 6- سی این جی 7- پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا 8- زمینی آلودگی کو

9- پانچ فی صد 10- جنگلات 11- کاربن ڈائی آکسائیڈ 12- زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا

13- نہری آبپاشی 14- 5.1 میٹر 15- گھاس لگا کر 16- سفیدہ، پاپولر

17- سیورج ٹریٹمنٹ پلانٹ 18- غیر قانونی شکار 19- گلہ بانی سے 20- درختوں سے

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- ماحول سے کیا مراد ہے؟

جواب: ماحول سے مراد کسی جاندار کے اردگرد کا وہ علاقہ ہے جو اس جاندار کی زندگی اور اس کی سرگرمیوں کو متاثر کرے۔

2- ماحول میں کون سی چیزیں شامل ہیں؟

جواب: ماحول میں طبعی خدوخال، آب و ہوا، مٹی اور قدرتی نباتات وغیرہ شامل ہیں۔

3- ماحولیاتی مسائل سے کیا مراد ہے؟

جواب: ماحولیاتی مسائل سے مراد وہ تمام مسائل ہیں جو ماحول کے ناموافق یا غیر موزوں ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

4- پاکستان کو جن ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے ان میں سے چار کے نام لکھیں۔

جواب: پاکستان کو درج ذیل ماحولیاتی مسائل کا سامنا ہے۔

i- آلودگی ii- جنگلات کا کٹاؤ iii- زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا iv- سیم و تھور

5- ماحولیاتی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: کسی ایسی چیز کا ماحول میں شامل ہو جانا جو نہ صرف انسانوں بلکہ دوسرے جانداروں کے لیے بھی نقصان دہ ہو ماحولیاتی آلودگی کہلاتا ہے۔

6- ماحولیاتی آلودگی کی کون کون سی اقسام ہیں؟

جواب: ماحولیاتی آلودگی کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

i- ہوائی آلودگی ii- زمینی آلودگی iii- آبی آلودگی

-7 ہوائی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہوائی آلودگی سے مراد ہوا میں نقصان دہ گیسوں کی مقدار میں اضافہ ہونا ہے۔

-8 ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ کس طرح ہو رہا ہے؟

جواب: فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔

-9 نقصان دہ گیسوں سے قدرتی ماحول کو کیا نقصان پہنچ رہا ہے؟

جواب: نقصان دہ گیسوں سے اوزون کی تہہ ختم ہو رہی ہے اور زمینی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔

-10 ہوائی آلودگی سے کون سی بیماریاں پھیلتی ہیں؟

جواب: ہوائی آلودگی سے پھیپھڑوں کا سرطان اور مختلف جلدی بیماریاں وغیرہ پھیلتی ہیں۔

-11 سموگ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: سموگ ہوا کی آلودگی کی ہی ایک قسم ہے جو کہ دھوئیں اور دھند کا آمیزہ ہے۔ یہ انسان میں آنکھوں، پھیپھڑوں اور جلدی امراض کا باعث بنتی ہے۔

-12 آبی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: آبی آلودگی سے مراد پانی میں مختلف زہریلے کیمیکلز کا شامل ہونا ہے۔

-13 دریاؤں، نہروں اور سمندروں کا پانی کس طرح آلودہ ہو جاتا ہے؟

جواب: فیکٹریوں سے خارج ہونے والے پانی میں بے شمار نقصان دہ کیمیائی مادے شامل ہوتے ہیں جو دریاؤں، نہروں اور سمندروں کے پانی کو آلودہ کر دیتے ہیں۔

-14 زیرِ زمین پانی کس طرح آلودہ ہو جاتا ہے؟

جواب: مختلف قسم کی کیڑے مار ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے زیرِ زمین پانی آلودہ ہو جاتا ہے۔

-15 زمینی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

جواب: زمینی آلودگی سے مراد سطح زمین پر گھریلو کوڑا کرکٹ فیکٹریوں اور ہسپتالوں کے زہریلے مواد کا پھیلاؤ ہے۔

-16 زمینی آلودگی کو کن طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے؟

جواب: زمینی آلودگی کو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کے طریقوں سے ختم کیا جا سکتا ہے۔

-17 کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے کتنے فیصد رقبہ پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے؟

جواب: کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے اس کے کل رقبہ کا پچیس فیصد حصہ جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔

-18 کرہ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ کیا ہے؟

جواب: کرہ ارض پر آکسیجن مہیا کرنے کا واحد ذریعہ جنگلات ہیں۔

-19 زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا کیا ہے؟

جواب: انسانی سرگرمیاں، جانداروں کا چرنا، جنگلات سے درختوں کا کٹاؤ اور زمین میں بار بار ایک ہی فصل اُگانا، یہ سب مل کر زمین کو بنجر

بنا دیتے ہیں۔اس سے زمین کی زرخیزی قائم نہیں رہتی۔وہ ناقابل کاشت ہو جاتی ہے اس سارے عمل کو جس میں ہم زمین کو ناکارہ بناتے ہیں۔زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا کہلاتا ہے۔

-20 کلر سے متاثرہ زمین کو کس طرح قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے؟

جواب: کلر سے متاثرہ زمینوں میں گھاس کی اقسام کلر گھاس، برمودہ گھاس اور چارہ جات مثلاً جنتر، برسیم، لوسرن اور باجرہ وغیرہ کاشت کر کے زمین کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔

-21 سیم وتھور سے متاثرہ زمینوں کو جن طریقوں سے قابل کاشت بنایا جارہا ہے۔ان میں سے دو لکھیں۔

جواب: ذیل کے طریقوں سے سیم وتھور والی زمینوں کو قابل کاشت بنایا جارہا ہے۔

-i تھور کا شکار زمینوں میں کلر گھاس لگائی جارہی ہے۔

-ii ایسے درخت لگائے جارہے ہیں جو زیادہ سے زیادہ پانی جڑوں کے ذریعے جذب کر کے فضا میں پہنچا رہے ہیں۔ان درختوں میں سفیدہ اور پاپلر شامل ہیں۔

-22 دریائی اور سمندری پانی کس طرح آلودہ ہو رہا ہے؟

جواب: مسائل کی کمی کی وجہ سے سیورج ٹریٹمنٹ پلانٹ نہیں لگائے جاتے جس کی وجہ سے دریائی اور سمندری پانی آلودہ ہو رہا ہے۔

-23 پاکستان میں زراعت کے لیے زمین مسلسل کیوں کم ہو رہی ہے؟

جواب: پاکستان میں جنگلات کو کاٹ کر رہائشی سکیمیں، فیکٹریاں، موٹر وے اور ہائی وے بنائی جارہی ہیں جن سے زراعت کے لیے زمین مسلسل کم ہو رہی ہے۔

-24 درختوں کے تحفظ کے لیے کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: درختوں کے تحفظ کے لیے موجودہ قوانین کو فوری اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔لوگوں میں نباتات کی اہمیت سے آگاہی کے پروگرام بھی شروع کرنے کی ضرورت ہے۔

-25 پاکستان میں جنگلی حیات کیوں کم ہو رہی ہے؟

جواب: پاکستان میں جنگلی حیات کی کمی کی ایک اہم وجہ غیر قانونی شکار ہے۔اس کے علاوہ گلہ بانی سے چراگاہیں بھی کم ہو رہی ہیں۔

-26 جنگلی حیات کا شکار کرنے والے لوگوں کو کیا ترغیب دی جاسکتی ہے؟

جواب: جنگلی حیات کا شکار کرنے والے لوگوں کو ترغیب دی جاسکتی ہے کہ وہ جنگلی حیات کا شکار یا ان کی تجارت کی بجائے آمدنی کے دیگر ذرائع تلاش کریں۔

-27 جنگلی حیات کس طرح متاثر ہو رہی ہے؟

جواب: پاکستان میں جنگلی حیات مندرجہ ذیل وجوہ سے متاثر ہو رہی ہے۔

-i انسانی آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔

-ii پانی کے وسائل کی کمی ہو رہی ہے۔ -iii جنگلات کو کاٹا جارہا ہے۔

خواتین کو بااختیار بنانا

Women's Empowerment

تدریسی مقاصد

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق کی مختصر تاریخ بیان کرسکیں۔

2- تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار بیان کرسکیں۔

3- 1947ء سے تاحال قومی ترقی میں خواتین کی خدمات پر بحث کرسکیں۔

4- تشدد اور نسوانی تشدد کی تعریف کرسکیں اور اس کے معاشرے پر اثرات آئینی دفعات کے حوالے سے بیان کرسکیں۔

5- پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومت کے اقدامات پر بحث کرسکیں۔

6- خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت کے اقدامات بیان کرسکیں۔

سوال 1: قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں۔

جواب: قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق:

(Women's Rights in Islam in the light of Quran and Sunnah)

اسلام دینِ فطرت ہے، جس میں بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں۔ قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں عورت کے حقوق:

قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیات سے عورت کے حقوق کا تعین ہوتا ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

(1) (ترجمہ) ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھران دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر: 1)

اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدد کی مذمت کرتا ہے۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔

اللہ کے ہاں مرد اور عورت کا رتبہ برابر:

قرآن مجید کی یہ آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

1- ''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مَرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔''

(سورۃ ال عمران، آیت نمبر:195)

2- جو شخص نیک اعمال کرے گا مَرد ہو یا عورت اگر وہ مومن ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔'' (سورۃ النحل، آیت نمبر:97)

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دلا کر عزت و حُرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مَردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

عورت کے حقوق:

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کیا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔ ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصہ رکھا ہے۔

عمل اور اجر میں برابر:

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد اور عورت مساوی ہیں چنانچہ قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ:

1- (ترجمہ) ''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:32)

2- مزید فرمایا: (ترجمہ) ''اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت جب کہ وہ صاحب ایمان بھی ہوگا تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہوں گے اور ان کی تِل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی۔'' (سورۃ النساء، آیت نمبر:124)

حدیث کی روشنی میں عورت کے حقوق:

قرآن پاک کے علاوہ کئی احادیث رسول ﷺ میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر:1913)

1- خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا: ''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔''

2- دوسری جگہ فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو جنت میں ضرور داخل ہوگا۔'' (سنن الترمذی، کتاب: نیکی اور صلہ رحمی، حدیث نمبر:1911)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اُسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ:

حضرت ہاجرہ علیہ السلام کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عورتوں کے رتبے کو اُجاگر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر وہ کوہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑیں تاکہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خوراک اور پانی مہیا کریں۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا حج کا ایک عظیم رکن بنا دیا گیا۔ اس واقعہ سے اسلام میں عورتوں کی حیثیت اور اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

حضرت خدیجہؓ کی تجارت:

حضور پاک ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ اُن کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

صحابیات کی زندگی:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا نامور خواتین کی وہ زندہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی۔

سوال 2: تحریک پاکستان میں عورت کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: تحریک پاکستان میں خواتین کا کردار:(Women's Role in Pakistan Movement)

قیام پاکستان کی جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زرّیں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ، فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیام پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔ ان میں سے چند خواتین کا تحریکِ پاکستان میں کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

-1 محترمہ فاطمہ جناح:

قائداعظمؒ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظمؒ کے ساتھ ساتھ رہیں انھوں نے مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ متحرک ممبر تھیں۔

2- بیگم سلمیٰ تصدق حسین:

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کا رکن بنانے کی مہم میں بھر پور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

3- فاطمہ صغریٰ:

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریک پاکستان کی فعال رکن تھیں اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

4- بیگم شائستہ اکرم اللہ:

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روح رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

5- بیگم رعنا لیاقت علی:

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل، پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

6- بیگم مولانا محمد علی جوہر:

تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن "بی اماں" کے ہمراہ تحریکِ خلافت میں بھر پور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدا کیا۔

7- بیگم جہاں آرا شاہنواز:

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبالؒ کے گہرے دوست سر شاہنواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

8- لیڈی نصرت ہارون:

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھر پور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں "اصلاح الخواتین" کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین نے کئی رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔

سوال3: پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: قیامِ پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات:

(Women's Contribution in National Development from 1947 Till Now)

2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہیں۔ پاکستان میں ہر شعبہ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی و بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو

محترمہ فاطمہ جناح

خصوصی بچوں کے سکول ہوں، بوڑھے لوگوں کے لیے سر چھپانے کی جگہیں ہوں، نادار عورتوں کے لیے دستکاری سکھانے کے ادارے ہوں، ان سے وابستہ ہماری عورتیں اپنی ہمت اور بساط سے زیادہ کام کرتی ہیں۔ذیل میں مختلف شعبوں میں خواتین کی خدمات کو بیان کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ان انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصہ لیا۔

1- کلیدی عہدے:

پاکستان میں کلیدی عہدوں پر خواتین کام کر چکی ہیں۔محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیراعظم بنیں۔ ان کے علاوہ خواتین عدالتوں میں بطور جج اور وکیل کام کرتی نظر آتی ہیں۔

2- کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں خدمات:

شمشاد اختر ارفع کریم

فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں زندہ نہیں اور اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں۔

3- بینکوں میں کردار:

ملک کے بینکوں اور اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں مثلاً ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔ایسی خواتین کی ایک طویل فہرست ہے۔

4- سماجی شعبے میں خدمات:

سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔بلقیس ایدھی

نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کردی ہے۔ بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغائے امتیاز حاصل کرچکی ہیں۔

محترمہ بلقیس ایدھی

کیا آپ جانتے ہیں؟

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔ حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

5- اقوام متحدہ میں خدمت:

محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوام متحدہ میں انڈر سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوام متحدہ میں اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

6- عزم وہمت کی مثال:

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ثمینہ بیگ دنیا کے سات برِاعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کر چکی ہیں۔ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انھوں نے عزم وہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

ثمینہ بیگ

7- مختلف شعبوں میں کردار:

خواتین پاکستان میں قریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً فوج، صحت، تعلیم، کھیل، شوبز اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں اور یہ ثابت کر رہی ہیں کہ وہ ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔ وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہیں۔

سوال 4: تشدد اور خواتین پر تشدد کی تعریف کریں نیز تشدد کے معاشرے پر اثرات بیان کریں۔

جواب: تشدد اور خواتین پر تشدد کی تعریف:

(Definition of Violence and Violence against Women)

تشدد کی تعریف:

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

خواتین پر تشدد کی تعریف:

خواتین پر تشدد، صنفی تشدد کی ایک قسم ہے، جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد:

اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے، جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار:

عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں ہر تین میں سے ایک یا قریباً 35 فیصد خواتین وہ ہیں جن پر اُن کے خاندان کے ہی کسی فرد یا کسی جاننے والے نے تشدد کیا ہوتا ہے۔

پاکستان میں خواتین پر تشدد کے طریقے:

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہے۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدد وغیرہ۔ تشدد نہ صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تشدد کا شکار خواتین:

تشدد کا شکار ہونے والی خواتین میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔

تشدد کرنے والے مجرم:

تشدد کرنے والے مجرم کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ مجرم تشدد کا شکار ہونے والی خاتون کے جاننے والے ہو سکتے ہیں یا وہ اجنبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات عورت بھی عورت پر تشدد کر گزرتی ہے۔

آئین میں تشدد کی ممانعت:

پاکستان کا موجودہ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خواتین کسی صورت میں بھی تشدد کا شکار ہوں۔

تشدد کے معاشرے پر اثرات:

تشدد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرہ بے چینی اور بدامنی کا شکار ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جا سکتے ہیں۔ معاشرے میں تشدد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

سوال 5: پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: پاکستان میں خواتین پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات:

(Government's efforts to address the issue of Violence against Women in Pakistan)

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا، یہاں عورتوں پر تشدد اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے

لیے قرآن وسنت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں ان سے حقوقِ نسواں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015: (Punjab Marriage Restraint Act, 2015)

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب صوبائی اسمبلی نے 2015 میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2015:

(The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2015)

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

خواتین کے تحفظ اوران کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار:

(Government'sw Efforts to address regarding Women's Protection and Women's Emporwerment)

صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

1- ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدد مراکز برائے خواتین میں تشدد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔

2- تشدد سے متاثرہ خاتون کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اس طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔

3- اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں، جن کے سربراہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (District Women Protection Officer-DWPO) ہیں۔

4- خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں (District Women Protection Committees-DWPC) کا حصہ ہیں، جو خواتین کو تشدد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔

5- متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آسکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن، نمبر سے ہیلپ لائن (Helpline) کو کال کر سکتی ہیں۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی

حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان کے ہر شہری کا فرض:

جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں، وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔ خواتین کے جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ پاکستان کے ہر شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔ ایسے شہریوں کی بھی حفاظت کی جائے جو تشدد کا شکار خواتین کے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچاتے ہیں۔ ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اُٹھا کر ہی اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔ ایک انصاف پر مبنی اور خوشحال معاشرہ ہی امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔ 1979ء کو اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women) کو منظور کیا گیا۔

مشقی سوالات

سوال 1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی کو:

(الف) جَلا دیتے تھے (ب) ونی کو کر دیتے تھے
(ج) زندہ دفن کرتے تھے (د) عزت دیتے تھے

2- اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے ہیں:

(الف) سب عورتیں برابر ہیں (ب) تمام افراد برابر ہیں
(ج) سب بچے برابر ہیں (د) سب انسان برابر ہیں

3- قائدِ اعظم کے قدم بہ قدم تحریکِ پاکستان میں شامل رہیں:

(الف) بیگم فرخ حسین (ب) محترمہ فاطمہ جناح
(ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) نصرت ہارون

4- لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں معروف ہیں:

(الف) محترمہ بلقیس ایدھی (ب) محترمہ بینظیر بھٹو
(ج) ثمینہ بیگ (د) ڈاکٹر نفیس صادق

5- پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:

(الف) 14 سال (ب) 16 سال

(ج) 18 سال (د) 20 سال

6- خواتین تشدد کے خلاف کس نمبر پر شکایات کر سکتی ہیں:

(الف) 1043 (ب) 1085

(ج) 1016 (د) 1030

7- پنجاب میں حکومت نے "پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ" منظور کیا:

(الف) 24 جنوری 2010 (ب) 16 فروری 2015

(ج) 24 فروری 2016 (د) 15 ستمبر 2017

جوابات

1- زندہ دفن کرتے تھے 2- سب انسان برابر ہیں 3- محترمہ فاطمہ جناح 4- محترمہ بلقیس ایدھی 5- 16 سال 6- 1043 7- 24 فروری 2016

سوال 2- خالی جگہ پُر کریں۔

1- اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو.................. سے پیدا کیا۔

2- آپ ﷺ کا ارشاد ہے.................. کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔

3- پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل.................. ہیں۔

4- .... پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ سر کر چکی ہیں۔

5- SMS نمبر.................. کے ذریعے بھی آپ عورتوں سے تشدد کی اطلاع کر سکتے ہیں۔

جوابات

1- ایک شخص 2- عورتوں 3- بیگم رعنا لیاقت علی 4- ثمینہ بیگ 5- 8787

سوال 3- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

1- قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے ہاں مردوں اور عورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: "میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو مرد ہو یا عورت ضائع نہیں کرتا۔ تم ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔"

2- آپ ﷺ کی ایک حدیث کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔

جواب: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔"

-3 تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔

جواب: تحریک پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام یہ ہیں:

(i) محترمہ فاطمہ جناح

(ii) بیگم تصدق حسین

(iii) بیگم رعنا لیاقت علی خان

-4 خواتین پر تشدد کی تعریف کریں۔

جواب: خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔

-5 پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں لڑکے کی شادی کی قانونی عمر 18 سال اور لڑکی کی 16 سال ہے۔

-6 خواتین پر تشدد کی شکایات آپ کس نمبر پر کر سکتے ہیں؟

جواب: خواتین پر تشدد کی شکایت ٹال فری نمبر 1043 پر کر سکتے ہیں۔

سوال 4- مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

سوال 1- قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں۔

جواب: دیکھیے جواب سوال نمبر 1

سوال 2- تحریک پاکستان میں عورت کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: دیکھیے جواب سوال نمبر 2

سوال 3- پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔

جواب: دیکھیے جواب سوال نمبر 3

سوال 4- پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھیے جواب سوال نمبر 5

سرگرمی

☆ طلبہ سے گروپ کی شکل میں خواتین کو تشدد سے بچاؤ کے موضوع پر بحث کروائیں۔

جواب: عملی کام

معروضی سوالات

قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام خواتین کے حقوق تا قیامِ پاکستان سے عہد حاضر تک خواتین کی خدمات

ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- کون سا مذہب دینِ فطرت ہے؟

(A) ہندومت (B) سکھ مت
(C) اسلام (D) عیسائیت

2- سارے انسان کس کی اولاد ہیں؟

(A) حضرت آدمؑ (B) اللہ تعالیٰ
(C) ملائکہ (D) انبیاء

3- کون سا لفظ انسان کو عزت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے؟

(A) عورت (B) انسان
(C) حقوق (D) فرائض

4- کس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے؟

(A) مرد (B) عورت
(C) بچے (D) خاندان

5- تمام مذاہب بشمول اسلام کس کی مذمت کرتے ہیں؟

(A) حیوانی تشدد (B) اطفال سے کام لینا
(C) نسوانی تشدد (D) جانوروں پر جبر

6- کس معاشرے میں لڑکی کو زندہ درگور کردیا جاتا تھا؟

(A) ہندو معاشرہ (B) رومی معاشرہ
(C) ایرانی معاشرہ (D) عرب معاشرہ

7- اسلام نے کس کو رحمت بنایا ہے؟

(A) مرد (B) بیٹا
(C) لڑکی (D) باپ

8- کس مذہب میں عمل اور اجر میں مرد وعورت برابر ہیں؟

(A) اسلام (B) یہودیت
(C) عیسائیت (D) سکھ مت

-9 نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق کس کی کفالت پر نبیؐ کے قریب کی جنت ملے گی؟

(A) یتیم کی کفالت (B) بیوہ کی کفالت

(C) لاوارث کی کفالت (D) دولڑکیوں کی کفالت

-10 حدیث مبارکہ کے مطابق ڈرو:

(A) لوگوں سے (B) حکمرانوں سے

(C) عورتوں کے معاملے میں (D) غلاموں سے

-11 کس کا واقعہ ایک نمایاں مثال ہے؟

(A) حضرت ہاجرہؓ (B) حضرت مریمؑ

(C) حضرت آسیہؑ (D) حضرت عائشہؓ

-12 حضرت ہاجرہؓ کوہ صفا اور مروہ کے درمیان کیوں دوڑیں؟

(A) اللہ کے حکم کی تکمیل میں (B) حضرت ابراہیمؑ کی یاد میں

(C) حضرت اسماعیلؑ کی خوراک اور پانی کے لیے (D) اپنی حفاظت کے لیے

-13 حضرت ہاجرہؓ کے صفا اور مروہ کے درمیان بھاگنا اللہ تعالیٰ نے کس کا رکن بنادیا؟

(A) جہاد کا (B) نماز کا

(C) حج کا (D) روزہ کا

-14 حضور ﷺ کی کون سی بیوی جزیرہ عرب کی دولت مند خاتون تھیں؟

(A) حضرت عائشہؓ (B) حضرت سودہؓ

(C) حضرت زینبؓ (D) حضرت خدیجہؓ

-15 حضرت خدیجہؓ کا تجارتی سامان جاتا تھا؟

(A) شام (B) ایران

(C) روم (D) ہندوستان

-16 قائداعظمؒ کے ساتھ تحریک پاکستان کی جدوجہد کون ساتھ ساتھ رہیں؟

(A) لیڈی نصرت ہارون (B) فاطمہ صغریٰ

(C) بیگم مولانا محمد علی جوہر (D) محترمہ فاطمہ جناح

-17 سول سیکرٹریٹ پر فاطمہ صغریٰ نے مسلم لیگ کا جھنڈا کتنی عمر میں لہرایا؟

(A) 12سال (B) 14سال

(C) 16سال (D) 18سال

-18 مارچ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والے سیاسی رہنماؤں کی بیگمات کی میزبانی کی؟

(A) بیگم سلمیٰ تصدق حسین　(B) محترمہ فاطمہ جناح

(C) بیگم رعنالیاقت علی　(D) فاطمہ صغریٰ

-19 بیگم رعنا لیاقت علی کو اعزاز حاصل ہے:

(A) مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی بانی　(B) اصلاح الخواتین کی انجمن قائم کی

(C) پہلی خاتونِ اوّل ہیں　(D) تحریک خلافت میں خواتین کی نمائندگی کی

-20 بیگم رعنا لیاقت علی کس صوبہ کی پہلی خاتون گورنر رہیں؟

(A) سندھ　(B) پنجاب

(C) بلوچستان　(D) مشرقی پاکستان

-21 کون سی خاتون 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئی؟

(A) لیڈی نصرت ہارون　(B) بیگم جہاں آرا شاہنواز

(C) بیگم رعنالیاقت علی خاں　(D) بیگم سلمیٰ تصدق حسین

-22 کراچی میں "اصلاح الخواتین" انجمن کب قائم ہوئی؟

(A) 1920ء　(B) 1925ء

(C) 1930ء　(D) 1935ء

-23 "اصلاح الخواتین" کے نام سے انجمن کس نے قائم کی؟

(A) لیڈی نصرت ہارون　(B) بیگم تصدق حسین

(C) محترمہ فاطمہ جناح　(D) بیگم رعنالیاقت علی

-24 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان میں خواتین کی آبادی ہے:

(A) 45فی صد　(B) 48فی صد

(C) 60فی صد　(D) نصف

-25 پاکستان میں پہلے صدارتی انتخابات ہوئے:

(A) 1950ء میں　(B) 1956ء میں

(C) 1961ء میں　(D) 1965ء میں

-26 1965ء کے صدارتی انتخابات میں کس خاتون نے حصہ لیا؟

(A) بیگم رعنالیاقت علی　(B) محترمہ فاطمہ جناح

(C) بیگم تصدق حسین　(D) بیگم جہاں آرا شاہنواز

27- محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ رہیں:
(A) پاکستان کی وزیراعظم (B) پاکستان کی صدر
(C) سندھ کی گورنر (D) پنجاب کی وزیراعلیٰ

28- ارفع کریم کا تعلق کس شہر سے ہے؟
(A) گوجرانوالہ (B) سیالکوٹ
(C) فیصل آباد (D) کراچی

29- ارفع کریم نے کتنی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا؟
(A) 8 سال (B) 9 سال
(C) 10 سال (D) 11 سال

30- شمشاد اختر عہدے پر رہ چکی ہیں:
(A) گورنر پنجاب (B) گورنر سندھ
(C) سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر (D) صدر پاکستان

31- کون سی خاتون سماجی شعبے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے؟
(A) محترمہ بلقیس ایدھی (B) محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق
(C) ثمینہ بیگ (D) ڈاکٹر فہمیدہ مرزا

32- ثمینہ بیگ کا کارنامہ ہے:
(A) قومی اسمبلی کی سپیکر رہی (B) اقوام متحدہ میں انڈر سیکریٹری جنرل رہیں
(C) صدر پاکستان رہیں (D) کے۔ٹو پہاڑ کو سر کیا

جوابات

1- اسلام 2- حضرت آدمؑ 3- عورت 4- عورت
5- نسوانی تشدد 6- عرب معاشرہ 7- لڑکی 8- اسلام
9- دو لڑکیوں کی کفالت 10- عورتوں کے معاملے میں 11- حضرت ہاجرہؑ
12- حضرت اسماعیلؑ کی خوراک اور پانی کے لیے 13- حج کا 14- حضرت خدیجہؓ
15- شام 16- محترمہ فاطمہ جناح 17- 14 سال 18- بیگم سلمیٰ تصدق حسین
19- پہلی خاتونِ اوّل ہیں 20- سندھ 21- بیگم جہاں آرا شاہنواز 22- 1925ء
23- لیڈی نصرت ہارون 24- نصف 25- 1965ء میں 26- محترمہ فاطمہ جناح
27- پاکستان کی وزیراعظم 28- فیصل آباد 29- 9 سال 30- سٹیٹ بنک آف پاکستان کی گورنر
31- محترمہ بلقیس ایدھی 32- کے۔ٹو پہاڑ کو سر کیا۔

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- اسلام کی تعلیمات بنیادی حقوق حقوق کے لحاظ سے کیا ہیں؟

جواب: بنیادی انسانی حقوق کے لحاظ سے اسلام کی تعلیمات کے مطابق سب انسان برابر ہیں۔

2- عورت کے مقام اور حقوق کے بارے اللہ تعالیٰ کا فرمان لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

ترجمہ: ''لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا یعنی اوّل اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد وعورت پیدا کر کے روئے زمین پر پھیلا دیے۔''

3- اسلام نے خواتین کو کن کن شعبوں میں اہم ذمہ ذمہ داریاں سونپی ہیں؟

جواب: اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت جیسے شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپی ہیں۔

4- اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان لکھیں جس میں مرد وعورت کا رتبہ برابر بتایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

ترجمہ: ''جو شخص نیک اعمال کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن ہوگا تو ہم اس کو (دنیا میں) پاک (اور آرام کی) زندگی سے زندہ رکھیں گے اور (آخرت میں) ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔''

5- دورِ جاہلیت میں عرب معاشرے میں لڑکیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب: دورِ جاہلیت میں عرب معاشرے میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔

6- اسلام نے عورت کو کون سے حقوق عطا کیے ہیں؟

جواب: اسلام نے عورت کو عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم وتربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق اور مشاورت جیسے حقوق دیے ہیں۔

7- قرآن پاک کی اس آیت کا ترجمہ لکھیں جس میں عمل میں مرد وعورت برابر ہیں کا ذکر ہے؟

جواب: قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ:

''مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے۔ اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انھوں نے کیے اور اللہ سے اس کا فضل وکرم مانگتے رہو۔''

8- لڑکیوں کی کفالت کے بارے میں حضور ﷺ کا کیا فرمان ہے؟

جواب: لڑکیوں کی کفالت کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔''

9- اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہؓ کے کس عمل کو حج کا رکن بنا دیا؟

جواب: حضرت ہاجرہؓ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی خاطر کوہ صفا ومروہ کے درمیان دوڑیں تا کہ حضرت اسماعیلؑ کو خوراک اور پانی مل سکے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ اس کو حج کا رکن بنا دیا۔

10- حضور ﷺ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہؓ کی تجارت کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: حضرت خدیجہؓ عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ آپ کا مکہ میں ایک تجارتی مرکز تھا آپ کا سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں میں جاتا تھا۔ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہؓ کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

11- تحریک پاکستان کی جدوجہد میں حصہ لینے والی چند خواتین کے نام لکھیں۔

جواب: تحریک پاکستان کی جدوجہد میں حصّہ لینے والی چند خواتین کے نام یہ ہیں۔
محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم شائستہ اکرام اللہ، بیگم وقار النساء، لیڈی نصرت ہارون وغیرہ۔

12- محترمہ فاطمہ جناح کا تحریک پاکستان میں کیا کردار ؟

جواب: محترمہ فاطمہ جناح تحریک پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظم کے ساتھ ساتھ رہیں۔ آپ نے مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی متحرک ممبر رہیں۔

13- تحریک پاکستان کی جدوجہد میں بیگم سلمیٰ تصدق حسین کا کیا کردار تھا؟

جواب: بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبہ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصّہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

14- بیگم شائستہ اکرام اللہ کی تحریک پاکستان کی جدوجہد میں خدمات تحریر کریں۔

جواب: بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی سرگرم رکن تھیں۔ اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

15- بیگم رعنا لیاقت علی خاں کے بارے میں چند جملے لکھیں۔

جواب: بیگم رعنا لیاقت علی خاں پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ انھوں نے قیام پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات سرانجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

16- لیڈی نصرت ہارون کی خدمات پر چند جملے تحریر کریں۔

جواب: لیڈی نصرت ہارون نے تحریکِ خلافت میں بھی حصہ لیا۔ انھوں نے 1925ء میں کراچی میں ''اصلاح الخواتین'' کے نام سے ایک انجمن قائم کی۔ یہ کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن تھی۔

17- پاکستان میں پہلے صدارتی انتخابات کب ہوئے اور ان میں کس خاتون نے حصہ لیا؟

جواب: پاکستان میں پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء میں ہوئے اور ان میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے خلاف حصہ لیا۔

18- ارفع کریم کے بارے آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ارفع کریم کا تعلق فیصل آباد سے تھا۔ انھوں نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ لیا۔

19- محترمہ بلقیس بانو ایدھی کی خدمات لکھیں۔

جواب: محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ ہیں۔ آپ ایدھی فاؤنڈیشن اور بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی سربراہ ہیں۔ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔ حکومت نے آپ کو ہلال امتیاز سے نوازا ہے۔

20- ثمینہ بیگ کے بارے چند جملے لکھیں۔

جواب: ثمینہ بیگ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو کے۔ٹو پہاڑ کو سر کر چکی ہیں۔ آپ نے دنیا کے سات براعظموں کی سات بلند ترین چوٹیوں کو بھی سر کیا ہے۔

تشدد اور خواتین پر تشدد کی تعریف تا خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار

« ہر بیان کے لیے دیے گئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب کی نشاندہی کریں۔

1- کس کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے، جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں؟

(A) عائلی قانون (B) پاکستان کا آئین (C) اقوام متحدہ (D) اسلام

2- کتنے فی صد خواتین پر تشدد ان کے خاندان کے کسی فرد یا کسی جاننے والے نے کیا ہوتا ہے؟

(A) 25 فی صد (B) 30 فی صد (C) 35 فی صد (D) 40 فی صد

3- پاکستان میں خواتین پر تشدد کس طرح کیا جاتا ہے؟

(A) قتل کرنا (B) تیزاب پھینکنا (C) ہراساں کرنا (D) یہ سب

4- تشدد کا شکار خواتین ہوتی ہیں:

(A) دیہاتی (B) شہری (C) غریب (D) یہ سب

5- خواتین پر تشدد میں قصوروار ہوتا ہے:

(A) مظلوم خاتون (B) حکومت (C) عدلیہ (D) مجرم

6- ہمارے معاشرے میں عورتوں کی زندگی غیر محفوظ ہے:

(A) گھر سے باہر کی (B) گھر کے اندر کی (C) شادی کے بعد کی (D) شادی سے پہلے کی

-7 مملکت خداداد پاکستان کا وجود عمل میں لایا گیا:

(A) خوشحال زندگی کے لیے (B) ہندوؤں کے ظلم سے بچنے کے لیے
(C) نفاذ اسلام کے لیے (D) حکومت کے لیے

-8 پاکستان میں عائلی قوانین کب بنائے گئے؟

(A) 1956ء (B) 1958ء (C) 1959ء (D) 1961ء

-9 پنجاب میں لڑکیوں کے لیے شادی کی قانونی عمر ہے:

(A) 10 سال (B) 13 سال (C) 16 سال (D) 18 سال

-10 پاکستان میں لڑکوں کے لیے شادی کی قانونی عمر ہے:

(A) 14 سال (B) 15 سال (C) 16 سال (D) 18 سال

-11 پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظ نسواں ایکٹ'' کب منظور کیا؟

(A) 24 فروری 2016ء (B) 27 مارچ 2017ء (C) 11 ستمبر 2018ء (D) 21 نومبر 2019ء

-12 خواتین تشدد کے خلاف شکایت کس نمبر پر کر سکتی ہیں؟

(A) 1122 (B) 115 (C) 1043 (D) 1717

-13 خواتین کس نمبر پر (SMS) کر کے پولیس سے رابطہ کر سکتی ہیں؟

(A) 8181 (B) 1717 (C) 8787 (D) 7878

-14 کس کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے؟

(A) 1961 عائلی قوانین (B) 1973 کے آئین
(C) 2016 کے تحفظ قوانین ایکٹ (D) 1949ء کی قرارداد مقاصد

-15 اقوام متحدہ نے انسانی حقوق کا منشور کب بنایا؟

(A) 1948ء (B) 1947ء (C) 1946ء (D) 1945ء

-16 اقوام متحدہ نے کب قوانین کے خلاف تمام اقسام کے امتیازی سلوک کے خاتمے کا کنونشن منظور کیا؟

(A) 1948ء (B) 1945ء (C) 1969ء (D) 1979ء

جوابات

-1 اقوام متحدہ -2 35 فی صد -3 یہ سب -4 یہ سب
-5 مجرم -6 گھر سے باہر کی -7 نفاذ اسلام کے لیے -8 1961ء
-9 16 سال -10 18 سال -11 24 فروری 2016ء -12 1043
-13 8787 -14 1973ء کے آئین -15 1948ء -16 1979ء

درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- عالمی ادارہ صحت نے تشدد کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب: عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے جس میں غم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔

2- خواتین پر تشدد کیا ہے؟

جواب: خواتین پر تشدد صنفی تشدد کی ایک قسم ہے، جس کی بنا پر عورت کی جانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر برا اثر پڑتا ہے۔

3- اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد کیا ہے؟

جواب: اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔

4- پاکستان میں خواتین پر کن طریقوں سے تشدد کیا جاتا ہے۔

جواب: پاکستان میں خواتین پر تشدد ان طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ جیسے قتل کرنا، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدد کرنا، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرالیوں کی طرف سے تشدد وغیرہ۔

5- پاکستان میں کن طبقات کی عورتیں تشدد کا نشانہ بنتی ہیں؟

جواب: پاکستان میں ہر طبقے کی عورت تشدد کا نشانہ بنتی ہے۔ جیسے دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی عورتیں۔

6- خواتین پر تشدد کی کون سی وجوہات ہو سکتی ہیں؟

جواب: خواتین پر تشدد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں۔

- i- معاشرے نے اسی فعل کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔
- ii- مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔
- iii- معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔
- iv- اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

7- تشدد کا ارتکاب کب ہوتا ہے؟

جواب: تشدد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔

8- عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے کیوں منع کیا جاتا ہے؟

جواب: عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے اس لیے منع کیا جاتا ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً غیر محفوظ ہے۔

9- پاکستان میں عائلی قوانین کا کب نفاذ ہوا؟

جواب: پاکستان میں عائلی قوانین کا نفاذ 1961ء میں ہوا۔

-10 پنجاب میں لڑکی اور لڑکے کے لیے شادی کی کم سے کم عمر کتنی مقرر ہے؟

جواب: پنجاب میں لڑکی کے لیے شادی کی کم از کم عمر 16 سال اور لڑکے کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

-11 پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں کم عمری کی شادی کے بارے کیا ترمیم کی؟

جواب: پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015ء میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ، 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

-12 حکومتِ پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء عورت کو کیا انصاف فراہم کرتا ہے؟

جواب: حکومت پنجاب کا تحفظ نسواں ایکٹ 2015ء تشدد سے متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم جیسے تشدد کا اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے۔

-13 خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی دو اقدامات تحریر کریں۔

جواب: خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی دو اقدامات یہ ہیں۔

-i ضلعی سطح پر قائم انسداد تشدد مراکز برائے خواتین میں تشدد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

-ii اگر کسی مرکز میں خاتون کو کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتی ہے جن کی سربراہ ضلعی تحفظ خواتین آفیسرز ہیں۔

-14 خواتین تشدد کے خلاف شکایات کس نمبر پر کر سکتی ہیں؟

جواب: خواتین تشدد کے خلاف شکایات 1043 پر کر سکتی ہیں۔

-15 خواتین کس نمبر S.M.S کر کے پولیس سے رابطہ کر سکتی ہیں؟

جواب: خواتین 8787 پر S.M.S کر کے بھی پولیس سے رابطہ کر سکتی ہیں۔

-16 اقوام متحدہ نے کب مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی؟

جواب: اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔

-17 اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں 1979ء میں خواتین کے متعلق کیا منظور کیا گیا؟

جواب: اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں 1979ء میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کو منظور کیا گیا۔